"روداب۔۔۔۔روداب۔۔۔"

وہ اپنے کمرے میں کھڑی تیار ہو رہی تھی۔۔جب باہر سے آتی اس دل دہلا دینے والے نام کی پکار نے اس کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔

وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی چیزیں وہیں پھینکتی تیزی سے باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔

"کک کیا ہوا اماں جان۔۔؟؟ کیا ہوا ہے۔۔؟؟"

وہ باہر آئی تھی جہاں اس وقت گھر کے سبھی افراد جمع تھے۔۔سب کے چہروں کے رنگ اڑے ہوئے تھے۔۔۔صدمے کی کیفیت میں کھڑے وہ غائب دماغی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔

تہمینہ بیگم زمین پر بیٹھی تھیں۔۔ اور اپنا سر پیٹتے زاروقطار روتے

روادبہ کو خوف میں مبتلا کر گئی تھیں۔۔۔

مہرین چچی انہیں سنبھالنے کی کوشش کرتے خود بھی رو رہی

تھیں۔۔۔

"ماں جی کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟ ایسے کیوں رو رہی ہیں۔۔۔؟ چاچو

آپ۔۔ آپ لوگ تو شمریز بھائی کو لینے جا رہے تھے نا۔۔۔ ان کو

رہاع کر دیا گیا ہو گا۔۔۔ وہ انتظار کر رہے ہو نگے۔۔۔ آپ لوگ

ابھی تک گئے کیوں نہیں۔۔

اماں جان آج خوشی کا موقع ہے۔۔۔ بھائی پورے دو سال بعد گھر واپس آ رہا ہے۔۔۔ آپ رو کیوں رہے ہو۔۔۔؟؟"

وہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ آخر یہ سب کیا ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر تہمینہ بیگم نے روتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تھا اور نفی میں سر ہلاتے وہ مزید شدت سے رونے لگی تھیں۔۔۔

"مار دیا انہوں نے۔۔۔ میرے بچے کو مار دیا ان ظالموں نے۔۔۔ ایک بار پھر سے ظلم ڈھا گئے وہ ہم پر۔۔۔ میرے معصوم اور بے گناہ بچے کو مار دیا انہوں نے۔۔۔ ہائے میرا بچہ۔۔۔ میرا شمریز۔۔۔۔ میں نہیں بچا سکی تجھے۔۔۔"

تہمینہ بیگم کے الفاظ رودابہ کے دل کے کئی ٹکڑے کر گئے تھے۔۔

اس نے فوراً نفی میں سر ہلاتے ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نن نہیں اماں۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔ یہ جھوٹ ہے۔۔۔ اسے تو معاف کر دیا گیا تھا نا۔۔۔ معافی دی گئی تھی نا۔۔۔ اسی لیے تو رہاع ہوا تھا وہ۔۔۔

پھر۔۔۔ پھر ایسا کیسے کر سکتے ہیں وہ۔۔۔ جھجھ جھوٹ ہے یہ۔۔۔۔ میں خود جا رہی ہوں بھائی کو لینے۔۔ مم میں خود جاؤں گی۔۔۔"

اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔ پورا جسم کانپ رہا تھا۔۔ باقی سب بھی روتے ہوئے ان دونوں کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

ان کا گھر ایک بار پھر سے اجڑ گیا تھا۔۔ شمریز کی بیوی رخشندہ بھی یہ خبر سن کر ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔ رودابہ کسی کی بھی سنے بغیر تیز قدموں سے باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے ایمبولینس ان کے گیٹ کے سامنے آن رکی تھی۔۔۔

رودابہ کے قدم وہیں ساکت ہوئے تھے۔۔۔اس نے پتھرائی نگاہوں سے ایمبولینس کے کھلتے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہاں اسے ڈیڈ باڈی کے ساتھ صائم باہر نکل رہا تھا۔اس کا چہرا ابھی آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔

"نن نہیں۔۔۔یہ یہ کک کس کو لے کر آئے ہو تم۔۔۔مم میرا بھائی کہا ہے۔۔۔کہاں پر ہے وہ۔۔۔اسے کیوں نہیں لے کر آئے تم۔۔۔؟؟"

صائم اسے لڑکھڑاتے دیکھ اس کے قریب آیا تھا۔جب رودابہ اس کا گریبان پکڑتی اس پر چیخ پڑی تھی۔۔۔

"آپی صبر کرو۔۔۔حوصلہ رکھو۔۔۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر رودابہ کے سر سے پھسلتا ہوا آنچل درست کیا تھا۔۔

مگر وہ اس کی پرواہ کیے بغیر تیزی سے ڈیڈ باڈی کی جانب بڑھی تھی۔۔۔اس کا دوپٹہ اس کے پیروں میں جھول گیا تھا۔۔۔

اس نے میت پر ڈالی گئی سفید چادر اپنے ہاتھوں سے ہٹائی تھی۔۔۔جس کے ساتھ ہی پورا گھر اسکی چیخوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔

اس کے بھائی کے چہرے پر خون لگا ہوا تھا۔۔۔وہ بے حس و حرکت آنکھیں موندے پڑا تھا۔۔۔

"نہیں شمریز بھائی تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔۔ تم ایسے نہیں جا سکتے۔۔۔ نہیں ایسا ظلم مت کرو۔۔

ہمیں ضرورت ہے تمہاری۔۔۔ ہم کیسے جیئیں گے تمہارے بغیر۔۔۔ مت جاؤنا۔۔۔"

وہ ہزیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔۔۔

میت کو اندر لے جایا گیا تھا۔۔ اسے بھی تھام کر اٹھاتے اندر لے جایا گیا تھا۔۔

مگر اسے کوئی ہوش نہیں رہا تھا۔۔۔ اس کی ماں اور بھابھی کو بھی کوئی ہوش نہیں تھا۔۔۔

ان پر تو جیسے قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔۔۔اس کا پیارا بھائی اس کی جان اس سے چھین لیا گیا تھا۔۔۔رودابہ رو رہی تھی چیخ رہی تھی۔۔۔

بد عائیں دے رہی تھی ان لوگوں کو جس نے یہ سب کیا تھا۔۔۔

اس کا بے قصور بھائی تین سال سے جیل کاٹ رہا تھا۔۔۔اور اب جب اسے شرطوں پر معافی دے کر رہاع کیا گیا تھا تو اس رہاعی کی قیمت بہت بھاری ثابت ہوئی تھیں ان سب پر۔۔۔

ارد گرد کے سبھی لوگ جمع ہونا شروع ہو چکے تھے۔۔۔سب ہی اس خبر پر دکھ اور صدمے کا شکار تھے۔۔۔

شمریز ایک جذباتی نوجوان ضرور تھا مگر مجرم نہیں تھا۔۔اس کا اتنا بڑا جرم نہیں تھا جتنی اسے سزا دی گئی تھی۔۔

وہ آغا نصیر نظامانی کے گھر ڈرائیور کی جانب کرتا تھا۔اپنا کام بہت ایمانداری اور توجہ سے کرنے کی عادت تھی اسے۔۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی یہ ایمانداری اس پر بھاری پڑ جائے گی۔۔۔

اس دن اس کے ساتھ گاڑی میں آغا نصیر نظامانی کا چھوٹا بھائی آغا ریحان نظامانی تھا۔۔وہ اپنی گاؤں والی زمینیں پر جا رہے تھے۔۔۔

جب شہر کی حدود سے نکلتے ہی ان پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔۔۔

آغا ریحان نظامانی سمیت اس کے دونوں گارڈز مارے گئے تھے۔۔۔ شمریز خوش قسمتی سے بچ گیا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی یہ خوش قسمتی اس کی اور اس کے خاندان کے لیے بد بختی بن جائے گی۔۔

آغا ریحان نظامانی کے قتل کا الزام اوپر لگا دیا تھا کہ اس نے مخبری کی ہے۔۔۔ وہ اپنی صفائیاں پیش کرتا رہا تھا۔۔۔ مگر اس کے خلاف کچھ لوگوں نے ایسی چال چلی تھی کہ وہ بری طرح سے اس میں پھنس کر رہ گیا تھا۔۔۔

پہلے اسے آغا نصیر نظامانی نے اپنے پاس قید رکھا تھا۔۔۔اس پر خوب تشدد کیا گیا تھا۔۔۔اس کے منہ سے سچ نکلوانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔

مگر جو جرم اس نے کیا ہی نہیں تھا وہ اسے کیسے قبول کرتا۔۔۔نہ وہ ان لوگوں کو جانتا تھا جنہوں نے آغا ریحان نظامانی کو قتل کیا تھا۔۔۔

اس کو مار مار کر آدھ مواد کرنے کے بعد اسے پولیس کے حوالے کر دیا گیا تھا۔۔

اس کی بات پر اور اس کی وفاداری پر بالکل بھی یقین نہیں کیا گیا تھا۔۔۔

اس کے گھر کے لوگوں نے بھی منتیں کی تھیں۔۔۔مگر اس بڑی حثیتی کے لوگوں کے سامنے کسی کو زور نہیں چلا تھا۔۔۔اس کے تایا ابو کو بھی بے عزت کر کے وہاں سے نکال دیا گیا تھا۔۔۔۔

شمریز کو انہوں نے اپنی قید سے جیل میں منتقل کر دیا تھا۔۔۔ان بڑے لوگ کی انا کو یہ بات گوارہ نہیں تھی کہ وہ سچ کیوں نہیں اگل رہا تھا۔۔ان سب کو یقین نہیں آرہا تھا کہ حملہ ہوا تھا اور وہ کیسے بچ گیا تھا۔۔۔

ان کا کہنا تھا کہ اگر وہ بچ گیا ہے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ قصور وار ہے۔۔۔اس کی اتنے سالوں کی وفاداری اور ایمانداری پر کسی نے بھروسہ نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ گڑگڑاتا سسکتا رہا تھا۔۔۔اس نے ان کی منت کی تھی کہ وہ اپنے گھر کا واحد خود کفیل ہے۔۔اس کی بوڑھی ماں، جوان بہن، بیوی اور دو معصوم بیٹیاں اسی کے سہارے پر تھیں۔۔۔

اس پر رحم کیا جائے۔۔۔مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔ان لوگوں کے دلوں میں رحم نام کو نہیں تھا۔۔۔

اسے جیل میں عمر بھر کی قید سنائی گئی تھی۔۔جو بات اس خاندان والوں کو گوارہ نہیں تھی۔۔ان کا مجرم ایسے کیسے کی سکتا تھا۔۔

تہمینہ بیگم کئی بار فریاد کرنے وہاں گئی تھیں۔۔۔جس کے جواب میں انہیں ہر بار دروازے سے ہی لوٹا دیا جاتا تھا۔۔۔

ان کی فریاد سنی ہی نہیں جاتی تھی۔۔اور پھر اچانک سے تین سالوں بعد نجانے کیسے انہوں نے شمریز کو معاف کرنے کا فیصلہ کر دیا تھا۔۔وہ سب حیران تھے کہ اچانک سے ان لوگوں کے دلوں میں رحم دلی کیسے آگئی تھی۔۔۔

مگر جو بھی تھا وہ سب بہت خوش تھیں۔۔۔ ان کے گھر کا سربراہ

واپس آرہا تھا۔۔۔

اس کے استقبال کی رودابہ نے خوب تیاریاں کی تھیں۔۔۔ مگر وہ یہ

نہیں جانتی تھی کہ اس کا بھائی زندہ نہیں مردہ لوٹایا جائے گا۔۔۔

اس کی آزادی کی قیمت اتنی بھاری ہو گی۔۔۔

کہ اس کی جان ہی چھین لی جائے گی۔۔۔ وہ اپنے بھائی کی میت سے

لپٹ کر سسک سسک کر روتی رہی تھی۔۔۔

اس کی چیخیں عرش ہلا رہی تھیں۔۔۔اس کی ماں کے خاموش آنسو ان لوگوں کے لیے بد دعا بن کر نکل رہے تھے۔۔۔ جنہوں نے ان کے گھر کو برباد کر دیا تھا۔۔

"بھائی میں انہیں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ آپ کی جان کی قیمت دینی ہو گی ان سب کو۔۔۔۔اتنی سستی زندگی نہیں تھی آپ کی بھائی۔۔۔۔میں انہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔"

اپنے بھائی کے سینے پر سر رکھتی وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اس کا لہجہ مضبوط تھا۔۔۔

آنسوؤں اور سسکیوں کے بیچ انہوں نے اپنے بھائی کو رخصت کر دیا

تھا۔۔۔

جیسے ہی شمریز کا جنازہ اٹھا وہ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی

تھی۔۔۔وہاں سے سیاہ چادر اٹھا کر اپنے گرد لپیٹتے وہ بیرونی

دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"ادی کہاں جا رہی ہیں آپ۔۔۔؟"

صائم نے اس کا بازو پکڑا تھا۔۔۔

"اپنے بھائی کے قاتلوں کو بتانے کہ انہوں نے مجھ سے میرا بھائی چھینا ہے۔۔۔میں ان سے ان کی زندگی کی ہر خوشی چھین لوں گی۔۔۔اب سکون سے نہیں رہنے دوں گی ان کو۔۔"

وہ غصے سے چیخ رہی تھی۔۔جبکہ اردگرد کھڑے سبھی لوگ اس کو یہی سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے کہ وہ جن لوگوں سے لڑنے کی بات کر رہی تھی۔۔۔وہ بہت طاقتور تھے۔۔۔

انہوں نے اسے اپنی مٹھی میں مسل دینا تھا۔۔۔دنیا میں اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہنا تھا۔۔۔

مگر اس وقت اس پر خون سوار تھا۔۔اسے کسی کی کوئی بھی بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

خود کو ان سب کی گرفت سے چھڑواتی وہ ننگے پیر وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔صائم نے اس کے پیچھے جانا چاہا تھا۔۔

مگر صائم کی ماں نے اس کا بازو پکڑ کر روک لیا تھا۔۔۔

"وہ صدمہ برداشت نہیں کرپائی۔۔پاگل ہو چکی ہے۔۔۔اسے شاید پاگل سمجھ کر معاف کردیں۔۔مگر تم ساتھ گئے تو تمہارے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔۔"

صائم ماں کی بات پر سر ہلا کر رہ گیا تھا۔۔۔وہ سب لوگ اس معاملے میں پڑ کر اپنی جان خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔۔۔

آغا نصیر نظامانی کا مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔۔۔۔وہ بہت ہی طاقتور خاندان تھا۔۔۔جو صرف شک کی بنیاد پر ایسے ہی خاندان برباد کر دیتے تھے۔۔

اگر یقین ہو جاتا پھر تو عبرت سے بھی زیادہ عبرت ناک سزا سنائی جاتی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ ننگے پیر چلتی بہت لمبی مسافت طے کرتی اس بڑی سی عالیشان عمارت کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔

جس کے باہر بیش قیمت گاڑیوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔۔۔عمارت کو لائٹوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔

شاید وہاں آج کوئی خاص فنکشن تھا۔۔گارڈز بھی چاک وچوبند کھڑے تھے۔۔

اس نے چہرے کو نقاب سے ڈھکا تھا اور گارڈز کے سامنے خود کو ملازمہ ظاہر کرتی وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

ابھی وہ انٹرنس پر ہی تھی جب کوئی تیزی سے باہر نکلتا سیدھا اس سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ اس فولادی وجود سے ٹکراتی وہ بلبلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

"آہ۔۔۔"

اس کی درد بھری آنسوؤں میں بھیگی آواز مقابل تک بھی پہنچی تھی۔۔۔

"اندھی ہو گئی ہو کیا۔۔۔ چلنا بھی نہیں آتا۔۔۔"

وہ انتہائی حقارت سے بولتا فون پر بات کرتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

رودابہ نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔گرے کلر کے

تھری پیس سوٹ میں ملبوس چوڑی پشت اور وجیہہ شخصیت کا مالک

وہ شخص کون تھا۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

مگر اسے اس گھر کے ایک ایک فرد سے نفرت تھی۔۔۔وہ سب

اس ظلم میں برابر کے شریک تھے۔۔۔

وہ اندر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جہاں روشنیوں اور رنگوں کا سیلاب

اترا ہوا تھا۔۔۔

بڑے سے سٹیج پر اس وقت کوئی براجمان تھا۔۔۔شاید کسی کی منگنی کا فنکشن تھا۔۔۔ساڑھیوں میں ملبوس وہ ماڈرن خواتین اور سوٹڈ بوٹڈ مرد حضرات۔۔۔

یہ اسے کوئی اور ہی دنیا لگی تھی۔۔۔جسے وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔جب سامنے سے آتے ویٹر کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔اور سیدھی اس میں جا ٹکرائی تھی۔۔۔

ویٹر اس افتاد کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔اس کے ہاتھ سے ٹرے چھوٹ کر نیچے جا گری تھی۔۔۔

زوردار دھماکے کی آواز کے ساتھ کانچ کے گلاس ٹوٹ گئے تھے۔۔۔سب لوگوں نے پلٹ کر یہ منظر دیکھا تھا۔۔

عام سے حلیے میں سیاہ شال اوڑھے،وہ ننگے پیر کھڑی لڑکی وہاں موجود سبھی افراد کو اپنی جانب متوجہ کر گئی تھی۔۔۔

اس کے چہرے سے نقاب اتر چکا تھا۔۔۔وہ سسکتی لڑکی اس وقت ان سب کے سامنے تھی۔۔۔۔

"یہ کون لڑکی ہے۔۔۔اور یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔؟؟"

آغا نصیر نظامانی نے انتہائی درشت لہجے میں اپنے آدمی سے پوچھا تھا۔۔۔

"سر یہ شمریز کی بہن ہے۔۔۔ آج شمریز کا جو قتل ہوا ہے۔۔۔ اس کے گھر والوں کو لگتا ہے کہ وہ قتل آپ نے کروایا ہے۔۔۔

اسی لیے یہاں آئی ہے یہ۔۔۔"

جواد نے ساری تفصیل بتائی تھی۔۔۔ وہ اندر کھڑا تھا۔۔۔ مگر باہر کے حالات سے بھی اچھی طرح سے آگاہ تھا۔۔۔

وہ شمریز کی بہن کو دیکھ چکا تھا پہلے۔۔۔ اس لیے اسے پہچان گیا تھا۔۔۔ مگر اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ یہ لڑکی یہاں تک پہنچ جائے گی۔۔۔

رودابہ نے اپنے سامنے بکھرے کانچ کی بھی پرواہ نہیں کی تھی۔۔۔

وہ ان پر چلتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔۔۔اس کے دونوں پیروں میں

کانچ کھب گئے تھے۔۔۔

مگر دل کا درد اتنا گہرا اور شدید تھا کہ اسے یہ درد محسوس ہی نہیں ہوا

تھا۔۔۔

اس کے دونوں پیروں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔جو وہاں سفید فرش

کے اوپر واضح طور پر دکھائی دے رہا تھا۔۔

وہاں کھڑے سبھی افراد اس دیوانی لڑکی کو دیکھ کر اپنی جگہ پتھرا گئے تھے۔۔۔۔ سب کی نگاہیں اس کے زخمی خون آلود پیروں پر تھیں۔۔۔۔

"آغا نصیر نظامانی میرے بھائی کے قاتل ہو تم۔۔۔۔ تم سب لوگوں نے جو ظلم میرے بھائی پر کیا ہے۔۔۔ میں تم لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔ تم میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گی۔۔

میرے بے گناہ بھائی کو مارا ہے تم لوگوں نے۔۔۔ یہ خاندان خونی ہے۔۔۔ قاتل ہے یہ۔۔۔

بے گناہ لوگوں کو بنا ان کا قصور ثابت کیے مار دیتے ہیں یہ۔۔۔

میرے بھائی کو بھی مار دیا انہوں نے۔۔۔"

وہ چیخ چیخ کر وہاں موجود لوگوں کو بتا رہی تھی کہ اس خاندان نے کیا ظلم کیا تھا اس کے بھائی پر۔۔۔کیسے مارا تھا اسے۔۔۔ جبکہ وہ بے قصور تھا۔۔۔

اس کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔

"یہ کیا بول رہی ہے یہ لڑکی۔۔؟اس کو اتنی جرأت کس نے دی کی یہ یہاں آکر ایسے بولے؟میری بیٹی کی منگنی کا فنکشن خراب کر کے رکھ دیا ہے اس لڑکی نے؟"

شگفتہ بیگم نے غصے و بے یقینی کے عالم میں شوہر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ آغا نصیر نظامانی کی سرد اور قہر آلود نگاہیں اپنے گارڈز پر تھیں۔۔ اتنے سارے گارڈز ہونے کے باوجود یہ لڑکی یہاں تک کیسے پہنچ گئی تھی۔۔۔

"بیٹی آپ کون ہو۔۔؟؟اس طرح کیسے آپ آغا صاحب پر الزام لگا سکتی ہو۔۔ اس بات کا کوئی ثبوت ہے آپ کے پاس۔۔۔"

انہیں مہمانوں میں سے ایک درمیانی عمر کی عورت ساڑھی سنبھالے اس کے قریب آتے بولی تھی۔۔۔

وہاں ارد گرد کچھ لوگوں نے کیمرے بھی آن کر دیئے تھے۔۔۔

جبکہ آغا خاندان کے سبھی افراد انتہائی نفرت سے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔

جو کچھ بھی بکے جا رہی تھی۔۔۔

"ثبوت۔۔۔ان لوگوں نے میرے بھائی پر قتل کا الزام لگا کر اسے اریسٹ کروایا۔۔ تین سال بعد اچانک اس کی سزا معاف کر دی گئی۔۔۔اور آج جب وہ رہا ہو کر گھر آ رہا تھا تو اس کو بے دردی سے قتل کروا دیا ان لوگوں نے۔۔۔

بہت ظالم ہیں یہ۔۔۔ گزرے تین سالوں میں میری ماں روز فریاد کرنے آتی رہی ہے اس چوکھٹ پر۔۔۔۔

مگر اسے یہاں سے دھکے مار کر نکال دیا جاتا تھا۔۔۔ یہ انسانی شکل کے حیوان ہیں۔۔۔ انہوں نے میرا پورا گھرانہ برباد کر دیا۔۔"

وہ بے خوفی کے عالم میں وہاں ان پر الزامات کی برسات کر رہی تھی۔۔۔

"یہ کچھ بھی بکے جا رہی ہے۔۔۔ باہر نکالو اسے یہاں سے۔۔۔"

آغا رحیم نظامانی غصے سے مٹھیاں بھینچے اپنے ساتھ کھڑے بیٹے پر چلائے تھے۔۔۔

"ڈیڈ میں یہاں سب کے سامنے اسے کیسے نکالوں۔۔۔ آپ دیکھ رہے ہیں میڈیا والے بھی کھڑے ہیں۔۔۔ سب کچھ کیپچر ہو رہا ہے۔۔۔ میرا مفت میں سکینڈل بن جانا۔۔۔"

ارباز نے ان کی بات ماننے سے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔ گھر کی خواتین بھی حقارت بھی نگاہوں سے اس الجھے بکھرے حلیے میں ملبوس لڑکی کو دیکھ رہی تھیں۔۔

اس کے سر سے چادر ڈھلک چکی تھی۔۔۔ سیاہ لانبے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

دودھیا صراحی دار گردن کو بھی بالوں نے جکڑ رکھا تھا۔۔۔نازک سراپا اس وقت چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔

چہرا آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔۔رو رو کر آنکھیں بالکل سوج چکی تھیں۔۔۔۔

وہ سر سے پیر تک کانپ رہی تھی۔۔۔۔اس لڑکی کی حالت بہت قابلِ رحم تھی۔۔۔۔اس کے پیروں سے خون ابھی بھی نکل تھا۔۔۔۔وہ جہاں بھی قدم رکھ رہی تھی۔۔۔خون کے نشانات وہاں چھپ جاتے تھے۔۔۔

"کیا واقعی یہ لڑکی سچ بول رہی ہے۔۔؟؟ شمریز کو چچا جان نے مروا دیا ہے۔۔۔؟"

عدیلہ نے حیرت و بے یقینی سے سوال کیا تھا۔ وہ بہت نرم دل کی مالک تھی۔

اس لڑکی کی حالت دیکھ اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔

وہاں بہت سارے لوگوں کو اس پر ترس آرہا تھا۔۔۔

جبکہ بہت ساری رنگین نگاہیں اس لڑکی کے سراپے سے الجھنے لگی تھیں۔۔ وہ جس حالت میں تھی۔۔۔ اس کی بے بسی اور لاچارگی بتا رہی تھی کہ وہ اس وقت مدد کی طلبگار تھی۔۔

اس تک کسی بھی طرح سے رسائی پائی جاسکتی تھی۔۔

"بکواس کررہی ہے۔۔۔۔ چچا جان ایسا کبھی نہیں کریں گے۔۔۔

جان بوجھ کر یہ ڈھونگ کررہی ہے۔۔۔ تاکہ بھائی کا قتل بیچ کر پیسے

بٹورسکے۔۔یہ مڈل کلاس لوگ اتناہی سوچ اور کرسکتے ہیں۔۔

لالچی اور دولت کی چمک دمک کو پانے کے شوقین۔۔۔"

تمنا بھابھی نے روادبہ کو حقارت بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے ساتھ کھڑی اس کی بہن ایشا کے بھی کچھ یہی تاثرات

تھے۔۔۔۔

"نہیں مجھے ایسے نہیں لگتا۔۔۔ دیکھ کر صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ

لڑکی کس قدر اذیت کا شکار ہے۔۔۔

اس کے پیر تو دیکھو کتنے زخمی ہو چکے ہیں۔۔۔"

عدیلہ کو اس سے ہمدردی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"یہ ناٹک تو کرنے پڑتے ہیں نا۔۔۔ ورنہ ایسے کون یقین کرے گا

ان جیسیوں پر۔۔۔ انہیں مظلوم بن کر دکھانا پڑتا ہے۔۔۔"

تمنا کو یہ مڈل کلاس لوگ اور ان کا رونا دھونا ویسے ہی زہر لگتا تھا۔۔

اس وقت فنکشن خراب ہو جانے پر اس کا پارہ چڑھ گیا تھا۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا خود ہی اس لڑکی کو گھسیٹ کر باہر پھینکوا دے۔۔

مگر اس سے پہلے کے وہ ایسا کچھ کرنے کا سوچتی اسے لمحے سٹیج پر آن رکتے آغاز رہام نظامانی کے ہاتھ میں مائیک دیکھ وہ ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔

زرہام نظامانی آچکا تھا۔۔ مطلب اب اس نے سب سنبھال لینا تھا۔۔ نصیر نظامانی اور باقی سب بھی اسی دیکھ مطمئین ہوئے

تھے۔۔۔اس کے اشارے پر فی میل گارڈز اس لڑکی کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے جانے لگی تھیں۔۔

سب مہمانوں نے حیرت سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔رودابہ چیخنے لگی تھی۔۔۔

خود کو ان لوگوں سے چھڑوانے لگی تھی۔۔ مگر ان سب کے طاقت کے آگے وہ کچھ نہیں تھی۔۔۔

"میں اپنے تمام مہمانوں سے معذرت خواہ ہوں۔۔اس ڈسٹر بنس کے لیے جو ابھی ہوئی۔۔۔یہ ایک پاگل لڑکی ہے۔۔جو نجانے کیسے یہاں گھس آئی تھی۔۔اس کے گھر والوں سے بات ہو چکی ہے

میری۔۔انہوں نے اس کا دماغی توازن خراب ہونے کی تصدیق کی ہے۔۔۔وہ بس اسے لینے کے لیے پہنچنے والے ہیں۔۔

کبھی کبھار دشمنوں کی سازش سے ایسا میس کریٹ ہو جاتا ہے۔۔۔

سو آپ سب ریلیکس کریں اور فنکشن کو انجوائے کریں۔۔"

مائیک پر ابھرتی آواز کی بھاری گھمبیر متبسم آواز پورے ہال میں گونج رہی تھی۔۔

روادابہ نے پلٹ کر سٹیج پر کھڑے اس شخص کو دیکھا تھا۔۔یہ وہی تھا جو سے ٹکرائی تھی وہ۔۔

وہ اسے جانتا تک نہیں تھا۔۔ مگر کتنی آسانی سے اسے پاگل بول دیا تھا۔۔ صرف وہاں کھڑے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے۔۔۔

جو اس کی بات پر یقین کر بھی چکے تھے۔۔۔ وہ لڑکی سب کو ذہنی مریضہ ہی لگی تھی۔۔ جیسے وہ چیخ رہی تھی۔۔۔

اس کے درد سے کوئی آگاہ نہیں تھا۔۔۔ جس کے گھر کو برباد کر دیا گیا تھا۔۔۔ اس کے جوان بھائی کی موت ہوئی تھی۔۔

اس کا اکلوتا بھائی اس کی بوڑھی ماں کا سہارا اور اس کی معصوم بھتیجوں کا باپ۔۔۔

ان معصوم بچیوں کے چہرے بار بار اس کے سامنے آرہے تھے۔۔۔

جنہیں ابھی تک یتیمی لفظ کا مطلب بھی پتا نہیں تھا۔۔۔رودابہ اس یتیمی کے درد سے واقف تھی۔۔

اس نے ساری زندگی بن باپ کے گزاری تھی۔۔۔مگر اس کے سر پر بھائی کا سایہ تھا۔۔۔اس معاشرے میں ایک مرد کا سایہ ہونا کتنا ضروری تھا وہ بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔

مگر اب ان کے پاس سے وہ واحد سایہ بھی چھین لیا گیا تھا۔۔۔وہ پانچوں اس بھیڑیوں سے بھرے معاشرے میں تنہا رہ گئی تھیں۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔میں ایسے نہیں جاؤں گی۔۔۔مجھے چھوڑو۔۔۔مجھے ان لوگوں سے اپنا حساب لینا ہے۔۔میرے گھر کو اجاڑ کر وہ کیسے خوشیاں منا سکتے ہیں۔۔۔"

رودابہ خود کو ان لوگوں سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

مگر ان کی گرفت اتنی سخت اور بے رحم تھی کہ اس کے بازوؤں پر نشان بننے لگے تھے۔

اندر آغا زرہام نظامانی کی جانب سے دی گئی تقریر کے بعد ماحول پھر سے بدل چکا تھا۔۔۔ہلکا ہلکا میوزک لگا دیا گیا تھا۔۔۔

جس پر ہولے ہولے جھومتے وہاں موجود ینگ افراد ان لمحوں کو انجوائے کرنے لگے تھے۔۔۔اس شخص نے ماحول کو ایک دم سے ایسا بدلہ تھا کہ اس لڑکی کی آمد کو وہ سب ہی فراموش کر گئے تھے۔۔۔

"میڈیا لوگوں نے جو تصویریں اور ویڈیوز لی ہیں۔۔کوشش کرو وہ باہر نہیں جانی چاہئیں۔۔۔اور اس لڑکی کا دماغ بھی ایسے درست کرو کہ آئندہ ایسی حماقت کا خیال بھی نہ آسکے اسے۔۔۔"

نصیر نظامانی انتہائی غصے میں لگے تھے اس وقت۔۔۔

"ڈونٹ وری ڈیڈ۔۔۔میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔آپ فکر مت کریں۔۔۔ریلیکس رہیں آپ مام۔۔انجوائے کریں۔۔۔"

ان کا کندھا تھپتھپاتا وہ ماں کو بھی پیار سے پریشانی ختم کرنے کا کہتا سٹیج سے اتر گیا تھا۔۔۔

"ماشاءاللہ میرا بیٹا۔۔۔"

شگفتہ بیگم نے محبت پاش نگاہوں سے اپنے بیٹے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔نصیر نظامانی کا سینہ بھی فخر سے تن گیا تھا۔۔۔

جب ایسے سمجھ دار بیٹے سے نوازا تھا ان کے رب نے انہیں۔۔۔تو فکر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

"بہت لکی ہو تم۔۔۔کمال کا بندہ ملا ہے تمہیں۔۔۔۔۔"

تمنا نے باہر کی جانب جاتے آغاز رہام نظامانی پر نگاہیں گاڑھے ایشا کو اس کی خوش قسمتی گنوائی تھی۔۔اور ساتھ ہی اپنے شوہر کو گھورا تھا۔۔

جو باپ کے ساتھ چھپا کھڑا تھا۔۔۔

"آپ بھی اپنے شوہر کو تھوڑا سمجھائیں۔۔۔مرد کو اتنا ڈرپوک نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔"

ایشا نے اس پر چوٹ کی تھی۔۔۔جس پر تمنا بھی افسوس سے سر ہلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

جبکہ ان کی باتوں کو نظر انداز کرتی عدیلہ کا دماغ ابھی بھی اس لڑکی میں الجھا ہوا تھا۔۔۔ نجانے اب اس کا کیا حشر ہونے والا تھا۔۔۔

اس نے یہاں آکر آغا زرہام نظامانی کی بہن کا فنکشن خراب کیا تھا اور اس کے باپ پر الزام لگایا تھا۔۔۔

اس کی سزا بھی اسی حساب سے ہونی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رودابہ کو گھسیٹ کر ایک چھوٹے سے کمرے میں لے جایا گیا تھا۔۔

جہاں سے کتوں کے بھونکنے کی خوفناک آوازیں پہلے سے ہی آرہی تھیں۔۔۔ اندر ملگجا سا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔ اور سامنے ہی دو

شکاری کتے بندھے ہوئے تھے۔۔۔ جن کی جسامت دیکھ کر ہی

خوف محسوس ہوتا تھا۔۔۔

وہ قد میں اس سے بھی بڑے تھے۔۔۔ آگے کے پیر اٹھائے وہ اس

پر جھپٹنے کو تیار تھے۔۔۔

رودابہ نے خوفزدہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ خدا کے لیے۔۔۔ تم لوگ کیسے انسان ہو۔۔۔؟؟

اتنا ظالم کوئی کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔"

وہ مارے خوف کے سسک پڑی تھی۔۔۔

وہاں دیوار کے ساتھ بندھی ایک زنجیر کو اس کے پیر میں باندھ دیا گیا تھا۔۔۔رودابہ نے بہتی آنکھوں سے اپنے ساتھ ہوتا یہ غیر انسانی سلوک دیکھا تھا۔۔۔

وہ یہاں اپنے بھائی کے لیے انصاف مانگنے آئی تھی۔۔۔مگر کیا ہو رہا تھا وہ کے ساتھ۔۔۔

اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔مارے تکلیف کے اس کی سسکیاں بندھ گئی تھیں۔۔۔

بھوکے کتے بھونکتے ہوئے اسے چھپٹنے اور دبوچنے کے در پر تھے۔۔۔وہ بالکل دیوار کے ساتھ چپک گئی تھی۔وہ اس سے صرف

ایک فٹ کی فاصلے پر تھے۔۔ اگر وہ زرا سی آگے ہوتی تو انہوں نے اسے نوچ لینا تھا۔۔۔

اسے وہاں بندھے کتنی دیر گزر گئی تھی۔۔۔کتے کے بھونکنے کی آوازوں سے اب اس کے کان درد کرنے لگے تھے۔۔۔

جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں روشنی کی کرن آن ٹھہری تھی۔۔۔

اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے اوپر دیکھا تھا۔۔۔سامنے سے کوئی شخص اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

جسے دیکھ کر کتوں نے اور شدت سے بھونکنا شروع کر دیا تھا۔۔۔وہ چلتے ہوئے قریب آ رہا تھا۔۔۔

وہ کتے اب اس شخص کے پیروں میں جھکتے اس کے پیر چاٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔وہ جانور تھے۔۔۔مگر جانتے تھے کہ کون ان کے آگے کیا حیثیت رکھتا ہے۔۔۔

روادبہ نے بہتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

گرے رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ سحر انگیز شخصیت کا مالک شخص چہرے پر کرختگی اور بے رحمی لیے کھڑا اسے گھور رہا تھا۔۔۔

اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے پر کتوں نے بھونکنا بند کر دیا تھا۔۔۔

رودابہ بنا پلکیں جھپکائے اسے تکے جا رہی تھی۔۔

اس کی آنکھوں میں نفرت کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اس کے زخمی پیر زنجیر میں قید تھے۔۔۔

مقابل نے ایک نظر اس کے بندھے پیروں پر ڈالی تھی۔۔۔اور پھر اپنے کتوں پر۔۔۔۔

"ان کتوں کی زنجیریں کھلنے کی دیر ہے۔۔۔ تمہاری شناخت ختم کر دیں گے۔۔۔"

وہ جب بولا تھا تو اس کے قہر آلود لہجے میں کسی قسم کی رعایت نہیں تھی۔۔۔

"میرے بھائی کو قتل کروایا ہے تم لوگوں نے۔۔۔اب میرے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہو۔۔۔اللہ کے قہر سے ڈرو۔۔۔اس کی لاٹھی بے آواز ہے۔۔۔جب پڑے گی تو تمہارا بھی کچھ نہیں بچے گا۔۔۔"

وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

اس کے گالوں سے آنسوؤں ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گر رہے تھے۔۔

اس کا پورا وجود خوف اور ٹھنڈ سے لرز رہا تھا۔۔۔

وہ جتنی بھی بہادر ظاہر کرتی خود کو۔۔۔ مگر اسے جس جگہ رکھا گیا تھا۔۔ یہاں اچھے خاصے مضبوط مردوں کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔۔ وہ تو پھر بھی ابھی بولنے کے قابل تھی۔۔۔

اس کی یہی ہمت مقابل کو پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔ اس لڑکی کو تو اب تک اس کے پیروں میں گر کر اس سے اپنی گستاخی کی معافی مانگ کر خاموشی سے یہاں سے نکل جانا تھا۔۔

مگر وہ اب بھی اس کے روبرو کھڑی بکواس کر رہی تھی۔۔۔

مقابل کی بھوری آنکھوں میں غصے اور اشتعال کے شعلے بھڑک اٹھے تھے۔۔۔

"تم اپنے ساتھ بہت غلط کر رہی ہو۔۔۔ تمہاری اتنی اوقات اور حیثیت نہیں ہے کہ تم ہم سے ٹکرا سکو۔۔۔ جاؤ جا کر پہلے تحقیق کرو کے تمہاری بھائی کا اصل قاتل کون ہے۔۔ تم جیسے حقیر لوگ ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتے کہ ان کے قتل کی پلاننگ کرتے پھریں ہم۔۔۔"

وہ چند قدم مزید آگے بڑھا تھا۔۔۔ رودابہ خوف کے مارے دیوار کے ساتھ چپک گئی تھی۔۔۔

"عورت ذات ہو اس لیے لحاظ کر رہا ہوں۔۔۔ اگر دوبارہ اس گھر کی جانب دیکھنے کی غلطی بھی کی یا اس خاندان کے کسی فرد کا نام بھی

تمہاری زبان پر آیا تو یاد رکھنا ایسی عبرت ناک سزا دوں گا کہ تمہاری نسلیں یاد رکھیں گی۔۔

آج تم نے جو ہنگامہ کر کے دنیا والوں کے سامنے تماشا بنانے کی کوشش کی ہے۔۔۔اسے دبوا دیا ہے میں نے۔۔

دوبارہ ایسا کیا تو قسم خدا کی چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں۔۔۔یہ تمہارے منتظر رہیں گے۔۔۔"

وہ سرخ آنکھوں سے اسے وارن کرتا اس کو گردا اپنی وحشت نا کی واضح کر گیا تھا۔۔۔وہ شخص دیکھنے میں جتنا وجیہہ اور خوش شکل تھا۔۔

اندر سے اتنا ہی غلیظ اور گھٹیا انسان تھا۔۔۔وہ اسے تھوڑے سے فاصلے پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

رودابہ کی جھیل سی گہری غلافی آنکھوں سے مسلسل آنسو گر رہے تھے۔۔۔گھنیری پلکیں بھیگی ہوئی تھیں۔۔۔وہ اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

آغا زرہام نظامانی نے بھی اس کے چہرے پر ایک ناگواری بھری نگاہ ڈالی تھی۔۔اگر کوئی رحمدل انسان ہوتا تو اس سسکتی لرزتی غم سے نڈھال لڑکی کو سمیٹ لیتا۔۔اس پر مزید ظلم ڈھانے کا سوچتا بھی نہیں۔۔

مگر وہ انسان رحم نہیں کرتا تھا، جب بات اس کے اپنوں کی آتی تھی۔۔ وہ نہیں دیکھتا تھا سامنے کون ہے۔۔۔

بس چیر پھاڑ کر رکھ دیتا تھا۔۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ دوبارہ تمہارے شکل میرے سامنے نہ آئے تو بہت بہتر ہو گا تمہارے لیے۔۔۔۔"

اس کی بات پر رودابہ کے اپنی پلکیں جھکالی تھیں۔۔ اس کی آنکھیں اب جلنے لگی تھی۔۔ اسے لگ رہا تھا آج وہ جتنے آنسو بہا چکی تھی۔۔ اس کی بینائی نے اس کا ساتھ چھوڑ دینا تھا۔۔۔

وہ بہت زیادہ تکلیف میں تھی۔۔۔ مگر اتنا سمجھ گئی تھی کہ اسے اس وقت یہاں سے نکلنا تھا۔۔ ان ظالم لوگوں نے اس کی آواز دبانے کے لیے اس کی جان لینے سے بھی گریز نہیں کرنا تھا۔۔۔

"اس کو باہر پھینک دو۔۔۔۔ اگر یہ دوبارہ گھر کے باہر دیکھی جائے تو اسے قتل کرنے کی اجازت ہے سب گارڈز کو۔۔۔"

وہ حکم جاری کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ رودابہ نے اس شخص کی چوڑی پشت کو نگاہوں سے اوجھل ہوتے تک دیکھا تھا۔۔۔ وہ اسے پہلے ایک دو بار نیوز پر دیکھ چکی تھی۔۔

آ.ں ما سامنا پہلی بار ہوا تھا۔۔۔وہ اتنا جانتی تھی کہ یہ شخص آغا نصیر نظامانی کا بڑا بیٹا آغا زرہام نظامانی تھا۔۔۔

"میرا رب ایک دن تمہاری یہ اکڑ اور غرور ضرور توڑے گا۔۔۔وہ دن ضرور آئے گا۔۔۔تم بھی ایسے ہی برباد ہو گے جیسے میں ہوئی۔۔۔تم بھی ایسے ہی تڑپو گے جیسے میں تڑپ رہی ہوں۔۔

تم بھی گڑ گڑاؤ گے۔۔۔روؤں گے کسی اپنے کے لیے۔۔۔۔

میرے پروردگار تو غفور و رحیم ہے۔۔

مجھ وہ دن ضرور دکھانا۔۔۔میں اس خاندان کی بربادی اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔

مجھے اس دن تک زندہ ضرور رکھنا۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ وہ اپنا دوپٹہ اٹھا کر فریاد کر رہی تھی۔

اسے اپنے رب کا پورا بھروسہ تھا۔۔۔ وہ اس کے ساتھ ضرور دے گا۔۔۔ یہ شخص سمجھ رہا تھا کہ وہ اسے ڈرا کر خاموش کروا دے گا۔۔ تو اس کی بہت بڑی بھول تھی۔۔

وہ چپ نہیں ہونے والی تھی۔۔ اسے خاموش صرف اس کی موت کروا سکتی تھی۔۔۔

اس کو جھولی اٹھا کر بد دعا مانگتے اس گھر کے سبھی ملازمین نے دیکھا تھا۔۔۔

دلاور خان آگے بڑھ کر اسے باہر دھکیلنے لگا تھا۔۔۔جب اس کے پیچھے کھڑی اسکی بیوی زلیخہ نے اسے روک دیا تھا۔۔۔

"مت کرو۔۔۔۔تم تو خدارا اس ظلم میں شریک نہ ہو۔۔۔"

زلیخہ نے شمریز کو اپنا بھائی مانا تھا۔۔۔شمریز کے ساتھ جو ہوا تھا وہ سب دکھی تھے۔۔۔وہ بھی ماننے کو تیار نہیں تھے کہ شمریز ایسا کر سکتا تھا۔۔

مگر وہ اتنی سکت نہیں رکھتے تھے کہ اپنے مالکوں کے سامنے اس بارے میں ایک بھی لفظ نکال سکیں۔۔۔

ورنہ ان کا حشر بھی شمریز جیسا ہونا تھا۔۔۔

رودابہ روتی ہوئی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔اس کے پیر زخمی تھے۔۔۔وہ دیوار کا سہارا لیتی لڑکھڑا کر بہت مشکل سے چل رہی تھی۔۔۔باہر رات گہری ہو چکی تھی۔۔

اس کے پاس پیسے نہیں تھے کہ وہ رکشا کر کے گھر تک جاتی۔۔۔

اس کی فکر کرنے والا ایک ہی مرد تھا۔۔۔جو اس کا واحد محافظ

تھا۔۔۔اس کے زرا سا لیٹ ہونے پر وہ اس کو لینے نکل پڑتا تھا۔۔۔

اس نے کبھی یہ تک نہیں دیکھا تھا کہ موسم کیسا ہے۔۔۔

دھوپ ہے یا بارش۔۔۔دن ہے یا رات۔۔۔

وہ تو بس یہ جانتا تھا کہ اسے اس کی بہن کو تحفظ دینا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"رودابہ۔۔۔شمریز بھائی کا سن کر بہت تکلیف ہوئی۔۔۔"

وہ بیڈ پر لیٹی آنکھیں موندے ہوئے تھی۔۔۔ نیند تو جیسے آنکھوں سے روٹھ گئی تھی۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے وہ ایسے ہی گھر پر پڑی تھی۔۔۔

اس کے پیروں کے زخم بہت گہرے تھے۔۔۔ دونوں پیر بری طرح سے سوج گئے تھے۔۔۔ وہ چلنے پھرنے سے قاصر تھی۔۔

بے بسی کے عالم میں وہ بستر پر پڑی تھی۔۔۔ باہر کون آرہا تھا تعزیت کے لیے۔۔۔ کون کیا باتیں کر رہا تھا۔۔۔ اسے کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔ اس کے دماغ میں صرف ایک ہی سوچ تھی کہ وہ ان ظالموں کو ان کے انجام تک کیسے پہنچائے۔۔۔

عندلیب کی آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔جو اس سے تھوڑے سے فاصلے پر کھڑی بہتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ اس کی قریبی دوست تھی۔۔۔اپنی فیملی کے ساتھ دوسرے شہر گئی ہوئی تھی۔۔۔

اس لیے واپس لوٹتے ہی آج سب سے پہلے اس کے پاس آئی تھی۔۔

"میرا بھائی بے قصور تھا عندلیب۔۔۔پھر بھی مار دیا اسے۔۔۔رحم نہیں کیا اس پر۔۔۔"

عندلیب کے گلے لگتے وہ پھر سے سسک پڑی تھی۔۔۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔تم فون نہیں اٹھا رہی تھی تو رخشندہ بھابھی کو کال کی میں نے۔۔۔انہوں نے سب بتا دیا۔۔"

عندلیب کی نظر اس کے پیروں پر گئی تھی۔۔۔

"تم کیوں گئی تھی وہاں۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے۔۔ تم ان سے کہو گی اور وہ تمہاری بات مان کر خود کو قاتل مان لیں گے۔۔۔"

عندلیب اسے نرمی سے سمجھانے لگی تھی۔۔۔اس کا دل بھی اپنی دوست کے لیے دکھ سے بھرا ہوا تھا۔۔

"میں کیا کروں عندلیب۔۔۔؟؟ میرے دل کو سکون نہیں مل رہا

کہ میرے بھائی کے قاتل اب بھی آزاد پھر رہے ہیں۔۔۔ کیا اس

ملک میں کوئی قانون نہیں ہے۔۔۔ جو انہیں پکڑ سکے۔۔

ان ظالموں کو سزا دے سکے۔۔ تم جانتی ہو اس دن وہ سب کتنے

خوش تھے۔۔۔ جشن منایا جا رہا تھا وہاں۔۔۔

ان کو پرواہ بھی نہیں تھی کہ انہوں نے ایک گھر برباد کر دیا۔۔۔"

وہ پھر سے سسک پڑی تھی۔۔۔

"حوصلہ رکھو روdابہ۔۔۔ میری جان تم تو اپنے بھائی کی بہادر بہن ہو

نا۔۔۔ اگر تم ایسے کرو گی تو باقی سب کا خیال کون رکھے گا۔۔۔

شمریز بھائی سے وعدہ کیا تھا تم نے کہ تم ان کے بعد سب کا خیال رکھو گی۔۔

لیکن دیکھو تم تو اپنا خیال بھی نہیں رکھ پا رہی۔۔۔

تمہارے اس طرح سے رونے پر انہیں کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی۔۔۔"

عندلیب اس کے آنسو صاف کرتے محبت سے اس کا گال چومتے بولی تھی۔۔۔

"میں کیا کروں عندلیب۔۔۔ میرے بھائی کو کیوں چھینا مجھ سے۔۔۔ میں ان سے ان کا سب کچھ چھین لوں گی۔۔۔"

آنسوؤں کے بیچ وہ بمشکل بولی تھی۔۔۔

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو کہ شمریز بھائی کا قتل انہوں نے ہی کروایا ہے۔۔۔ اگر انہوں نے مروانا ہوتا تو جیل کے اندر سے ہی مروا دیتے۔۔۔ معاف کرنے اور آزاد کرنے کے بعد ایسا کیوں کریں گے وہ۔۔۔

مجھے لگتا ہے اس کے پیچھے کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ ہمیں صرف اس خاندان پر شک ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔۔۔"

عندلیب نے وہی بات کہی تھی جو بہت سارے لوگ کہہ رہے تھے۔۔۔

"معاف کر کے پھر قتل کرنے کی وجہ ہی یہی ہے کہ ان پر بات نہ آئے۔۔۔اسی طرح کے شک لوگوں کے ذہنوں میں بھر جائیں۔۔ جیسے تم سوچ رہی ہو۔۔۔میں اچھے سے جانتی ہوں اور مجھے پورا یقین ہے۔۔۔

یہ ظلم ڈھانے والا خاندان وہی ہے۔۔۔"

رودابہ نے اس رات کا سارا واقع عندلیب کو سنا دیا تھا۔ جس کے بارے میں اس نے اب تک مکمل طور پر اپنی امی اور بھابھی کو بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔

جو سن کر عندلیب کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"سوچو جو انسان صرف آواز اٹھانے پر میرے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔انہوں نے میرے بھائی کے ساتھ یہ کیوں نہیں کیا ہو گا۔۔۔مجھے پورا یقین ہے کہ وہی قاتل ہیں۔۔۔اور میں کسی بھی قیمت پر انہیں سزا دلوا کر رہوں گی۔۔۔"

وہ پر یقین تھی۔۔۔۔اس کی زندگی کا اب بس ایک ہی مقصد تھا۔۔۔

اس خاندان کی بربادی۔۔۔۔

"تم نے کسی سوچا ہے آگے کے بارے میں۔۔میرا مشورہ مانوں تو ایسا کچھ مت کرنا جس کے بھگتان تمہارے گھر کی باقی خواتین کو

بھگتنا پڑے۔۔۔جو بھی کہو مگر وہ لوگ طاقت میں بہت اوپر

ہیں۔۔۔۔ان کا مقابلہ کرنا آسان ہر گز نہیں ہو گا۔۔۔"

عندلیب سے سمجھا رہی تھی۔۔رودابہ جانتی تھی کہ اسے اب جوش

سے نہیں ہوش سے کام لینا تھا۔۔۔

اس کو مضبوط بننا تھا۔۔۔کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی تھی جس سے

اس کی گھر کی عورتوں کو تکلیف پہنچتی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مام یہ جیولری کیسی رہے گی۔۔۔"

رائنہ نے ایک بہت ہی خوبصورت نیکلس اپنی گردن پر رکھتے ماں سے پوچھا تھا۔۔۔

اس وقت گھر کی سبھی خواتین بڑے سے لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔ اور ان کے سامنے ٹیبل پر لاتعداد بیش قیمت زیورات بکھرے پڑے تھے۔۔۔ جن میں سے وہ سب اپنی عنقریب ہونے والی شادی کے لیے سلیکٹ کر رہی تھیں۔۔

رائنہ کی اپنے ماموں زاد عبداللہ سے شادی طے ہو چکی تھی۔۔۔ ایک ہفتہ پہلی منگنی کا فنکشن ہوا تھا۔۔۔

اور اب ایک مہینے بعد کی شادی کی تقریب رکھی گئی تھی۔۔۔

وہ سب ہی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔۔۔خواتین کی تیاریوں کے لیے ایک مہینہ بھی بہت کم پڑنے والا تھا۔۔

"بہت خوبصورت۔۔۔ماشاءاللہ میری گڑیا پر کبھی کچھ برا لگ سکتا ہے۔۔۔"

شگفتہ بیگم نے محبت پاش نگاہوں سے بیٹی کی جانب دیکھتے اس کی نظر اتاری تھی۔۔۔

"اوہ ہو۔۔۔یہ کیا بنا پڑا ہے ادھر۔۔۔ آپ لوگوں نے تو پوری شاپ ہی یہاں کھول لی ہے۔۔۔"

افغان اور ارباز اندر داخل ہوتے زیورات کو دیکھ مسکراتے ہوئے

بولے تھے۔۔۔

رحیم صاحب اور نصیر صاحب بھی کچھ دیر پہلے ہی وہاں آئے

تھے۔۔۔

اور اس وقت اپنی بیگمات کے پاس بیٹھے ان کو خوش ہوتے دیکھ رہے

تھے۔۔۔

"یہ زرہام ابھی تک کیوں نہیں آئے۔۔ سب لوگ آ گئے

ہیں۔۔۔"

ایشا کو شگفتہ بیگم نے خاص طور پر فون کر کے بلایا تھا۔۔۔جو کافی دیر سے منتظر نگاہوں سے زرہام کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ مگر اب مرد آچکے تھے وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔

اس شخص کی مصرفیات ہی ختم نہیں ہوتی تھیں۔۔۔

"آجائے گا۔۔۔ تم کچھ دیکھو تو سہی۔۔۔"

تمنا نے بہن کی اتری صورت دیکھ اسے ایک بہت ہی سیٹ کی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔جب اسی لمحے داخلی دروازے سے وہ اندر آتا دکھائی دیا تھا۔۔

شرٹ کی سلیوز اس نے کہنیوں تک فولڈ کر رکھ تھیں۔۔۔سیاہ کوٹ بازو پر ڈالے وہ اندر آتا سب کو با آواز سلام کر گیا تھا۔۔

ایشا کے ساتھ ساتھ منیبہ کی نظریں بھی اس وجاہت کے شاہکار پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔وہ ڈیشنگ اور سحر انگیزی کا مالک شخص آتے ہی ماحول پر چھایا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

اس کی ابھی تک کسی سے بھی کوئی کمٹمنٹ نہیں تھی۔۔۔شگفتہ بیگم کو ایشا اپنی بہو کے روم میں بہت پسند تھی۔۔۔وہ دل ہی دل میں اسے اپنی بہو مان چکی تھیں۔۔مگر ابھی ان کے بیٹے نے انہیں کوئی حوصلہ افزا جواب نہیں دیا تھا۔۔

لیکن پھر بھی انہیں یقین تھا وہ بہت جلد مان جائے گا۔۔۔اس کی چوائس بھی ایسی لڑکی ہی تھی۔۔نئے دور کے ساتھ چلنے والی طرح دار اور ماڈرن لڑکی۔۔۔جو اس کے ساتھ کہیں پر بھی سروائیو کر سکتی تھی۔۔۔۔

جبکہ وہیں ایک جانب بیٹھی منیبہ بھی اپنی نگاہوں کو اس شخص کی جانب بھٹکنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔

شگفتہ بیگم کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے وہ سب کی توجہ ہی اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی سحر انگیزی اکثر دیکھتی نگاہوں کو جکڑ لیتی تھی۔۔۔

اسے بھی سب گھر والوں کو ایک ساتھ بیٹھے دیکھنا بہت اچھا لگا تھا۔۔وہ سب لوگ ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔کبھی کوئی اختلاف بیچ میں آئے بھی سہی تو بھی ان کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کر پایا تھا۔۔

ان کی یہ محبت ان کی مضبوطی کی وجہ تھی۔۔۔

آغا ریحان نظامانی کے قتل کے بعد ان کی فیملی کو پہلے سے بھی زیادہ اہمیت دی جانے لگی تھی۔۔۔آغا ریحان نظامانی کی بیوہ زوبیہ بیگم تین سال گزر جانے کے باوجود شوہر کی جدائی کا غم دل سے نہیں نکال پائی تھیں۔۔۔

وہ ایسے رونق میلے سے خود کو دور رکھتی تھیں۔۔۔ ان کا ایک بیٹا راحیل اور دو بیٹیاں عروسہ اور رجا تھیں۔۔۔

راحیل خاندان کے باقی لڑکوں سے بالکل مختلف تھا۔۔۔ وہ اس گھر میں رہنا پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے نصیر نظامانی نے اسے الگ گھر لے کر دیا تھا۔۔۔ جہاں وہ اپنی ماں اور بہن کے ساتھ رہتا تھا۔۔۔

وہ گھر تھوڑے سے فاصلے پر ہی تھا۔۔۔ اس گھر سے ہر روز کوئی نہ کوئی وہاں جاتا تھا۔۔۔

زرہام راحیل سے مکمل طور پر رابطے میں تھا۔۔۔اسے اگر کسی بھی شے کی ضرورت ہوتی تھی تو زرہام فوراً پوری کر دیتا تھا۔۔۔وہ اس کو بالکل افعان کی طرح پیار کرتا تھا۔۔۔کبھی کسی محرومی سے دوچار نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

وہ لوگ جس گھر میں رہ رہے تھے۔۔۔وہ بھی بہت خوبصورت اور لگژری گھر تھا۔۔۔

جہاں دنیا کی تمام آسائشیں موجود تھیں۔۔۔

"زرہام آپ بھی اپنی ہونے والی دلہن کے لیے کوئی اچھا سا نکلیس پسند کر لیں۔۔۔آگے جا کر کام آئے گا۔۔۔"

صائمہ بیگم نے اس کے سامنے ایک بہت خوبصورت سیٹ رکھا تھا۔۔۔ نفیس سا گولڈ کا سیٹ تھا۔۔۔

زرہام کی نگاہیں ایک لمحے کے لیے اس سیٹ پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔وہ بہت خوبصورت تھا۔۔۔

اس کے سیٹ کو دیکھنے پر ایشا نے مسکرا کر تمنا کو دیکھا تھا۔۔جو اس کی جانب دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ بولتا جب اسی لمحے افعان موبائل سکرین کو گھورتا بے چینی کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

سب نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔ ارباز بھائی ٹی وی آن کریں جلدی سے۔۔۔"

اس نے بوکھلاہٹ زدہ انداز میں ارباز کو کہا تھا۔۔۔ جس نے سامنے پڑا ریموٹ اٹھاتے فوراً ٹی وی آن کیا تھا۔۔

سامنے ہی سکرین پر جو چہرا نظر آرہا تھا۔۔۔ اسے دیکھ کر ان سب کی نگاہیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔

آغا زرہام نظامانی نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

"میرے بھائی کے قتل کے پیچھے آغا نصیر نظامانی اور آغا رحیم نظامانی

کا ہاتھ ہے۔۔۔ان کا بیٹا آغا زرہام نظامانی کسی غنڈے سے کم نہیں

ہے۔۔۔اس نے میرے ساتھ بہت بدترین سلوک کیا۔۔۔مجھے

پوری رات اس نے اپنے شکاری کتوں کے ساتھ بند رکھا۔۔۔

مجھ پر تشدد کیا اور دھمکی دی کہ وہ مجھے قتل کر دے گا اگر میں نے

انصاف مانگنے کی اور آواز اٹھانے کی کوشش کی تو۔۔۔

یہ خاندان دنیا کے سامنے بہت معزز بنا ہوا ہے۔۔۔مگر ان کی اصل

حقیقت یہ ہے۔۔۔یہ انسان کہلانے لائق نہیں ہیں۔۔۔حیوانوں

سے بھی بدتر ہے آغا زرہام نظامانی۔۔۔"

وہ ایک پریس کلب کے پریس کانفرنس روم میں بیٹھی ڈھیروں

مائکس اپنے سامنے رکھے دنیا کے سامنے اپنی دکھ بھری داستان سنا

رہی تھی۔۔۔

"مجھے واضح دھمکی دی تھی اس شخص نے کہ اگر میں نے اس کا نام

لیا تو وہ

مجھے مروادے گا۔۔۔مجھے اس وقت اپنی جان و عزت کا خطرہ لاحق

ہے۔۔۔میں اعلیٰ اداروں اور پولیس کے اعلیٰ افسران سے گذارش

کرتی ہوں کہ مجھے تحفظ دیا جائے۔۔۔مجھے اور میرے گھر والوں کو

ان ظالموں سے محفوظ رکھا جائے۔۔۔

تا کہ میں کھل کر یہ انصاف کی جنگ لڑ سکوں۔۔"

وہ سب اس لڑکی کی جرأت ملاحظہ کر رہے تھے۔۔۔ جبکہ آغاز رہام نظامانی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اس سیاہ شال میں لپٹی لڑکی کو تکے جا رہا تھا۔۔۔

اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت جاری تھے۔۔۔ موٹے موٹے آنسو گلابی گالوں کو بھیگو رہے تھے۔۔۔

گداز لبوں سے سسکیاں گونج رہی تھیں۔۔۔ جو مائیک پر واضح طور پر سنائی دے رہی تھیں۔۔۔ وہ پلکیں جھپکے بنا اسے تکے گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا بکے جارہی ہے ہمارے خاندان کے بارے میں۔۔۔؟اس

دن اسے زندہ چھوڑنا ہی نہیں چاہیے تھا آپ کو۔۔۔۔پاگل۔۔۔

لالچی لڑکی۔۔۔۔"

شگفتہ بیگم نفرت سے بولی تھیں۔۔باقی سب کے بھی کچھ یہی

خیالات تھے۔۔۔۔

"جواد لوکیشن ٹریس کرواس کی۔۔۔۔جیسے ہی یہ اس پریس کلب

سے باہر نکلے اٹھوا کر نام ونشان ہی غائب کر دوں اس کا۔۔۔"

آغا رحیم نظامانی نے جواد کو حکم جاری کیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔اس وقت ایسا کرنا ٹھیک نہیں رہے گا۔۔وہ میڈیا کے سامنے آچکی ہے۔۔اس لڑکی کی گمشدگی ایک اور طوفان برپا کر دے گی۔۔۔ابھی ہمارے مخالفین اس بات کو بھی مہینوں تک اچھالیں گے۔۔"

زرہام کی بات پر نصیر نظامانی نے بھی اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔یہ معاملہ اب حساس ہو چکا تھا۔۔

"سوشل میڈیا پر یہ خبر بہت تیزی سے پھیل رہی ہے۔۔۔ہمارے خلاف نجانے کتنے ہیش ٹیگ بن چکے ہیں۔۔۔جبکہ اس کے باوجود ابھی آدھے سے زیادہ لوگ ہماری سائیڈ پر ہیں۔۔۔

وہ ہماری طرف سے جواب چاہتے ہیں۔۔۔انہیں اس ایک طرفہ کہانی پر یقین نہیں ہے۔۔۔"

ارباز کی انگلیاں تیزی سے موبائل پر گردش کر رہی تھیں۔۔۔ہر طرف اس لڑکی کی ویڈیوز چل رہی تھیں۔۔ جہاں کہیں وہ رو رہی تھی۔۔۔اور کہیں مضبوط لہجے میں انصاف مانگ رہی تھی۔۔۔

"لگتا ہے اس کے پیچھے ہمارا کوئی دشمن ہے۔۔۔ جس کی شے پر یہ ایسا کر رہی ہے۔۔۔۔ورنہ اتنی سی لڑکی کی بھلا کیا جرأت کہ یہ ہمارے خاندان کے خلاف آواز اٹھا سکے۔۔"

سب ہی اپنے غصے کا اظہار کر رہے تھے۔۔۔

ایک وہی تھا جو خاموش بیٹھا تھا۔۔۔اسے کو حیرت ہو رہی تھی کہ

اس رات اس کے اتنے برے سلوک کے بعد بھی یہ لڑکی اس اتنا

بڑا اقدام اٹھا گئی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنے ایک خاص آدمی کو فوری طور پر اس پریس کانفرنس

کے حوالے سے تحقیق کرنے کا حکم دیا تھا۔۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس لڑکی کے پیچھے کوئی طاقت تھی یا وہ اکیلے ہی

اس آگ میں کودی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد اس کو ساری ڈیٹیل مل گئی تھی۔۔۔۔

اس لڑکی کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔۔۔وہ اکیلی تھی اپنی لڑائی میں۔۔۔

یہ بات آغا زرہام نظامانی کو مزید حیران کر گئی تھی۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھتا بنا کچھ بولے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

"زرہام پوری سمجھداری کے ساتھ یہ معاملہ سنبھال لے گا۔۔۔ہم میں سے کسی کو بھی اس میں پڑ کر معاملے کو مزید خراب نہیں کرنا چاہیے۔۔۔"

نصیر صاحب کی بات پر رحیم صاحب نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"برامت منایئے گا بھائی صاحب۔۔۔ لیکن اگر زرہام اسی دن اس لڑکی کو اس کے انجام تک پہنچا دیتا تو وہ اس طرح دنیا کے سامنے آ کر ہمارے خاندان پر کیچڑ نہ اچھالتی۔۔۔

اگر اس نے ایک دو بار مزید ایسی پریس کانفرنس کر دی تو ہماری ساکھ کا بیڑہ غرق ہو جانا ہے۔۔۔

یہ بہت نازک وقت ہے ہماری پارٹی کے لیے۔۔۔ اب دیکھئے گا کیسے ہمارے دشمن اس لڑکی کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔۔۔"

رحم صاحب بے چینی کے عالم میں ٹہلنے لگے تھے۔۔۔اس لڑکی نے اک پل کے اندر اس گھر کے خوشگوار ماحول کو بے چینی میں بدل دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"رودابہ یہ کیا کیا ہے تم نے۔۔۔؟تم جانتی بھی ہو تم کس سے ٹکرانے جا رہی ہو۔۔۔وہ کوئی عام لوگ نہیں ہیں۔۔۔

کہ تمہارے شور مچانے سے ان کو سزا مل جائے گی اور ہمیں انصاف۔۔۔وہ بہت بڑے لوگ ہیں بیٹا۔۔۔ان کو انصاف ملنا ناممکن سی بات ہے۔۔۔مت کرو یہ سب۔۔۔۔

ابھی ایک اولاد کو کھونے کا غم میرا دل برداشت نہیں کر پایا۔۔۔

اب تم ہی تو میرا واحد سہارا ہو۔۔۔رخشندہ اور بچیوں کو بھی تم نے

سنبھالنا ہے۔۔۔بچاری جوانی میں بیوہ ہو گئی ہے۔۔۔

نہ اس کا میکہ اتنا مضبوط ہے کہ اسے سنبھال سکے۔۔۔نہ میرا اتنا

جگرا ہے کہ اپنے شمریز کی اولاد کو خود سے دور کر سکوں۔۔۔

رخشندہ بھی ہمیں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی۔۔

وہ یہیں رہنا چاہتے ہے ہمارے ساتھ۔۔۔"

تہمینہ بیگم نیوز دیکھ چکی تھیں۔۔۔اور ان کا دل جیسے رکنے لگا تھا۔۔وہ اسے سختی سے منع کر رہی تھیں۔۔ کہ وہ دوبارہ ایسا کچھ نہیں کرے گی۔۔

مگر اس کے تیور ایسے بالکل بھی نہیں تھے۔۔۔وہ انصاف لیے بغیر سکون سے نہیں بیٹھنے والی تھی۔۔چاہے اس کی جان چلی جاتی۔۔۔ مگر وہ اپنے بھائی کے قاتلوں کو ان کے انجام تک پہنچا کے چھوڑنے والی تھی۔۔

"یہ تو پہلے سے طے ہے ماں۔۔۔بھابھی اور بچیاں یہیں رہیں گی۔۔ وہ اب میری زمہ داری ہیں۔۔میں ان کے لیے جو ہو سکا کروں

گی۔۔۔اور پلیز امی آپ مجھے مت روکیں اس سب سے۔۔۔

انصاف ہمارا حق ہے اور وہ ہم لے کر رہیں گے۔۔۔"

وہ پر عزم تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ یہ سفر انتہائی کٹھن تھا۔۔ مگر

اسے اب اس پر ہی چلنا تھا۔ اس کے پاس اب دوسرا کوئی آپشن

موجود ہی نہیں تھا۔۔۔

"پھوپھو۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ تہمینہ بیگم کچھ بولتیں جب پانچ سالہ نور کی ننھی سی

پکار پر اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔

وہ اپنے ننھے قدموں سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی اور اس سے لپٹ گئی تھی۔۔اس کے بھائی کو اپنی اس بیٹی سے بہت محبت تھی۔۔۔اور دوسری بیٹی دیکھنی تو نصیب بھی نہیں ہوئی تھی انہیں۔۔

وہ بدنصیب اپنے باپ کی شفقت سے بالکل محروم رہ گئی تھی۔۔

شمریز کے جیل جانے کے ایک ہفتے بعد اس کی پیدائش ہوئی تھی۔۔اور اب وہ تین سال کی ہو چکی تھی۔۔۔اس کے معصوم ہونٹوں سے بابا لفظ نکلتا تھا۔۔۔مگر اس کا جواب دینے کے لیے اب ان کا باپ ان کے سروں پر نہیں تھا۔۔۔

"جی پھوپھو کی جان۔۔۔"

اسے اپنی بانہوں میں بھرتے رودابہ نے اس کے گداز گال اپنے لبوں سے چومتے اسے خود میں بھینچتے اپنے بھائی کو لمس محسوس کیا تھا۔۔۔ اسے نور سے اپنے بھائی کی مہک آتی تھی۔۔۔

"ہمارے بابا کو کس نے مارا ہے۔۔۔؟؟"

ان ننھے لبوں سے نکلتا سوال رودابہ کو پتھر کا کر گیا تھا۔۔۔

"وہ ادھر جو لوگ آتے تھے نا۔۔۔ وہ کہتے تھے کہ میرے بابا کو کسی نے مارا ہے۔۔۔ پھوپو آپ اس کو مارو گی نا، جس نے میرے بابا کو مارا ہے۔۔۔"

وہ سوال کر رہی تھی۔۔ اور رودابہ نے بہتی آنکھوں سے اپنی ماں

اور دروازے میں کھڑی بھابھی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ دونوں بھی تو رہی تھیں۔۔۔

"آپ لوگ چاہتی ہیں کہ میں ان ظالموں کو ایسے ہی جانے

دوں۔۔۔ جنہوں نے ان پھولوں کو یتیم کر دیا۔۔۔ اور اب تک

نجانے یہ ظلم پہلے بھی کتنے لوگوں پر کرتے آئے ہیں۔۔۔

آپ کی پھوپو آپ سے وعدہ کرتی ہے میری جان۔۔۔ کہ آپ کے

بابا کو جس نے مارا ہے، ان سب کو مار کر ان کے انجام تک پہنچائے

گی۔۔۔چاہے اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے۔۔۔'

اس کی آنکھوں میں عزم تھا۔۔۔ نور کے ماتھے پر لب رکھتے وہ اس کے ساتھ ساتھ خود سے بھی عہد کر گئی تھی۔۔۔

"رودابہ یہ بہت مشکل ہونے والا ہے۔۔۔ خاندان کے سبھی افراد نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔۔ ان کا کہنا ہے کہ رودابہ آگ سے کھیلنے کی خواہش کر رہی ہے۔۔۔ اور ہم لوگ اس آگ میں خود کو نہیں جھلساںا چاہتے۔۔۔

آج تایا جان اور چچا جان آئے تھے۔۔ کافی بحث کی انہوں نے امی کے ساتھ۔۔۔

ان کا یہی اصرار تھا کہ رودابہ سے کہیں اس سب کو چھوڑ دے۔۔۔

شمریز اپنی غلطی کی وجہ سے مرا ہے۔۔۔وہ بھی ہمارے شمریز کو ہی قصوروار ٹھہرا رہے ہیں۔۔۔

یہاں سب لوگوں کا یہی کہنا ہے کہ شمریز کی غلطی ہے۔۔۔اس نے پیسوں کی لالچ میں آغا ریحان نظامانی کو مروایا ہے۔۔ایسے کاموں کا یہی انجام ہوتا ہے۔۔۔"

رخشندہ نے روتے ہوئے اسے ساری بات بتائی تھی۔۔۔جو بات تہمینہ بیگم نے اس سے چھپائی تھی۔۔۔

وہ ماں تھیں، ان کا دل بڑا تھا۔۔ ایک اولاد کی سلامتی کے لیے دوسری اولاد پر لگا الزام برداشت کر گئی تھیں۔۔۔

مگر دوسری جانب رخشندہ بھی ایک ماں تھی۔۔ جو اپنی بیٹیوں کے لیے ان کے باپ کا نام ساری زندگی گولی بنتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

اسی خاطر وہ چاہتی تھی کہ رودابہ انصاف مانگے۔۔۔ وہ اس جنگ میں رودابہ کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔

"آپ فکر مت کریں بھابھی۔۔۔ میرے بھائی پر الزام لگانے

والے ان سب لوگوں کی زبانیں میں خود بند کروں گی۔۔ اپنے

بھائی کے مجرم کو سزا دلوا کر۔۔۔"

اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔ مگر ارادے اب بہت مضبوط

تھے۔۔۔

وہ روم میں آئی تھی۔۔ جہاں اس کی توجہ مسلسل بھرے موبائل کی

جانب ہی گئی تھی۔۔۔

انجان نمبر دیکھ وہ کچھ دیر کو رکی تھی۔۔ آج جو کارنامہ وہ کر کے آئی

تھی۔۔ ایسی کالز آنے کی توقع تھی اسے۔۔۔

مگر آغا خاندان کی جانب سے برتی جانے والی خاموشی کی توقع ہرگز نہیں تھی اسے۔۔۔

"عباس شیرازی بات کر رہا ہوں۔۔۔ کیا رودابہ اکبر سے بات ہو سکتی ہے میری۔۔۔"

انتہائی شائستہ اور مؤدبانہ لہجے میں بات کی گئی تھی۔۔۔

"جی بولیں۔۔۔ میں رودابہ ہی بات کر رہی ہوں۔۔۔ سوری میں نے پہچانا نہیں آپ کو۔۔"

اس نے یہ نام سن رکھا تھا۔۔۔ مگر ابھی دماغ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"شمریز کا دوست بات کر رہا ہوں۔۔۔اس کا کیس لڑنے کی کوشش بھی کی تھی۔۔اسے بچانے کا ہر حربہ استعمال کیا۔مگر اپنے یار کو بچا نہیں پایا۔۔۔میں آپ کے گھر آنا چاہتا تھا، آنٹی اور بھابھی سے تعزیت کرنے لیکن پھر پتا چلا کہ آپ اکیلی عورتیں رہتی ہیں گھر میں تو مجھے اچھا نہیں لگا، وہاں آنا۔۔"

وہ جو کوئی بھی تھا بہت مہذب شخص تھا۔۔۔وہ بہت عزت سے بات کر رہا تھا اس سے۔۔۔۔۔

"شمریز کے ساتھ جو ہوا مجھے بہت افسوس ہے اس کا۔۔ دل بے سکونی کا شکار ہے۔۔ میں نے آپ کی پریس کانفرنس دیکھی، بہت خوشی ہوئی یہ دیکھ کر کہ آپ ڈری نہیں ہیں ظلم کے آگے۔۔

بلکہ ظالم سے لڑنے کا فیصلہ کیا ہے آپ نے۔۔۔ بہت بڑی بات ہے۔۔

لیکن یہ راستہ بہت مشکل ہوتا ہے۔۔۔ اس لیے میں آپ سے کہنا چاہوں گا کہ میں اس سفر میں آپ کا مکمل ساتھ دینا چاہتا ہوں۔۔ مجھ سے جہاں تک ہو سکا میں آپ کی مدد کروں گا۔۔

آپ کو جہاں بھی تھوڑی سی مشکل پیش آئے۔۔۔ آپ مجھ سے بات کر سکتی ہیں۔۔۔ آپ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ کھڑا پائیں گی۔۔

میرا پہلا مشورہ یہ ہے آپ کے لیے۔۔۔ کہ میڈیا اس وقت آپ کی آواز سن رہا ہے اور آپ کے ساتھ کھڑا ہے۔۔

آپ اسی میڈیا کے پریشر کو اس وقت استعمال کر کے آغا خاندان پر ایف آئی آر کروا سکتی ہیں۔۔ جس پر بھی زیادہ شک ہے آپ کو۔۔"

عباس شیرازی نے تفصیل سے اسے ساری بات سمجھا دی تھی۔۔۔

رودابہ کتنی ہی دیر کچھ بول نہیں پائی تھی۔ یہ وہ وقت تھا جب اس

کے خونی رشتے بھی ان کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔ کوئی بھی

ان طاقتور لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

بلاوجہ خود کو ان کی دشمنی میں الجھا کر اپنے لیے مصیبت کھڑی نہیں

کرنا چاہتا تھا کوئی بھی رشتہ دار۔۔۔

رودابہ کو کسی سے بھی کوئی گلہ نہیں تھا۔ سب کو حق حاصل تھا ایسا

کرنے کا۔۔۔

اپنے اور اپنے گھر والوں کو محفوظ رکھنے کا۔۔۔ مگر یہ شخص۔۔۔

اس شخص کو تو وہ جانتی بھی نہیں تھی۔۔۔

یہ کیوں اس کا ساتھ دینا چاہتا تھا اس دشمنی میں پڑ کر۔۔ ایسی کونسی پکی دوستی تھی عباس شیرازی کی اس کے بھائی سے۔۔ جس سے وہ ناواقف تھی۔۔

"آپ کیوں میری مدد کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ آپ میرے بھائی کی وجہ سے آغا خاندان کی دشمنی کیوں مول لینا چاہتے ہیں۔۔"

وہ ایک سمجھدار اور زہین لڑکی تھی۔۔ ہمیشہ اپنے بھائی کے سائے تلے رہ کر زندگی گزاری تھی اس نے۔۔۔ پہلے اسے دنیا کی خبر نہیں تھی۔۔۔ مگر پچھلے تین سال اس نے جتنے دھوکے کھائے تھے۔۔

وہ اب اس دنیا کے ساتھ چلنا سیکھ گئی تھی۔۔۔

اس لیے اسے بے وجہ کی ہمدردی کھٹکنے لگتی تھی۔۔۔

اس کی بات پر دوسری جانب وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔

"میں جانتا ہوں کہ آپ کا یہی سوال ہو گا۔۔۔ ضروری تو نہیں نا کہ دنیا میں سب لوگ صرف اپنے مفاد کے لیے کام کرتے ہوں۔۔۔ کچھ احساس رکھنے والے بھی تو ہوتے ہیں نا۔۔

ایسا سمجھ لیں کہ مجھے بھی نفرت ہے اس خاندان سے۔۔۔ ان کے ظلم بہت بڑھ چکے ہیں۔۔۔ اب ان کا خاتمہ ہونا گزیر ہو گیا ہے۔۔۔

"

عباس نے اسے سیدھی بات بتائی تھی۔۔۔

رودابہ نے گہرا سانس لیا تھا۔۔ اسے اس وقت مضبوط سہارے کی ضرورت تھی۔۔ وہ خود بھی جانتی تھی کہ وہ اکیلے نہیں لڑ سکتی۔۔۔ اسے طاقت کا مقابلہ کرنے کے لیے اسی لیول کی طاقت چاہیے تھی۔۔

مگر وہ اس خاطر کسی بھی انجان کا ہاتھ نہیں تھام سکتی تھی۔۔۔۔ ایسے کسی اجنبی پر اعتبار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"بہت شکریہ آپ کا مسٹر شیرازی۔۔۔ آپ نے اس مشکل وقت میں میری جانب مدد کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔۔ مگر میں اپنی یہ جنگ

اکیلے لڑنا چاہتی ہوں۔۔ آپ کو ان سے جو بھی مسئلہ ہے وہ آپ اپنی لڑائی میں حل کریں۔۔۔

مجھے اس وقت کسی کے ساتھ کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

وہ بے لچک لہجے میں بولی تھی۔۔۔ اس کی ماں نے اسے سیکھایا تھا کہ اگر وہ باہر نکل رہی تھی تو اس بات کا خیال رکھے کہ غیر مردوں سے بات کرتے وقت اس کے لہجے اور انداز میں زرا سی لچک بھی نہ ہو۔۔

عورت کو اپنے گرد دیوار خود ہی کھینچنی پڑتی ہے۔۔ تب ہی وہ اس معاشرے میں سروائیو کر سکتی ہے اکیلے۔۔۔

"آپ اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ آپ کے لیے ایسے لوگ انجان انسان پر بھروسہ کرنا بہت مشکل ہو گا۔۔۔ مجھے آپ کی بات سن کر اچھا لگا۔۔ لیکن میں یہی کہوں گا کہ آگے چل کر کبھی بھی آپ کو میری ضرورت پڑے تو میرا یہ نمبر ہمیشہ آپ کے لیے آن رہے گا۔۔۔

آپ کبھی بھی مجھے کال کر سکتی ہیں۔۔ آپ کی مدد کے لیے ہمیشہ تیار ہوں میں۔۔

اللہ آپ کی حفاظت کرے اور آپ کے لیے آسانیاں پیدا کرے۔۔۔"

عباس شیرازی بہت ہی مہذب لہجے میں بات کرتا کال بند کر گیا تھا۔۔

روادبہ کتنی ہی دیر فون کو گھورتی خاموش کھڑی رہی تھی۔۔اس شخص کی اس شائستگی نے اسے متاثر کیا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی یہ کون تھا۔ مگر اسے کہیں نہ کہیں تھوڑا سا محسوس ہونے لگا تھا کہ جیسے اس شخص کی مدد لینی چاہیے اسے۔۔۔

مگر پھر اگلے ہی لمحے وہ اپنے سوچ کو جھٹکتی وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔

اسے صبح سکول جانا تھا۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے وہ چھٹیوں پر تھی۔۔۔ مگر اب اسے دوبارہ سے جوائن کرنا تھا۔۔۔

یہ جاب اس کے لیے بہت ضروری تھی۔۔۔اس کے گھر کا خرچہ اسی پر چل رہا تھا۔۔۔

پچھلے تین سالوں سے وہ ہی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔۔۔رخشندہ بچیاں چھوٹی ہونے کی وجہ سے نہیں نکل پائی تھی۔۔اور نہ انہوں نے ایسا کرنے دیا تھا۔۔

پر اب اس کا کہنا تھا کہ وہ اپنی بیٹوں کی زمہ داری خود اٹھانا چاہتی تھی۔۔عدت ختم ہونے کے بعد وہ بھی جاب کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔رودابہ کا یہی کہنا تھا کہ باہر نکلنا اتنا آسان نہیں ہوتا تھا۔۔

ان عورتوں کے لیے تو بالکل بھی نہیں جن کے گھر میں مرد جیسا مضبوط سہارا نہیں تھا۔۔۔لوگوں کی نظریں کھا جاتی تھیں۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"بہت افسوس ہوا آپ کے بھائی کے بارے میں سن کر۔۔۔"

وہ اپنی کلاسز لے کر سٹاف روم میں آ کر بیٹھی تھی جب اس کی کولیگ شائستہ نے اس کے پاس بیٹھتے افسوس کرتے کہا تھا۔۔

اس کی بات کے جواب میں روادبہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔مگر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔۔اسے شدت سے بھائی کی

یاد آئی تھی۔۔اور دل سے ان لوگوں کے لیے بدعا نکلی تھی جنہوں نے اس کے بھائی پر یہ ظلم ڈھایا تھا۔۔

وہ سب لوگ اسے گم صُم دیکھ کر اپنی باتوں میں مگن ہو گئی تھیں۔۔

"مس رودابہ آپ کو پرنسپل میم اپنے آفس میں بلا رہی ہیں۔۔۔"

وہ اپنے کام میں مصروف تھی جب اس بلاوے پر سر اثبات میں ہلاتے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"مے آئی کم ان میم۔۔۔"

پرنسپل کے آفس کے باہر گارڈز کو کھڑا دیکھ وہ تھوڑا گھبرا گئی تھی۔۔۔

مگر پھر ہلکا سا دروازہ ناک کرتے اس کے اندر جھانکا تھا۔۔۔

"کم ان کارودابہ۔۔۔۔ آپ ہی کا انتظار ہو رہا ہے۔۔۔"

پرنسپل نے سے اندر آنے کو کہا تھا۔۔جب اندر داخل ہوتے ہی سامنے ہی صوفے پر بیٹھے شخص کو دیکھ اس کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔۔

مارے خوف کے پورا وجود لرزنے لگا تھا۔۔۔اس شخص کی دی گئی سزا وہ بھولی نہیں تھی۔۔۔وہ پہلے بھی کتوں سے خوف کھاتی

تھی۔۔۔ مگر اب تو ان کے نام سے بھی جان جانے لگی تھی اس

کی۔۔

وہ اس وقت ڈارک براؤن قمیض شلوار کے اوپر ہم رنگ کوٹ پہنے

اپنی وجیہہ سحر انگیز شخصیت کے ساتھ وہ مغرور اور ظالم انسان

مونچھوں کو تاؤ دیتا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اس کی آنکھوں پر گلاسز سجی ہوئی تھیں۔۔۔

"آغا صاحب بات کرنا چاہتے ہیں آپ سے۔۔۔ آپ یہاں بیٹھ کر

آرام سے بات کر لیں ان سے۔۔۔"

پرنسپل اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔وہ باہر کی جانب بڑھ رہیں تھیں۔۔۔جب رودابہ کو ہوش آیا تھا۔۔

"مم مجھے کوئی بات نہیں کرنی اس شخص سے۔۔۔"

وہ گھبراہٹ زدہ انداز میں پرنسپل کا ہاتھ پکڑ گئی تھی۔۔

"آپ کو بات کرنی ہوگی مس رودابہ۔۔۔ سمجھداری اسی میں ہے۔۔۔آپ نہیں جانتیں کیا۔۔۔یہ سکول ان کا ہے۔۔۔ہم سب کی نوکریاں داؤ پر مت لگائیں۔۔

جو باتیں پریس کانفرنس میں کہیں ہیں آپ نے۔۔۔اسی بہادری کا

استعمال کر کے یہاں بھی کر دیں۔۔۔کیا پتا کوئی ڈیل ہو جائے۔۔

میری ریکوئیسٹ ہے ایک بار بیٹھ کر بات کر لیں۔۔"

پرنسپل نے اسے ہلکی آواز میں سمجھاتے اس جانب جانے کو کہہ دیا

تھا۔۔

وہ آفس سے نکل گئی تھیں۔۔۔رودابہ اب بھی وہیں کھڑی تھی۔۔

"تم نے کیا سوچ کر پریس کانفرنس میں میرے اور میرے خاندان

کے خلاف بکواس کی۔۔تمہیں کیا لگا یہ میڈیا اور عوام بچا لے گی

تمہیں۔۔۔"

وہ صوفے کی پشت پر بازو پھیلا کر شاہانہ انداز میں بیٹھتا سگار ہونٹوں سے لگاتا زہر خند لہجے میں اس سے مخاطب ہوا تھا۔۔

رودابہ نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔وہ اس شخص کے ساتھ تنہا اس کمرے میں ہرگز نہیں رکنا چاہتی تھی۔۔وہ تیزی سے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔مگر ہینڈل گھما کر کھینچنے پر اسے اندازہ ہوا تھا کہ دروازہ باہر سے لاک کر دیا گیا تھا۔۔

اسے اب ہر حال میں یہاں رک کر اس شخص کی بات سننی تھی۔۔۔ اس کے بغیر اس کا یہاں سے نکل پانا ناممکن تھا۔۔

مارے بے بسی کے اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔

وہ واپس پلٹی تھی۔۔۔

"یہاں آ کر بیٹھو۔۔۔"

اس شخص نے کھردرے لہجے میں اسے اپنے سامنے بیٹھنے کو کہا تھا۔۔۔

مگر وہ دروازے کے پاس اسے ہلی بھی نہیں تھی۔۔۔

"آپ کو لگتا ہے کہ اگر میں بھی ان سب لوگوں کی طرح ہوں، جن پر ظلم کر کے آپ ان کی آواز دبا دیتے ہیں تو یہ آپ کی بھول ہیں۔۔مجھے موت کا خوف نہیں ہے۔۔۔نہ کسی اور شے کا۔۔۔

آپ اپنے جتنے بھی گھٹیا ہتھکنڈے آزمالیں۔۔۔مجھے دبا نہیں سکتے۔۔۔"

وہ دروازے کے ساتھ لگی اسے بتا گئی تھی کہ وہ ڈرنے والوں میں سے نہیں تھی۔۔

آغا زرہام نے کچھ دیر اسے گھورا تھا۔۔۔اور پھر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اس کی انگلیوں میں دبا سیگریٹ ابھی بھی جل رہا تھا۔۔۔اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ روادبہ اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ گئی تھی۔۔۔

اسکی خوف کے مارے جان نکل رہی تھی۔۔۔ مگر وہ یہ بات سامنے نہیں لانا چاہتی تھی۔۔۔

بھاری قدموں کی چاپ اس کے قریب آرہی تھی۔۔۔۔ اسے لگا تھا یہ شخص اسکا گلا دبا دے گا۔۔۔

آغا زرہام نظامانی چلتا ہوا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اس کی سیاہ گلاسز سے سجی آنکھیں رودابہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

نیوی بلو کلر کے سادہ سے لباس میں ملبوس وہ لڑکی اپنے دوپٹے کو مضبوطی سے اپنی مٹھی میں جکڑے بے خوفی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ اس کا چہرا سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

گلابی گردن سے بال الجھے ہوئے تھے۔۔وہ بار بار ہونٹوں پر زبان پھیر کر خود کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ زرہام نظامانی کو یہ بات سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ وہ کس قدر ڈری ہوئی تھی اس وقت۔۔۔

اس کی پہلی ملاقات کی چھوڑی گئی چھاپ صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔پھر بھی اس لڑکی میں بہت ہمت تھی کہ وہ اسکے سامنے ڈٹ کر کھڑی تھی اب بھی۔۔۔

"تم دنیا میں قیامت بھی برپا کر لو نا۔۔۔میرا یا میرے خاندان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔۔۔تمہاری اتنی اوقات نہیں ہے مگر صرف اپنے

گھر والوں کے سکون کی خاطر میں تمہیں یہ وضاحت ایک بار ہی دینا

چاہوں گا کہ میرے تمہارے بھائی کا قتل ہمارے خاندان کے کسی

فرد نے نہیں کیا۔۔

ہم نے معافی دی تھی اسے۔۔۔اسے قتل کر کے کس نے یہ دشمنی

نکالی۔۔میں نہیں جانتا۔۔۔

نہ میرے پاس اتنا وقت ہے کہ میں دوسروں کے کیس کی

انکوائریاں کروں۔۔۔میں بس اتنا کہنا چاہوں گا کہ اگر یہ قتل

میرے خاندان کے کسی فرد نے کیا بھی ہوتا تو تب بھی تم ہمارا کچھ

نہیں بگاڑ سکتی تھی۔۔

اب جب کسی نے کچھ کیا ہی نہیں ہے تو پھر تمہارا یہ ہنگامہ کرنا اور بلاوجہ الجھنا تمہارے لیے بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔ اپنا مزید نقصان مت کرو۔۔۔"

وہ پہلی بار اس سے نرمی سے بات کر رہا تھا۔۔۔ اس سے زیادہ نرم نہیں ہو سکتا تھا وہ اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔

جس نے اس کے خاندان کو بدنام کرنے کے لیے پروپیگنڈے شروع کر رکھے تھے۔۔۔

جبکہ اس کی نرمی میں بھی سفاکیت گھلی تھی۔۔۔

"آپ مجھے وضاحت دے رہے ہیں یا دھمکا رہے ہیں۔۔۔ آپ نے اس دن کو غیر انسانی سلوک کیا میرے ساتھ۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔اس کے بعد بھی میں یقین کروں گی آپ کے اس جھوٹ پر۔۔۔

میرے بھائی کی کبھی کسی سے کوئی دشمنی نہیں رہی۔۔۔ آپ اور آپ کا خاندان قاتل ہے میرے بھائی کا۔۔۔میں سزا دلوا کر رہوں گی آپ کو۔۔۔ مجھ سے جو بن پڑا کروں گی۔۔"

وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔

جب سامنے کھڑا آغاز رہام نظامانی اس کے قریب ہوا تھا اور اس کی گردن کو اپنی مٹھی میں جکڑ گیا تھا۔۔۔

"میں ایسی نوبت ہی نہیں آنے دوں گا۔۔۔ جان سے مار دوں گا تمہیں۔۔۔۔ اس سے زیادہ مہلت میں کسی کو نہیں دیتا۔۔"

اس کی بے رحم انگلیاں روداب کو اپنی گردن میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔ اس کی گرفت بہت سخت تھی۔۔۔ جیسے وہ آج واقعی اس کی جان نکال دے گا۔۔۔

روداب نے اس کی گرفت اپنی گردن سے ہٹانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ سے زرہام کے ہاتھ کو نوچ دیا تھا۔۔۔

جب وہ اس کے اس ہاتھ کو انتہائی سختی سے اس کی کمر کے پیچھے موڑ گیا تھا۔۔مارے درد کے رودابہ کے پورے وجود میں زہر دوڑ گیا تھا۔۔

اس کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔جب بچاؤ کی کوشش کرتے اس کا ہاتھ آغازرہام نظامانی کے سینے پر آن ٹھہرا تھا۔اس نے اس کے گریبان کو مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔

اس کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔۔زرہام نے قہر آلود نگاہوں سے اس کا بے حد سرخ پڑتا چہرا دیکھا تھا۔۔۔

وہ اس وقت اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔اس کی دودھیا گردن

سے لپٹے بال زرہام کے مضبوط ہوتا ہے شکنجے کے نیچے دبے ہوئے

تھے۔۔۔وہ لڑکی سسک رہی تھی۔۔۔وہ ابھی مرنا نہیں چاہتی

تھی۔۔

لڑائی شروع ہونے سے پہلے وہ مات کو اپنے حصے میں نہیں لکھوانا

چاہتی تھی۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کا انجام دیکھ کر لوگ انصاف کی فریاد کرنا

چھوڑ دیں۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر زرہام کے ہاتھ پر گرے تھے۔۔۔اور یہ وہ لمحہ تھا جب وہ شخص اس کی گردن سے اپنا ہاتھ ہٹا گیا تھا۔۔۔اس نے اپنے دونوں ہاتھ کھینچ لیے تھے۔۔۔

رودابہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتے اس کے قدموں میں جا گری تھی۔۔۔وہ بری طرح سے کھانس رہی تھی۔۔

اس کا سر چکرا رہا تھا۔۔وہ بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔

اس کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

زرہام بھی اسکے مقابل بیٹھا تھا۔۔۔رودابہ کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

"میرے خاندان کا ہر فرد تمہاری موت چاہتا ہے۔۔۔ان کا کہنا ہے

کہ تمہیں ایسی عبرت ناک سزا ملنی چاہیے کہ آئندہ کوئی ہمارے

خاندان کے بارے میں کچھ بولنے کا سوچ بھی نہ سکے۔۔۔

مگر نجانے کیوں مگر میں تمہیں مہلت دے رہا ہوں۔۔۔اس دن

کی طرح آج بھی مہلت دے دی میں نے تمہیں۔۔ناجائز فایدہ

مت اٹھاؤ اس مہلت کا۔۔۔ سبق سیکھو اور پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔

ورنہ یہ آواز دبانا میرے جیسے انسان کے لیے بالکل بھی مشکل نہیں

ہے۔۔۔"

وہ اس کے قریب جھکا اسے وارن کر رہا تھا۔۔۔رودابہ کا دوپٹہ اس کے کندھوں سے پھسل چکا تھا۔۔۔

اسے اس وقت اپنا ہوش نہیں تھا۔۔۔اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔گلابی ہونٹ بری طرح سے لرز رہے تھے۔۔۔آنکھوں میں درد، اذیت اور بے پناہ خوف تھا۔۔۔

زرہام نظامانی کچھ لمحوں کے لیے اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا اس منظر سے۔۔۔

اس لڑکی نے کانپتے ہاتھوں سے اس کے گریبان کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔

"تم طاقت میں مجھ سے اوپر ہو۔۔اس لیے مجھے حقیر سمجھ کر یہ سب جو کر رہے۔۔۔میں اس کا بدلہ لینے کی طاقت نہیں رکھتی۔۔۔مگر یاد رکھنا میرا اللہ سب دیکھ رہا ہے۔۔

میری بد دعا ہے کہ وہ ایک دن تمہیں بھی ایسی ہی تکلیف سے گزارے۔۔تم بھی تڑپو اور سسکو۔۔۔اور اللہ کرے وہ دن دیکھنے کے لیے میں زندہ رہوں تب تک۔۔۔اس ایک ایک ظلم کا حساب تمہیں دینا پڑے گا آغاز رہام نظامانی۔۔۔

تمہارا یہ غرور اور تکبر تمہاری بربادی کا باعث بنے گا۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتی ایک لمحے کے لیے مقابل کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ سر جھٹک گیا تھا۔۔۔ اسے ان سب باتوں سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

"نہ ایسا کوئی دن کبھی آئے گا اور جیسی تمہاری حرکتیں ہیں۔۔۔ نہ تم اتنا لمبا عرصہ زندہ رہنے والی ہو۔۔۔ بہت جلد تمہیں تمہارے بھائی کے پاس پہنچا دوں گا میں۔۔۔"

وہ اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے پیچھے جھٹکتا اٹھا تھا اور دروازہ کھولتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

رودابہ کے آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی۔۔۔

"اللہ جی آپ دیکھ رہے ہیں نا۔۔۔یہ لوگ کتنے ظالم ہیں۔۔۔اس شخص کو کبھی سکون نہ بخشنا۔۔۔ایسے برے انسانوں کا انجام برا ہی رکھنا۔۔۔میرے بھائی کا مار دیا مگر انہیں کسی قسم کا خوف خدا نہیں ہے۔۔۔"

وہ بری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔اسے ہوش نہیں رہا تھا کہ وہ اس وقت پرنسپل کے آفس میں زمین پر بیٹھی ہے۔۔اس کی گردن اور بازو میں بہت زیادہ درد ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے اپنا دوپٹہ سمیٹ کر درست کیا تھا۔۔۔جب اسی لمحے پرنسپل صاحبہ اندر داخل ہوئی تھیں۔۔

"رودابہ۔۔۔"

وہ اس کے پاس آن بیٹھی تھیں۔۔۔ان کی آنکھوں میں بھی نمی تھی۔۔۔

جبکہ رودابہ نے خفگی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔انہوں نے جاب سے نکال دینے کی دھمکی دی تھی۔۔۔مجھے اسی خاطر یہ کرنا پڑا۔۔۔"

اس کا ہاتھ پکڑتے وہ بچارگی سے بولی تھیں۔۔۔جو سن کر رودابہ ڈھیلی پڑ گئی تھی۔۔۔وہ کسی کو بھی اپنی وجہ سے نقصان کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

"میرا مشورہ مانو اور یہ ضد چھوڑ دو۔۔۔تم ان لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔۔۔"

انہوں نے اپنی جانب سے اسے مخلص مشورے سے نوازا تھا۔۔۔

"میں کوئی ضد نہیں کر رہی میم۔۔۔نہ مجھے یہ سب سہنے کا کوئی شوق ہے

۔۔میرا جوان بھائی قتل ہوا ہے۔۔۔۔میری معصوم بھتیجیاں یتیم ہوئی ہیں۔۔۔میری ماں کا سہارا چھن گیا ہے۔۔۔میری بھابھی کو جوانی میں بیوگی کی چادر اوڑھا دی گئی ہے۔۔۔۔اور آپ لوگوں کو لگتا ہے کہ میں یہ سب شوقیہ کر رہی ہوں۔۔

آپ چاہتی ہیں ان ظالموں کو ایسے ہی کھلا چھوڑ دوں۔۔۔تاکہ کل کو کسی اور کا گھر ایسے ہی اجڑ جائے۔۔۔'

وہ ان کی بات پر ہذیانی انداز میں چیخ پڑی تھی۔۔۔

دنیا والے تب تک آپ کو دکھ نہیں سمجھ سکتے تھے۔۔۔جب تک وہ خود اس دکھ سے نہ گزرے ہوں۔۔۔

ورنہ تو سب کو دوسروں کا درد ڈھونگ ہی لگتا تھا۔۔۔

اس کی بات سن کر پرنسپل شرمندہ سی ہوئی تھیں۔۔۔اور جھجک کر اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

"آئم سوری مگر وہ آغا صاحب نے تمہیں جاب سے نکال دیا ہے۔۔۔"

انہیں دکھ ہوا تھا۔۔۔وہ جانتی تھیں کہ وہ اکیلی اپنی کمائی سے گھر کا خرچ اٹھا رہی تھی۔۔۔

وہ تلخی سے مسکرا دی تھی اس شخص کی کم ظرفی پر۔۔۔ورنہ وہ خود پہلے سے ارادہ کر چکی تھی کہ وہ ایسی جگہ مزید جاب نہیں کر سکتی تھی۔۔۔جو جگہ ان لوگوں کی ملکیت ہو۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی بی ہم یہ ایف آئی آر درج نہیں کر سکتے۔۔۔آپ جائیں کسی اور تھانے۔۔۔ہمیں اپنی نوکری بہت عزیز ہے۔۔"

وہ آج کوئی پانچویں بار یہاں آ رہی تھی۔۔۔مگر یہ لوگ اس کی رپورٹ درج ہی نہیں کر رہے تھے۔۔۔

ایکشن لینا تو دور کی بات تھی۔۔۔

"یہ واقع آپ کے حدود میں ہی پیش آیا ہے۔۔۔ آپ ہی اس کی رپورٹ درج کریں گے۔۔۔'

رودابہ کا آب غصہ آنے لگا تھا۔۔۔ سامنے بیٹھے انسپکٹر کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ وہ اس بار کیسا انتظام کر کے آئی تھی۔۔

"بی بی جاؤ یہاں سے۔۔۔ دماغ خراب مت کرو۔۔۔ ہمارے پاس اور بھی بہت کام ہے۔۔۔"

وہ انتہائی بدتمیزی سے بولا تھا۔۔ جب اسی لمحے پولیس اسٹیشن کا داخلی دروازہ کھلا تھا اور تین سے چار نیوز چینلز کے نمائندے اندر

داخل ہوئے تھے۔۔۔ان کے ہاتھوں میں کیمرے اور مائیک موجود تھے۔۔۔

"جی ناظرین تو یہ ہیں وہ انسپکٹر صاحب۔۔جو اب تک رپورٹ درج نہیں کر رہے۔۔۔ان کا کہنا ہے کہ اگر کوئی غریب آدمی ہوتا تو اس کے خلاف یہ رپورٹ درج کر دیتے۔۔ مگر ایک طاقتور خاندان کے خلاف رپورٹ درج کر کے یہ ایسا گناہ اپنے سر نہیں لکھوانا چاہتے۔۔۔"

وہ سب لوگ ایک ساتھ بول رہے تھے۔۔اور تھانے کے اندر سب کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے۔۔۔

آج کل کے دور میں میڈیا کی طاقت کتنی تھی۔۔ اس سے بات سے کوئی انکاری نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

رودابہ نے مسکرا کر مائیک اٹھائے کھڑی عندلیب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہ کوئی اصلی میڈیا والے نہیں تھے۔۔ آغا خاندان نے بہت سارے چینلز کو خرید لیا تھا۔۔۔ یہ عندلیب اور اس کے دوست تھے۔۔ جو میڈیا کے جعلی کارڈ بنوا کر اس کی مدد کے لیے آئے تھے۔۔

سوشل میڈیا کی طاقت ابھی بھی ان کے ساتھ تھی۔۔۔ وہ اسے استعمال کر سکتی تھی۔۔۔ عندلیب نے ہی اسی مشورہ دیا تھا۔۔

اور اب اسی کے زور پر وہ ایف آئی آر درج کروانے کی کامیاب

ہو چکے تھے۔۔

اور ساتھ ہی انسپکٹر کا ایک چھوٹا سا بیان بھی ریکارڈ کر لیا تھا۔۔۔

جس میں وہ فوری ایکشن لینے کی بات کر رہا تھا۔۔۔

اگلے چند گھنٹوں میں یہ خبر سوشل میڈیا پر پھیل گئی تھی۔۔۔ کہ آغا

خاندان کے سربراہ آغا نصیر نظامانی پر ایف آئی آر درج کر دی گئی

ہے۔۔

"یہ کیا بکواس ہے۔۔۔؟؟ اتنی جرأت کے ہمارے خلاف رپورٹ

درج کر لی۔۔۔۔"

نصیر صاحب نے ریموٹ اٹھا کر فرش پر دے مارا تھا۔۔۔

"میں کہہ رہا ہوں آپ سے مروا دیں اس لڑکی کو۔۔۔اسی میں فائدہ ہے ہمارا۔۔۔ورنہ اس کے تیور نہیں لگ رہے کہ اس کی زبان بند ہو گی ایسے ہی۔۔۔"

رحیم نظامانی اب بھی اپنی بات پر قائم تھے۔۔

"مروا دیں تاکہ پھر مزید تماشا لگ جائے۔۔۔یہ لڑکی آخر چاہتی کیا ہے۔۔۔اس کے پیچھے اگر ہمارے کسی دشمن کا ہاتھ نہیں ہے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ خود ہی اپنے کسی مقصد کے تحت یہ کر رہی ہے۔۔"

نصیر نظامانی کا بھی غصے سے برا حال تھا۔۔۔

"بابا آپ ایک لڑکی کو قتل کرنے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔ جو اپنے بھائی کے لیے انصاف مانگ رہی ہے۔۔۔؟؟"

عدیلہ نے بے یقینی سے باپ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بیٹا آپ کو ان معاملات کا نہیں پتا۔۔۔ ان عورتوں کے بہت مقاصد ہوتے ہیں۔۔۔ آپ کو ان معاملات کی سمجھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔"

رحیم صاحب نے بیٹی کو نرمی سے جواب دیتے کہا تھا۔۔

"کیا مقصد ہے اس کا۔۔۔؟؟اس رات جس طرح سے وہ یہاں

آئی۔۔۔اور جو سلوک کر کے زرہام بھائی نے اسے یہاں سے

نکالا۔۔مجھے تو اس میں یہی مقصد نظر آرہا ہے کہ وہ واقعی میں

انصاف چاہتی ہے۔۔"

عدیلہ اس ظاہری چمک دھمک میں اپنی انسانیت داؤ پر نہیں لگا سکتی

تھی۔۔۔

گھر کے باقی افراد خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔زرہام بھی

اسی وقت اندر داخل ہوا تھا۔۔

"آپ لوگوں کو پتا ہے کہ اس کے بھائی کا قتل کس نے کیا ہے؟؟

اگر آپ جانتے ہیں تو اس انسان کو سامنے لے کر آئیں۔۔۔اس

لڑکی کو بھی انصاف مل جائے گا اور ہمارے خاندان کا نام بھی اس

طرح سے نہیں اچھالا جائے گا۔۔۔"

عدیلہ کی بات پر ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

"جس شخص نے شمریز پر گولیاں چلائی ہیں۔۔۔وہ اسی دن شہر چھوڑ

کر بھاگتے ہوئے ایکسیڈنٹ میں مارا گیا ہے۔۔"

بچوں کو انوالو ہوتے دیکھ نصیر صاحب نے جواب دیا تھا۔۔۔

زرہام خاموشی سے سب دیکھ رہا تھا۔۔ اس نے وکیل سے بات کر کے نصیر صاحب کی قبل از گرفتاری ضمانت کروالی تھی۔۔

اس لیے وہ اس جانب سے مطمئین تھا۔۔۔ مگر اس چھٹانک بھر کی لڑکی نے اس کے خوف کے باوجود جو ہمت دکھائی تھی۔۔۔ اس کی ثریا نے غصے سے پھٹنے لگی تھیں۔۔

"میرے خیال میں ہمیں مردوں کی باتوں میں نہیں بولنا چاہیے عدیلہ۔۔۔۔ ہم ان کے جتنی سمجھ نہیں رکھتے ان معاملات میں۔۔۔ اور رہی بات اس لڑکی کی۔۔۔ تو لالچی لڑکی ہے وہ۔۔ پہلے دن سے اس کا مقصد سمجھ آرہا ہے۔۔۔

پیسے چاہئیں اسے۔۔۔اسی دن پچاس لاکھ یا کروڑ اس کے منہ پر مار دینا چاہیے تھا۔۔۔دوبارہ نام بھی نہ لیتی۔۔۔"

تمنا نے عدیلہ کو تنبیہی نگاہوں سے دیکھتے رودابہ کا ذکر کرتے نفرت سے کہا تھا۔۔۔جبکہ اس کی بات پر شگفتہ بیگم نے زرہام کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ایک بار اسے آفر کر کے دیکھو بیٹا۔۔۔کیا پتا یہ معاملہ یہیں رفع دفع ہو جائے۔۔۔"

شگفتہ بیگم کی بات پر باقی سب نے بھی اتفاق کیا تھا۔۔

"آپ سب کیوں اس میں اتنا انوالوا اور پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔

ایسے چھوٹے موٹے مسائل تو پہلے بھی چلتے ہی رہتے ہیں۔۔۔

جہاں دشمنیاں بہت ہوں وہاں یہ سب ہوتا ہے۔۔۔ کسی کی بھی

سازش ہو سکتی ہے یہ۔۔ آپ لوگ فکر مت کریں۔۔۔

ہم غلطی پر نہیں ہیں۔۔۔ تو کوئی ان جھوٹی ایف آئی آروں سے

ہمارا کچھ بگاڑ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔

آپ سب لوگ آرام سے رائنہ کی شادی کی تیاریاں کریں۔۔۔ اور

اس لڑکی اور اس معاملے کو مجھ پر چھوڑ دیں۔۔۔"

زرہام نے ان سب کو اس فکر سے آزاد کیا تھا۔۔وہ اپنے گھر والوں کو ایسے پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

اس کی جانب سے بھرپور تسلی دلانے پر ماحول ایک دم سے نارمل ہوا تھا۔۔

"تھینک یو بھائی صرف آپ کو ہی خیال ہے میرا۔۔۔آپ دنیا کے سب سے بیسٹ بھائی ہیں۔۔۔"

رائنہ اس کے اس آکر بیٹھتی اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔

زرہام نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اس نے خود سے عہد کیا تھا کہ وہ ان سب کو بیرونی سازشوں سے بچا کر رکھے گا۔۔۔

یہ مسکراہٹیں ماند نہیں پڑنی چاہیے تھیں۔۔۔

ان پر بری نظر ڈالنے والوں کا انجام برا ہونے والا تھا اس کے ہاتھوں۔۔۔

سب لوگ اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔ ارباز نے رحیم صاحب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جن کی نظریں نصیر صاحب پر تھیں۔۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں کیا اشارے ہوئے تھے یہ ان تینوں کے علاوہ کسی کو سمجھ نہیں آئے تھے۔۔۔

زرہام فون پر بات کرتا وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔ وہ کافی دنوں سے راحیل لوگوں سے ملنے نہیں گیا تھا۔۔۔

اس کا آج وہیں جانے کا ارادہ تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

جاب چھوٹے ہفتے سے اوپر ہو چکا تھا۔۔ مگر ابھی تک اسے کوئی ڈھنگ کی جاب نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔

اسے اس کیس کے لیے کوئی اچھا سا وکیل کرنا تھا۔۔۔ جس کے لیے اسے پیسوں کی شدید ضرورت تھی۔۔۔ اسے ہر حال میں کوئی جاب چاہیے تھی۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے وہ روز گھر سے نکلتی تھی اور پر پورا دن ایک کے بعد دوسری سکول، دفتر اور ہوٹلز میں انٹرویو دینے کے بعد وہ تھکی ہاری رات دس بجے کے قریب گھر لوٹتی تھی۔۔۔

اس کے پاس ٹیکسی کا کرایہ دینے کے پیسے نہیں تھے۔۔ اس لیے وہ صبح پیدل اور رات کو لوکل بس پر سفر کرتی تھی۔۔۔

مگر پچھلے دو دنوں سے اس نے نوٹ کیا تھا کہ دو تین اوباش لڑکے اس کے پیچھے بس سے اتر جاتے تھے۔۔۔ اور پھر گھر تک اس کا پیچھا کرتے تھے۔۔۔ پہلے تو وہ تیز تیز قدموں سے بنا کچھ بولے گھر آجاتی تھی۔۔۔

ان کی جانب سے کوئی حرکت نہیں کی گئی تھی۔۔۔ مگر آج بس سٹاپ پر اس کے پیچھے اترتے ہی انہوں نے جملے کسنے شروع کر دیئے تھے۔۔۔ اس کے بالکل پیچھے چلتے وہ انتہائی نازیبا بکواس کرنے لگے تھے۔۔۔

وہ جگہ بالکل سنسان تھی۔۔۔اگر وہ وہاں رک کر انہیں جواب دینے کی کوشش بھی کرتی تو اپنا نقصان تھا۔۔۔

اس لیے وہ تیز قدموں سے بھاگتے آگے بڑھنے لگی تھی۔۔۔اس کے گھر کو جاتا گلی کا راستہ تاریک اور سنسان تھا۔۔ان لوگوں سے بچنے کے لئے وہ گلی پر جانے کے بجائے دوسرے راستے پر بھاگنے لگی تھی۔۔۔

اسے بھاگتے دیکھ اسے پکڑنے کے لیے وہ بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگے تھے۔۔۔

وہ اندھادھند بھاگ رہی تھی۔۔۔ان لڑکوں کے ارادے اسے آج خطرناک لگے تھے۔۔ان کی باتوں سے لگ رہا تھا جیسے انہوں نے نشہ کرر کھا ہے۔۔

روداب بہت زیادہ خوفزدہ ہوگئی تھی۔۔۔تیز تیز بھاگتے اسے اندازہ نہیں ہوا تھا کہ وہ مین روڈ پر آچکی تھی۔۔۔جہاں گاڑیاں بہت تیز رفتاری کے ساتھ جارہی تھیں۔۔۔

"تک جاؤ لڑکی۔۔۔کہاں تک بھاگو گی۔۔۔یہاں تمہیں بچانے والا کوئی نہیں ہے۔۔۔آجاؤ ہمارے پاس۔۔۔بچ کر کہیں نہیں

جا سکتی تم۔۔۔ بہت دنوں سے نظر تھی اس پر۔۔۔ آج تو کسی قیمت پر نہیں چھوڑنا اسے۔۔۔"

ایسے بہت سارے جملے ابھی بھی اسے سنائی دے رہے تھے۔۔۔

اس نے روڈ خالی دیکھ دوسری سائیڈ پر جانا چاہا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا گاڑیاں دور ہیں۔۔۔

مگر آنسوؤں سے دھندلائی آنکھیں زیادہ آگے تک نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔ وہ بیچ روڈ میں تھی جب اچانک ایک گاڑی اسے اپنی جانب آتے دکھائی دی تھی۔۔۔

اس نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔اب موت سر پر پہنچ چکی

تھی۔۔۔

مگر گاڑی میں بیٹھے شخص نے ایک دم سے بریک لگادی تھی۔۔

گاڑی کے ٹائر بہت زوردار آواز کے ساتھ چرچرائے تھے۔۔۔

چند انچ کے فاصلے پر گاڑی رکی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکے جو پیچھے رک گئے تھے۔۔۔اسے بچتے دیکھ وہ تیزی سے اس

کی جانب بڑھے تھے۔۔تب تک گاڑی کے اندر موجود شخص بھی

باہر نکل آیا تھا۔۔

گاڑی کی روشنی اتنی تیز تھی کہ رودابہ آنکھیں کھولتے رخ موڑ گئی

تھی۔۔۔روشنی پڑنے پر اسے احساس ہوا تھا کہ وہ اس وقت بنا

دوپٹے کے تھی۔۔

اس کا دوپٹہ کہیں پیچھے گر گیا تھا۔۔

"چلو ہمارے ساتھ۔۔۔"

ان لڑکوں میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اس کا بازو کھینچا تھا۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

وہ چیخی تھی۔۔۔جب اسی لمحے اس کے بازو کو جھٹکا لگا تھا۔۔۔کیونکہ گاڑی والا شخص اس لڑکے کو ایک زوردار مکہ رسید کر چکا تھا۔۔۔وہ اس کا بازو چھوڑتا درد سے بلبلاتا ہوا روڈ پر جا گرا تھا۔۔۔

رودابہ نے مڑ کر اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس پر نظر پڑتے ہی وہ اپنی جگہ پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔

سیاہ لباس پر سیاہ کوٹ پہنے وہ بھی سرد نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔اسنے اپنا کوٹ اتار کر رودابہ کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

رودابہ کی آنکھوں سے مارے بے بسی کے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

اسے وہ شخص ڈھانپ رہا تھا۔۔ جو اس کے بھائی کا قاتل تھا۔۔ وہ کیوں اس شخص سے ٹکرا رہی تھی بار بار۔۔۔

گاڑی بیچ روڈ پر رکنے کی وجہ سے وہاں لوگوں کی بھیڑ لگنے لگی تھی۔۔۔ رودابہ نے اس کا کوٹ لے کر خود کو کور کیا تھا۔۔

"گاڑی میں جا کر بیٹھو۔۔۔"

اس نے لوگوں کی نظروں سے بچنے کے لئے اسے کہا تھا۔۔۔ رودابہ کے ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔

لوگ ان کی ویڈیوز بنا رہے تھے۔۔۔ اس وقت اس کا دماغ ماؤف ہوا تھا۔۔۔

ساری بہادری جیسے اس پل دن توڑ گئی تھی۔۔۔یہ سب کیوں ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

اگر ابھی وہ ان لوگوں کے ہتھے چڑھ جاتی تو۔۔۔اس سے آگے سوچا ہی نہیں گیا تھا اس سے۔۔۔

پچھلے ایک مہینے کی بے خوابی اور تھکن، اذیت سے چور اس کے دماغ اس پل جیسے ہمت پر گیا تھا۔۔۔۔

وہ چاہنے کے باوجود اپنے اعصاب پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔اس کا سر چکرا یا تھا۔۔۔

اور وہ گرنے کے خوف سے بے اختیاری اور غائب دماغی کے عالم میں سامنے کھڑے آغاز زرہام نظامانی کا بازو اپنی مٹھی میں جکڑ گئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی زرہام نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کی نازک کمر میں اپنا بازو حمائل کرتے اسے اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔

اس کے گارڈز ان تینوں لڑکوں کی درگت بنا کر انہیں پچھلی گاڑی میں پھینک چکے تھے۔۔۔ اس گاڑی میں وہ اکیلا تھا اور خود ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

وہ ایک مصروف شاہراہ تھی۔۔۔جہاں گاڑی رکنے کی وجہ سے پیچھے گاڑیوں کا رش لگ چکا تھا۔ہارن کی زور دار آوازوں کے ساتھ ہر دوسرے بندے کا کیمرہ آن تھا۔۔

اس لڑکی کو زرہام نظامانی کی جانب سے کوٹ دیا جانا اور اس کا پہن لینا۔۔۔

اور پھر گرتے ہوئے بھی زرہام کا بازو پکڑنا۔۔۔زرہام کا اسے بانہوں میں اٹھا کر اپنی گاڑی میں ڈالنا۔۔۔

چھوٹی سے چھوٹی چیز کیمروں میں ریکارڈ ہو چکی تھی۔۔۔

اسے پچھلی سیٹ پر ڈالتا وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔

گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھاتے اس نے ایک نظر بیک ویو مرر پر ڈالی تھی۔۔۔

جہاں اس لڑکی کو چہرا واضح دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ معصوم چہرا اور حسین نقوش۔۔۔۔

کٹاؤ دار ہونٹ آپس میں پیوست تھے۔۔۔۔ بالوں کی لٹیں چہرے اور گردن کے ساتھ چپکی ہوئی تھیں۔۔

اس کے کوٹ میں ملبوس وہ لڑکی اس وقت نادانی میں جو کر چکی تھی۔۔ اس کے شاید اب آگے کی ساری زندگی پچھتانے والی تھی۔۔۔

آغاز رہام نظامانی کے مونچھوں تلے دبے اعنابی ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

اسی لمحے اس کے موبائل پر ایک نوٹیفکیشن ریسیو ہوا تھا۔

جس پر جو نیوز اور ساتھ ویڈیو چل رہی تھی۔۔۔ اس کی بھوری آنکھوں میں پہلے ناگواری اور پھر کچھ سوچ کر ایک مکروہ مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔

اس کے خاندان پر جب کوئی بلاوجہ انگلی اٹھائے گا تو وہ رسوا بھی ہو گا اور ذلیل بھی۔۔۔

اس نے موبائل ڈیش بورڈ پر پٹخا تھا اور سگار سلگھاتے گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کر دی تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں غیر ارادی طور پر بار بار بیک ویو مرر پر اٹھ رہی تھیں۔۔۔۔وہ ابھی بھی ایسے ہی بے سدھ پڑی تھی۔۔۔

اس نے گاڑی اس کے گھر کے راستوں پر موڑ دی تھی۔۔۔

ان گزرے دنوں میں اس لڑکی کے حوالے سے سب لگے جان چکا تھا وہ۔۔۔۔وہ اپنے دوست اور دشمن دونوں کے معاملے میں پوری طرح سے باخبر رہنے کو ترجیح دیتا تھا۔۔

گاڑی سے نکل کر اس نے دروازے پر بیل دی تھی۔۔۔جو فوراً

کھول دیا گیا تھا۔۔۔

جیسے اندر موجود خواتین پہلے سے انتظار میں کھڑی ہوں۔۔۔

"آپ۔۔۔۔؟؟؟"

تہمینہ بیگم اسے سامنے کھڑے دیکھ پریشانی اور گھبراہٹ کا شکار

ہوئی تھیں۔۔۔۔

وہ پہلے ہی ابھی تک روداب کے نہ پہنچنے پر پریشانی سے بے حال ہو

رہی تھیں۔۔۔

زرہام نے انہیں مختصر سے انداز میں ساراواقع بتایا تھا۔۔۔جو سنتے

اس ماں کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

"مم میری بچی ٹھیک تو ہے نا۔۔۔"

وہ تیزی سے اس کی گاڑی کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔اس نے آگے

بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

مگر تہمینہ بیگم سے اکیلے روداب کو نکالنا مشکل تھا۔۔۔

وہ انہیں پیچھے رکنے کا کہتا آگے بڑھا تھا۔۔اور اپنی گلی میں اتنی بڑی

گاڑیاں اور گارڈز دیکھ ارد گرد گھروں سے نکلتے محلے والوں کی پرواہ

کیے بغیر۔۔۔یا پھر جان بوجھ کر وہ اس لڑکی کو پھر سے اپنی باہوں

میں اٹھا گیا تھا۔۔۔۔

رخشندہ عدت کی وجہ سے باہر نہیں آ سکتی تھی۔۔۔ آغا زرہام

نظامانی اور گارڈز کو دیکھ اور کوئی مدد کرنے کے لیے آگے آیا ہی

نہیں تھا۔۔۔ تہمینہ بیگم نے بے بسی کے عالم میں یہ منظر دیکھا

تھا۔۔۔

وہ جانتی تھیں کہ اب اس کے بعد کیا ہونے والا تھا۔۔۔ مگر وہ دکھ

اور صدموں سے ٹوٹی ماں۔۔ اس وقت اتنے عجیب سے احساس

میں گھری ہوئی تھی۔۔۔ کہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پائی تھیں۔۔۔

وہ اندر آتا اسے بیڈ پر ڈال گیا تھا۔۔ ان کا گھر بہت زیادہ چھوٹا تھا۔۔۔ جس میں بنیادی ضروریات بھی میسر نہیں تھیں۔۔۔

"کیا میں آپ سے بات کر سکتا ہوں۔۔۔؟"

زرہام نے گم صُم سی کھڑی تہمینہ بیگم کو مخاطب کرتے پوچھا تھا۔۔

"جی بیٹا۔۔۔ آئیں بیٹھیں۔۔۔۔"

اُنہوں نے اسے باہر پڑی کرسی پر بیٹھنے کو کہا تھا۔۔۔اور خود بھی سامنے کرسی پر بیٹھ گئی تھیں۔۔۔

"شمریز ہمارا بہت اچھا ملازم تھا۔۔۔بد قسمتی سے چاچو کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا۔۔۔اور شمریز پر جو الزامات لگے۔۔۔میں اس وقت ملک سے باہر تھا۔۔۔ نہیں جانتا اس میں اصل مجرم کون تھا۔۔۔اور شمریز کا نام لیکر اسکو پھنسانے کی سازش کس نے کی۔۔۔ مگر جب میں ملک واپس آیا۔۔۔تو مزید تحقیقات کروا کر شمریز کی رہاعی پر رضامند کیا سب کو۔۔۔

ہمارے بہت سارے دشمن ہیں۔۔ اور شاید اس معاملے کا شکار ہونے کی وجہ سے شمریز کے بھی۔۔۔ جس سازش کا شکار ہو اوہ اور مارا گیا۔۔۔

جو نہ میں نے کیا اور نہ میرے گھر کے کسی فرد نے۔۔۔ ہم اسے آزاد کر کے خود ہی کیوں مروائیں گے۔۔۔ اگر قانون کو خود ہی ہاتھ میں لینا ہوتا تو اسے جیل بھیجنے سے پہلے مروا دیتے۔۔

ہمیں بھی شمریز کی موت کا بہت افسوس ہے۔۔۔۔ ہر انسان کی زندگی اس کے گھر والوں کے لیے بہت قیمتی ہوتی ہے۔۔۔ یقیناً آپ کے لیے جیسے آپ کا بیٹا اہم تھا ویسے ہی بیٹی بھی ہو گی۔۔۔"

اس پوری بات کی دوران تہمینہ بیگم سر جھکائے آنسو بہاتی رہی تھیں۔۔۔

زرہام کی نگاہیں بھی میز کی سطح پر تھیں۔۔رودابہ کے ذکر پر تہمینہ بیگم نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔۔۔

"آپ کی بیٹی جو کر رہی ہے اسے ہمیں نقصان ہو گا یا نہیں۔۔مگر اس کی پوری زندگی برباد ہو جائے گی۔۔۔وہ ہم سے لڑنے کے چکر میں ہمارے دشمنوں کی نظر میں بھی آچکی ہے۔۔۔دنیا بہت ظالم ہے۔۔

بہت بڑی نظریں ہیں اس پر۔۔۔جو اسے برباد کر دیں گی۔۔۔

اس نے ایف آئی آر کروائی ہے۔۔بنا کسی ثبوت و گواہ کے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔۔۔یا تو وہ ایسے ہی ختم ہو جائے گی۔۔اور اگر یہ کیس عدالت تک گیا تو۔۔۔ہم اسے لڑنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔۔۔

لیکن جو شریف لوگ ہوتے ہیں وہ اپنے خاندان کا ایسے عدالت میں تماشا لگتا نہیں دیکھ سکتے۔۔

اسے سمجھا لیں۔۔۔اسی کا فائدہ ہے۔۔۔آپ خواتین ہیں۔۔۔ آپ کی حفاظت کرنے کے لیے کوئی مرد گھر پر موجود نہیں ہے۔۔۔میں آپ لوگوں کا سارا خرچا اٹھانے کا وعدہ کرتا ہوں۔۔۔

آپ لوگوں کو کسی بھی چیز کے لیے گھر سے باہر نہیں نکلنا پڑے گا۔۔۔ آپ کے لیے آپ کے بیٹے کی جگہ تو کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔ مگر میں کوشش کروں گا کہ آپ کے بیٹے کی زمہ داریوں میں سے کچھ حد تک پوری کر سکوں۔۔۔

ایک مشورہ دوں گا۔۔۔ کوئی اچھا سا لڑکا دیکھ کر اپنی بیٹی کی جلد از جلد شادی کر دیں۔۔۔ یہی بہتر فیصلہ ہو گا اس کے لیے۔۔۔"

وہ اپنی بات کہتا وہاں سے اٹھا تھا۔۔۔

"یہ میرا کارڈ ہے۔۔۔ آپ کو جب بھی مدد کی ضرورت ہو۔۔۔ بلا جھجک مجھے فون کر سکتی ہیں۔۔۔"

وہ ان کے سامنے ٹیبل پر اپنا کارڈ رکھتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

تہمینہ بیگم نے اس روشن پیشانی والے خوبرو نوجوان کو دیکھا تھا۔۔۔

کمرے کے دروازے کے ساتھ لگی کھڑی رخشندہ بھی اس کی ایک ایک بات سن چکی تھی۔۔۔

اس شخص نے بظاہر کوئی غلط بات نہیں کی تھی۔۔۔اس کی بات ٹھیک تھی۔۔۔اگر انہوں نے شمریز کو مروانا ہوتا تو پہلے مروا دیتے۔۔۔اسے پہلے سزا دلوانے اور پھر رہاع کروانے کی کیا ضرورت تھی۔۔

"شکریہ بیٹا۔۔۔اس وقت میں اپنے بھی ساتھ چھوڑ گئے ہیں۔۔۔۔

میں اسے سمجھاؤں گی۔۔۔

تھوڑی جذباتی ہے۔۔۔۔ مگر میری بات مان لے گی۔۔۔ آپ کو

اب اس کی طرف سے کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔۔۔اور رہی بات

خرچہ اٹھانے کی تو بیٹا اسکے لیے بہت شکریہ۔۔۔اس کی ضرورت

نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ تو پہلے ہی اس حق میں نہیں تھیں جو رودابہ کر رہی تھی۔۔۔

آج کے واقع کے بعد وہ مزید ڈر گئی تھیں۔۔زرہام کی باتیں انہیں بالکل ٹھیک لگی تھیں۔۔۔اور شاید انہیں مزید خوفزدہ بھی کر گئی تھیں۔۔

"پھر بھی اگر کبھی مدد کی ضرورت ہو تو آپ بیٹا مان کر پکار سکتی ہیں۔۔۔"

وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ ان کی جانب دیکھتا۔۔۔ایک اچٹتی نظر اس کے کمرے کے دروازے پر ڈالتا وہاں سے نکلنے لگا تھا۔۔۔جب اچانک ایک کمرے سے دو چھوٹی پیاری سی بچیاں نکلی تھیں۔۔۔

"دادو یہ انکل کون ہیں۔۔۔۔؟"

اسے دیکھ کر وہ دونوں ڈر گئی تھیں۔۔۔اتنے وقت سے انہوں نے اپنے گھر میں کوئی مرد نہیں دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ زرہام ان بچیوں کو دیکھ اپنی جگہ تھم سا گیا تھا۔۔۔

"یہ آپ بابا کے دوست ہیں۔۔۔۔"

تہمینہ بیگم نے انہیں نرمی سے جواب دیا تھا۔۔۔

"انکل ہمارے بابا کب آئیں گے۔۔۔وہ آتے کیوں نہیں ہمارے پاس۔۔۔۔ماما کہتی ہیں وہ چاکلیٹ لینے گئے ہیں۔۔۔ آپ ان سے

کہیں ہمیں چاکلیٹ نہیں چاہیے۔۔۔وہ واپس آجائیں ہمارے پاس۔۔۔"

نور اس کے سامنے آن کھڑے ہوتے بولی تھی۔۔۔اس پل اس مغرور اور متکبر شخص کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ کر مسل دیا تھا۔۔۔

"میں کہوں گا ان سے۔۔۔"

وہ مزید کچھ نہیں بول پایا تھا۔۔۔ان دونوں کے سروں پر ہاتھ رکھتے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

اس کا دل عجیب سا بھاری ہونے لگا تھا۔۔۔۔

گاڑی کے پاس کھڑے ہوتے اس نے ایک گہرا سانس ہوا میں

خارج کیا تھا۔۔۔ شمریز کا چہرا بار بار اس کے سامنے آرہا تھا۔۔

اس نے اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے خود کو نارمل کیا تھا۔۔۔

یہ لوگ اس کے کچھ نہیں لگتے تھے کہ وہ ان کی فکر کرتا۔۔۔ اس

دنیا میں اور بھی بہت سارے بچے تھے جن کے سروں پر باپ کا

سایہ نہیں تھا۔۔

اس نے سوچا تھا کہ وہ ان کی باقی ہر لحاظ سے مدد کرے گا۔۔۔ کچھ

ہی دیر لگی تھی اسے اس احساس سے نکلنے میں۔۔۔

وہ تہمینہ بیگم کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ اب مزید وہ اپنی بیٹی کو کچھ نہیں کرنے دیں گی۔۔۔

اس جانب سے مطمئین ہوتا وہ گاڑی میں بیٹھتا راحیل لوگوں کے گھر کی جانب چل دیا تھا۔۔ جنہیں اس نے آنے کا بتا دیا تھا اور اب اس کی بہنیں اسے کتنی بار کال کر چکی تھیں۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب آپ کی چچی جان۔۔۔"

وہ سب سے پہلے ان کے آگے ہی جھکا تھا۔۔۔ جنہوں نے محبت اور شفقت سے اس کے کندھے پر پیار کرتے اسے اپنے پاس بیٹھنے کو کہا تھا۔۔۔

راحیل زیادہ تر خاموش رہنا ہی پسند کرتا تھا۔۔۔وہ بہت کم بات کرتا تھا۔۔۔اس کے زیادہ وقت اپنے کمرے میں ہی گزرتا تھا۔۔۔

سٹڈی کرتے یا پھر کورس سے ہٹ کر کوئی اور بکس پڑھتے۔۔۔

"میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔بس ان لڑکیوں نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔۔۔کتنے دنوں سے پیچھے لگی ہوئی ہیں کہ بھائی کو کہیں ہمیں باہر گھمانے لے کر جائیں۔۔۔میں نے کہا بھی کہ آپ کی بہت مصروفیات ہوتی ہیں۔۔

ان کی فالتو فرمائشوں کے لیے ضروری کام نہیں چھوڑ سکتے۔۔مگر انہوں نے مجھے بتایا بغیر ہی آپ کو کال کر دی۔۔۔"

وہ بیٹیوں کو گھورتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

عروسہ ایم ایس کی سٹوڈنٹ تھی۔۔۔ جبکہ تھا ابھی اولیول کر رہی تھی۔۔ مگر اپنے بابا کے بعد زرہام نظامانی کے آگے وہ بالکل بچیاں بن جاتی تھیں۔۔

کیونکہ انہیں اس کی طرف سے وہ محبت اور شفقت ملتی تھی جو پہلے ان کی بابا دیتے تھے انہیں۔۔۔

"ارے چچی جان۔۔۔ یہ تو آپ نے بہت غلط کیا پھر۔۔۔ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔۔۔ میری بہنوں کے لیے میرے پاس وقت ہی وقت ہے۔۔ آئندہ آپ انہیں منع نہیں کریں گی۔۔ یہ جب

بھی مجھ سے ملنے کی خواہش ظاہر کریں گی۔۔ان کا بھائی ان کے پاس پہنچ جائے گا۔۔"

وہ ان دونوں کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے بولا تھا۔۔۔

زوبیہ بیگم اپنی بیٹیوں کے لیے اسکی محبت اور شفقت دیکھ آسودگی سے مسکرادی تھیں۔۔۔

اور دل ہی دل میں اس کے لیے ڈھیروں دعائیں کی تھیں۔۔۔جو ان کا بہت خیال رکھتا تھا۔۔۔

ریحان صاحب نے ان سے پسند کی شادی کی تھی۔۔۔وہ ایک مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔۔۔

انہیں کبھی بھی نظامانی خاندان نے قبول نہیں کیا تھا۔۔اس گھر میں انہیں باقی بہوؤں جیسے حقوق نہیں مل سکے تھے۔۔۔ان کا بڑا بیٹا راحیل بہت حساس تھا۔۔

وہ سب کچھ محسوس کرتا تھا۔۔اور ہر بات کو اپنے اندر دبا دیتا تھا۔۔۔

شوہر کے ہوتے ہوئے جس عورت کو مکمل حقوق نہیں مل سکے تھے۔۔۔شوہر کے جانے کے بعد ان کا اس گھر میں رہنا تنگ ہو جاتا۔۔۔اگر زرہام انہیں الگ گھر لے کر نہ دیتا۔۔۔

وہ اپنے خاندان کے باقی لوگوں کے خلاف گیا تھا۔۔۔

یہ گھر زرہام نے اپنے پیسوں سے خرید کر ان کے نام لگوایا تھا۔۔۔

اس گھر کا خرچ، ان کے بچوں کی پڑھائی اور باقی ہر طرح کے ان کے اخراجات وہی اٹھا رہا تھا۔۔۔

اس نے کبھی احسان نہیں جتایا تھا۔۔۔اس کا یہی کہنا تھا کہ یہ ریحان چاچو کا حصہ ہے۔۔۔جو وہ انہیں دیتا ہے۔۔۔

مگر زوبیہ بیگم یہ بات اچھے سے جانتی تھیں کہ ان کے شوہر اپنا کاروبار خسارے میں جانے کی وجہ سے بیچ چکے تھے۔۔۔ان کے پاس کوئی سرمایہ نہیں تھا۔۔۔۔

یہ ساری مدد وہ اپنے پیسوں سے کر رہا تھا۔۔۔اگر وہ انہیں وہاں سے نہ نکالتا تو شاید اب تک ان کا بیٹا وہاں زہنی مریض بن چکا ہوتا۔۔۔

"کیسے ہو لڑکے۔۔۔؟؟ کبھی باہر بھی نکل جایا کرو۔۔۔؟؟"

راحیل کے کمرے میں ناک کرتے وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔جو اس وقت سٹڈی ٹیبل پر بیٹھا بکس کھولے ہوئے تھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں بھائی۔۔۔آپ کیسے ہیں۔۔۔؟؟؟"

وہ اسے دیکھ مسکراتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔اور اس سے بغل گیر ہوا تھا۔۔۔

زرہام نے نوٹ کیا تھا وہ پہلے سے کہیں زیادہ کمزور ہو چکا تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟کوئی مسئلہ تو نہیں ہے تمہیں۔۔۔؟؟"

اس کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے زرہام نے پوچھا تھا۔۔۔

"جی بھائی میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

وہ نارمل لہجے میں بولا تھا۔۔۔جب اسی لمحے زرہام کی نظر بیڈ کے سامنے لگی ایل ای ڈی پر گئی تھی۔۔۔اور واپس پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔

وہ حیرت زدہ سا سکرین کو گھور رہا تھا۔۔۔۔وہاں سامنے اس کی اور رودابہ کی آج کچھ گھنٹے پہلے کہ تصویر تھی۔۔۔۔جس میں اس نے رودابہ کو اپنی بانہوں میں اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

وہ تصویر اس اینگل سے لی گئی تھی کہ ان دونوں کے چہرے واضح تھے۔۔۔مگر زیادہ فوکس رودابہ پر تھا۔۔۔

زرہام کی نگاہوں کے تعاقب پر راحیل کے گھبرا کر جلد سے سکرین آف کر دی تھی۔۔۔۔

"وہ نیوز چل رہی تھی شاید۔۔۔میں نے دھیان نہیں دیا۔۔۔ایسے ہی روک دیا۔۔"

اس کے پوچھنے سے پہلے ہی وہ وضاحت دے گیا تھا۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔ عروسہ بتا رہی ہے تم نے بہت اچھی پینٹنگ بنائی ہے ایک۔۔وہی دیکھنے آیا تھا میں۔۔۔ جلدی سے لا کر دکھاؤں مجھے۔۔۔"

زرہام نے لہجے کو سرسری سا رکھا تھا۔۔۔ مگر وہ حیرت کا شکار تھا سکرین کو ایسے رکے دیکھ اور راحیل کی بوکھلاہٹ دیکھ۔۔۔

"جی بھائی میں دکھاتا ہوں۔۔۔۔"

وہ اس کے نارمل انداز پر مسکراتا سٹڈی روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کے جانے کے بعد زرہام نے آگے بڑھ کر اس کی سکیچ بک کا صفحہ الٹا تھا۔۔۔

جہاں سامنے ہی اسے رودابہ کا سکیچ نظر آیا تھا۔۔۔اس کی بانہوں میں مقید تھی وہ۔۔۔۔

اس کے سینے سے نیچے کا حصہ بنایا تھا راحیل نے اب تک۔۔۔

اس نے آگے بنانا تھا ابھی۔۔یا پھر اس کا اتنا ہی بنانے کا ارادہ تھا۔۔۔

زرغام کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔۔اس نے سکیچ بک واپس اسی طرح رکھ دی تھی۔۔۔۔

ماتھے پر آئے بالوں کو پیچھے ہٹاتے وہ اس وقت عجیب سی کیفیت کا شکار ہوا تھا۔۔۔۔ غصہ تھا یا حیرت۔۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔۔

راحیل نے اسے لاکر پینٹنگ دکھائی تھی۔۔۔۔وہ کسی لڑکی کی پینٹنگ تھی۔۔۔جو تنہا کی صحرا میں زمین پر گری ہوئی تھی۔۔۔۔اس کے پیر میں زنجیر بندھی تھی۔۔۔

مگر اس کا چہرا واضح نہیں تھا۔۔۔۔زرہام کو بے ساختہ اس رات کا منظر یاد آیا تھا۔۔۔

جس میں اس نے رودابہ کو ایسے ہی باندھ رکھا تھا۔۔۔اس کے ماتھے کی شکنوں میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"ہمہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔پر یہ لڑکیوں کی پینٹنگ آج کل کچھ زیادہ نہیں ہو گئیں۔۔۔"

اس نے مزاح میں بات کہی تھی۔۔۔جس پر راحیل نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بھائی ایک بات کہوں۔۔۔مانیں گے۔۔۔؟؟"

وہ بہت سنجیدہ تھا۔۔اس نے آج تک کبھی ایسے بات نہیں کی تھی۔۔۔

"آج تک تمہاری کوئی بات ٹالی ہے کبھی۔۔۔؟بولو۔۔۔"

وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔۔

"بھائی وہ لڑکی۔۔۔وہ بہت معصوم ہے۔۔۔اس کے ساتھ ٹھیک نہیں ہو رہا۔۔۔آپ کو اس کا ساتھ دینا چاہیئے۔۔۔۔"

راحیل نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔۔زرہام اس سے بہت محبت کرتا تھا۔۔۔لیکن اس کا غصہ بھی بہت خطرناک تھا۔۔۔

اگر اسے بات بری لگ جاتی تو اس کا غصہ بھی جھیلنا پڑ سکتا تھا۔۔۔

اس کی بات ٹ زرہام کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔۔

"تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں پتا۔۔اس لیے نہ اس معاملے پر

دھیان دو نہ کچھ سوچو۔۔۔"

اسے سرد نگاہوں سے وارن کرتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔ عروسہ

اور رجا اس کا نیچے انتظار میں کر رہی تھیں۔۔۔

نجانے کیوں مگر راحیل کی سکیچ بک پر اس کا بنا سکیچ دیکھ کر اس کا موڈ

خراب ہو چکا تھا۔۔۔

ماتھے کی شکنیں کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔۔۔۔

عروسہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔۔اور رجا پچھلی

سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

وہ دونوں اس کے ساتھ باہر جانے پر بہت خوش ہوتی تھیں۔۔۔

"بھائی یہ کیا ہے۔۔۔؟؟"

رجا نے پچھلی سیٹ پر گرے ٹاپس کو اٹھایا تھا۔۔۔زرہام نے بیک ویو مرر سے اس ٹاپس کو گھورا تھا۔۔۔

"کیا ہے یہ۔۔۔؟؟"

اس نے سوالیہ نگاہوں سے رجا سے پوچھا تھا۔۔۔

"لگتا ہے ہماری بھابھی اپنا ٹاپس یہیں پر بھول گئی ہیں۔۔۔۔"

اس نے زرہام کو شرارتی نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔

"فضول باتیں نہیں کرتے۔۔۔"

اس نے خفگی سے کہتے رجا سے وہ ٹاپس لے لیا تھا۔۔۔اور چلتی گاڑی سے باہر پھینک دیا تھا۔۔۔

ان دونوں نے حیرت سے اس کا یہ غصے بھرا انداز دیکھا تھا۔۔۔

"بھائی آپ نے پھینکا کیوں۔۔۔؟؟"

رجا کو اچھی نہیں لگی تھی اس کی یہ حرکت۔۔

"یہ اس لڑکی کا ہے جو اس وقت میری زندگی کی ناپسندیدہ ترین انسان ہے۔۔۔اس کی کہتے نزدیک یہی اوقات ہے۔۔۔"

اس کی بات پر ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔وہ سمجھ گئی تھیں کہ زرہام کس کی بات کر رہا تھا۔۔۔

سوشل میڈیا پر گردش کرتی خبروں سے وہ سبھی آگاہ تھے۔۔۔

"اوہ اچھا۔۔۔سوری غلطی سے میں نے اسے بھابھی کہہ دیا۔۔۔وہ بدتمیز لڑکی اس لائق بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔"

عروسہ نے بالوں کو جھٹکتے کہا تھا۔۔۔جبکہ رجا کی نظریں زرہام کے چہرے پر تھیں۔۔۔۔جس کے نقوش مزید تن گئے تھے۔۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"یا اللہ۔۔۔۔"

وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھامے پھٹی پھٹی آنکھوں سے موبائل سکرین کو گھور رہی تھی۔۔۔

جہاں وہ زرہام نظامانی کی بانہوں کا حصہ بنی ہوئی تھی۔۔۔اور ان تصویروں کے ساتھ لکھی تحریروں کو دیکھ کر اس کا دل چاہ رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

"اس لڑکی کی اصل سچائی یہ ہے۔۔۔جو دنیا والوں کے سامنے مظلوم بن کر انصاف مانگ رہی ہے۔۔۔جبکہ حقیقت میں یہ آغا زرہام نظامانی جیسے شریف انسان کو پھانسنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔۔

جب ان کی جانب سے اسے کوئی رسپانس نہیں ملا تو یہ ان کو بدنام کرنے کی خاطر اپنے بھائی کی موت کو استعمال کر رہی ہے۔۔۔ خدا ایسی لڑکیوں کے شر سے محفوظ رکھے سب کو۔۔۔"

نجانے اس کے بارے میں کیا کیا بولا جا رہا تھا۔۔۔ اس پر کیچڑ اچھالا جا رہا تھا۔۔۔

ہر دوسری جگہ پر اس کی کردار کشی کی جا رہی تھی۔۔۔ یہ ویڈیو دیکھ کر ہر کوئی اس کو برا بھلا بول رہا تھا۔۔۔

سامنے ہی تہمینہ بیگم اور رخشندہ بیٹھی اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

"یہ انسان کے بھیس میں شیطان ہے۔۔۔۔بہت گھٹیا انسان ہے

یہ۔۔۔۔اس نے جان بوجھ کر یہ سب کروایا ہے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اسی پر الزام لگا رہی تھی۔۔۔اسے یہی لگ رہا تھا کہ

اس شخص نے اس کے خلاف سازش کی تھی۔۔۔

یہ جان بوجھ کر رچایا گیا کھیل تھا۔۔

"میں اس بالکل بھی نہیں چھوڑوں گی۔۔۔"

وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔

"وہیں رک جاؤ رودابہ۔۔۔۔۔"

انہوں نے اسے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"تم کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔اب تم اس حوالے سے کوئی حرکت نہیں کرو گی۔۔۔جو رپورٹ تم نے درج کروائی تھی وہ واپس لو گی۔۔۔میں اپنے بیٹے کا معاملہ اپنے رب پر چھوڑتی ہوں۔۔۔مجھے نہیں لینا بدلہ۔۔۔"

تہمینہ بیگم کی بات پر وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

"امی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔بھابھی دیکھیں امی کو۔۔۔یہ کیا بول رہی ہیں۔۔۔؟"

اسنے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے رخشندہ کی طرف دیکھتے

کہا تھا۔۔۔

"امی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔ ہمیں نہیں لڑنی یہ

جنگ۔۔۔۔"

رخشندہ بھی انہیں کی زبان بول رہی تھی۔۔۔ اس نے بھی رات کو

ساری باتیں سنی تھیں زرہام نظامانی کی۔۔۔۔ وہ اتنی بڑی شخصیت

جس طرح سے باحفاظت اسے یہاں چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔

اور جتنی عزت واحترام سے تہمینہ بیگم سے بات کی تھی۔۔۔۔

ان کا دل یہ بات ماننے کو ہی تیار نہیں تھا کہ وہ شخص غلط بول رہا

ہے۔۔۔۔

رودابہ نے حیرت سے ان دونوں کے بدلتے رویے کو دیکھا تھا۔۔

"کل رات مجھے یہاں وہی لے کر آیا ہے نا۔۔۔۔ کیا اس نے آپ

لوگوں کو کوئی دھمکی دی ہے کیا۔۔۔؟؟؟ اسی لیے آپ لوگ ایسا

بول رہی ہیں نا۔۔۔۔ وہ جو مرضی کر لے۔۔۔ میں نہیں ڈرتی اس

سے۔۔۔

آپ لوگوں کو بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

روادبہ نے تہمینہ بیگم کا ہاتھ پکڑتے پیار سے کہا تھا۔۔۔

"اس نے ہمیں ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔نہ اس نے کوئی دھمکی دی ہے۔۔۔اس نے بہت عزت سے بات کی مجھ سے۔۔۔میں تمہاری ماں ہوں روداب۔۔۔۔اس لیے تم مجھ سے سوال جواب مت کرو۔۔۔میں جو کہہ رہی ہوں وہ کرو۔۔

اگر مجھے پتا چلا کہ تم نے اس معاملے میں دوبارہ کوئی پیش رفت کی ہے۔۔۔تو یاد رکھنا میں تمہارا گھر سے نکلنا بند کر دوں گی۔۔۔چاہے پھر مجھے لوگوں کے گھروں میں کام کر کے ان بچیوں کو کیوں نہ پالنا پڑے۔۔۔میں سب کروں گی۔۔۔مگر تمہیں اس گھر سے نہیں نکلنے دوں گی۔۔۔'

وہ رو رہی تھیں۔۔۔ مگر ان کا لہجہ سخت تھا۔۔۔

کسی بھی ماں کے لیے بہت مشکل تھا اپنے جوان بیٹے کے مجرموں کو معاف کر دینا۔۔۔ مگر وہ نہ تو یہ جانتی تھیں کہ شمریز کا قتل کس نے کیا تھا۔۔۔ نہ وہ صرف شک کی بنیاد پر اتنے بڑے خاندان سے دشمنی مول لے کر اپنی بیٹی کی زندگی خطرے میں ڈالنا چاہتی تھیں۔۔

ان میں حوصلہ نہیں تھا اب مزید اپنی اکلوتی اولاد کو کھونے کا۔۔۔

اس لیے دل پر پتھر رکھتے انہوں نے اسے بھی خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

"بھابھی۔۔۔"

ان کے جانے کے بعد وہ روتے ہوئے رخشندہ کے سامنے آئی تھی۔۔۔

"اس نے کل رات امی سے کیا کہا۔۔۔"

اس کے پوچھنے پر رخشندہ نے اسے ساری بات بتادی تھی۔۔۔جو سنتے رودابہ اندر تک جل بھن گئی تھی۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس انسان کو اپنے ہاتھوں سے تباہ وبرباد کر دے۔۔۔۔

"میں بھی یہی کہوں گی تمہیں۔۔۔ مت کرو یہ سب۔۔۔ ہمیں نہیں چاہیے انصاف۔۔۔ ہمیں تمہاری زیادہ ضرورت ہے۔۔۔ ہمارا انصاف ہمارا اللہ کرے گا۔۔۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

رودابہ بیڈ پر گرتی پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ جو کچھ کل رات ہوا تھا وہ دونوں ڈر گئی تھیں۔۔۔ اوپر سے وہ شخص جو بول کر گیا تھا۔۔۔

اس کے باقی کی کسر پوری کر دی تھی۔۔۔۔

رودابہ کو ان دونوں نے اتنا مجبور کر دیا تھا کہ ان کی بات ماننے کے علاوہ اس کے پاس کوئی آپشن نہیں بچا تھا۔۔۔

اس نے ان کی بات تو مان لی تھی۔۔۔ مگر اس کے دل کا سکون چھن گیا تھا۔۔۔ اس کے بھائی کے قاتل سر عام پھر رہے تھے۔۔۔ اس سے یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

" مے آئی کم ان میم۔۔۔"

اس نے ہلکے سے ناک کرتے اندر جانے کی اجازت مانگی تھی۔۔

"یس کم ان۔۔۔۔"

اندر سے آتی مصروف سی آواز پر وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"میم آپ نے بلایا۔۔۔"

ٹیبل کے پاس جا کر رکتے اس کے سامنے بیٹھی لاریب بیگم سے پوچھا تھا۔۔۔ ایک ہفتے پہلے اس کی اس آفس میں جاب ہوئی تھی۔۔۔

لاریب درانی ایک بہت ہی محنتی اور زہین خاتون تھیں۔۔۔

شوہر کی ڈیتھ کے بعد سے وہ یہ بزنس اکیلے سنبھال رہی تھیں۔۔

"جی۔۔۔ مجھے آج شام میں ایک شادی کے ایونٹ میں شرکت کرنی ہے۔۔۔ تو آپ کو وہاں میرے ساتھ چلنا ہو گا۔۔۔ میری

بہت اچھی دوست کے اکلوتے بیٹے کی شادی ہے۔۔۔ آپ فکر مت کریں آپ کی مدرسے میں بات کر لوں گی۔۔"

اس کی جانب دیکھتے انہوں نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔ وہ بہت خوش مزاج اور نرم خو سی تھیں۔۔

گھمنڈ اور تکبر رتی برابر بھی نہیں تھا ان میں۔۔۔

وہ اس کے ساتھ بہت اچھے سے پیش آتی تھیں۔۔۔ وہ ان کی پرسنل اسسٹنٹ تھی۔۔ اس کی ڈیوٹی یہی تھی کہ ہر پل ان کے ساتھ رہنا اور ان کے ہر کام پر دھیان رکھنا۔۔۔

"اوکے میم۔۔۔"

وہ ہولے سے بولی واپس جانے لگی تھی۔۔۔جب انہوں نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔؟؟"

اس کا تھکا تھکا سا انداز دیکھ انہوں نے پوچھا تھا۔۔۔

"یس میم۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

اس نے لبوں پر مصنوعی مسکان سجائے انہیں جواب دیا تھا۔۔وہ اپنی امی کی بات مان کر چپ تو ہو گئی تھی۔۔۔مگر اس دن سے لے کر اب تک اس کا ایک منٹ بھی سکون سے نہیں گزرا تھا۔۔۔

نہ نیند آتی تھی اور نہ وہ ڈھنگ سے کچھ کھا پی رہی تھی۔۔۔اپنے آپ سے ہی خاموش جنگ لڑ رہی تھی۔۔

اسے لگتا تھا کہ وہ ایک کمزور ترین لڑکی ہے۔۔۔جو ایک اچھی بہن بالکل بھی ثابت نہیں ہو سکی۔۔۔وہ اپنے بھائی کی خاطر نہیں لڑ سکی۔۔

یہاں اگر اس وقت اس کا بھائی ہوتا تو اب تک اس کے لیے انصاف لے چکا ہوتا۔۔۔وہ اتنی محبت کرتا تھا اس سے۔۔۔

اس جیسے بھائی کے لیے وہ انصاف تک نہیں لے پائی تھی۔۔یہ بات اسے اندر سے کھائے جا رہی تھی۔۔

اس کی یہ حالت دیکھ تہمینہ بیگم بھی پریشان رہنے لگی تھیں۔۔وہ اس کے لیے رشتے دیکھ رہی تھیں۔۔۔کہ وہ جلد از جلد اپنے گھر کی ہو جائے۔۔۔

انہیں لگا تھا کہ وہ اعتراض کرے گی۔۔یا ان سے کچھ بولے گی۔۔۔

مگر وہ اس بات پر بھی بالکل خاموش رہی تھی۔۔۔تہمینہ بیگم سمجھ رہی تھیں کہ ان کی بیٹی ان سے بہت سخت ناراض تھی۔۔۔اور یہ بات ان کے دل کی بے چینی کو مزید بڑھا دیتی تھی۔۔

سکون میں تو وہ بھی نہیں تھیں۔۔۔مگر ان کے پاس کوئی دوسرا آپشن بھی نہیں تھا۔۔۔

اسے دو دن سے بہت سخت بخار تھا۔۔۔ مگر وہ پھر بھی اپنے کاموں میں لگی ہوئی تھی۔۔

"اگر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو میں اپنے ساتھ کسی اور کو لے جاتی ہوں۔۔۔ کوئی ایشو نہیں ہے۔۔۔"

انہوں نے اس کی سوجی آنکھیں اور سرخ چہرا دیکھ کیا تھا۔۔۔

"نو میم۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

اس نے مختصراً جواب دیا تھا اور اپنے کیبن میں آگئی تھی۔۔۔

جہاں سائلنٹ پر لگے اس کے موبائل پر مسلسل کالز آرہی تھیں۔۔

اس نے نمبر پہچان لیا تھا۔۔

عباس شیرازی کال کر رہا تھا اسے۔۔۔رودابہ کچھ دیر سکرین کو گھورتی رہی تھی۔۔۔اور پھر ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھالیا تھا۔۔۔

"مس رودابہ پلیز ایک بار میری بات سن لیں۔۔۔شاید آپ کی مدد ہوسکے اس سے۔۔۔'

وہ شخص چھوٹتے ہی بولا تھا۔۔۔رودابہ کو اسے سنانے کا ارادہ رکھتی تھی لب بھینچ گئی تھی۔۔۔

"مجھے ایک ثبوت ملا ہے۔۔۔ جس میں واضح پتا چل رہا ہے کہ شمریز کے قتل کا اصل مجرم کون ہے۔۔۔'

عباس کی بات پر رودابہ اپنی جگہ تھم سی گئی تھی۔۔۔

"آغا زرہام نظامانی کے چچازاد ارباز نظامانی کی فون کال ٹریپ ہوئی ہے۔۔ جس شخص نے قتل کیا تھا اس کے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر کرنے والا ارباز ہی ہے۔۔ وہ اکیلے یہ سب نہیں کر سکتا۔۔

یہ خاندان آپس میں جڑا ہوا ہے۔۔ بڑا اتفاق ہے ان میں۔۔۔ کوئی بھی کام یہ ایک دوسرے کو بتائے بغیر نہیں کر سکتے۔۔۔

یہ سب سوچی سلجھی سازش ہے ان سب کی۔۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک بھی پھنس گیا تو باقی سب کے لیے بھی برابر کی اذیت ہو گی۔۔۔"

عباس کی بات پر رودابہ کی آنکھوں میں پھر سے ایک امیر جاگی تھی۔

مگر پھر ماں سے کیا وعدہ یاد آجاتا تھا۔۔۔

"آپ مجھے وہ ثبوت بھیج دیں۔۔۔"

رودابہ کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔۔

"دیکھیں میں نے اتنی محنت کی ہے۔۔۔اب آپ ایک کپ کافی تو پینے آسکتی ہیں میرے ساتھ۔۔۔وہیں پر آپ کو سارے ثبوت بھی مل جائیں گے۔۔۔"

وہ مبتسم لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جس پر رودابہ لب بھینچ گئی تھی۔۔۔

"ناراض مت ہوں۔۔۔بس اس کیس کو ڈیٹیل سے ڈسکس کرنا تھا۔۔۔اسی لیے کہہ رہا ہوں۔۔آپ کے لیے فائدہ مند ثابت ہو گی یہ ملاقات۔۔۔"

اس کی بات پر وہ مان گئی تھی۔۔۔ایک کپ کافی ساتھ پینے میں کوئی حرج نہیں تھا۔۔۔جب وہ شخص اس کی اتنی مدد کر رہا تھا تو وہ اتنا تو کر ہی سکتی تھی۔۔۔۔

اس نے کل کے دن کی حامی بھر لی تھی۔۔۔کل شام کو وہ اس سے ملنے والی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ جس ایونٹ میں لاریب میڈم کے ساتھ آگئی تھی۔۔وہ جگہ بہت ہی خوبصورت تھی۔۔بہت بڑے پیمانے پر اریجمنٹ کیا گیا تھا۔۔۔مگر اسے وہاں آکر بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

اپنا آپ بہت اکورڈ سا لگ رہا تھا ان امیر کبیر لوگوں کے آگے۔۔۔

جن کے ملبوسات اور زیورات اتنے قیمتی اور ہیوی تھے کہ وہ تو بس نگاہیں ہی جھکا گئی تھی۔۔۔

"روداب بیٹا شاید میرا موبائل گاڑی میں رہ گیا ہے۔۔۔ آپ لے آؤ گی۔۔۔"

لاریب میڈم کے کہنے پر وہ سر ہلاتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

ابھی وہ انٹرنس پر ہی تھی جب اس کی نظر سامنے اٹھتی وہیں تھم گئی تھی۔۔

وہ آغا زرہام نظامانی ہی تھا۔۔۔فون کان سے لگائے بات کرنے میں مصروف، اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتی ایشا جس نے اپنا ہاتھ اس کے بازو میں حمائل کر رکھا تھا۔۔۔

رودابہ نے سائیڈ سے ہو کر جانا چاہا تھا۔۔۔مگر ایشا کی نظر اس پر پڑ چکی تھی۔۔

"یہ۔۔۔یہ وہی لڑکی ہے نا۔۔۔۔"

اس نے حقارت بھری نگاہوں سے رودابہ کو دیکھتے زرہام کو متوجہ کیا تھا۔۔۔

"کونسی لڑکی۔۔۔؟؟؟"

زرہام فون پر ہی جھکا مصروف سے انداز میں بولا تھا۔۔۔

"وہی جس کو کتوں کے آگے ڈالا تھا تم نے۔۔۔یا شاید اس سے بھی زیادہ بدتر سلوک کی حقدار تھی یہ۔۔۔"

وہ اس کے سامنے آن پہنچے تھے۔۔۔ایشا کی بات پر اس شخص نے جھٹکے سے چہرا اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اپنی انگلیاں مروڑتی، لبوں کو بے رحمی سے کچلتی، سوجی آنکھوں اور بے رونق چہرے کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ ایک ہفتے میں وہ لڑکی کیا سے کیا ہو گئی تھی۔۔۔

اس دن کے بعد سے سب بہت خوش تھے کہ اس نے اس لڑکی کو بہت اچھا چپ کروایا تھا۔۔۔

جبکہ اسے پھر بھی امید تھی کہ وہ کچھ کرے گی۔۔۔ مگر اتنا وقت گزر جانے کی باوجود جب اس کی طرف سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تو وہ بھی مطمئین ہو گیا تھا۔۔

اس نے اپنی اور رودابہ کی اس رات کی ساری تصویریں اور ویڈیوز ہٹوادی تھیں۔۔۔

کافی فائدہ ملا تھا اسے اس حادثاتی ملاقات سے۔۔۔جس میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔۔۔مگر جس طرح سے وہ تصویریں ہر جگہ گئی تھیں۔۔۔۔

وہ سب لوگ جو رودابہ کو مظلوم سمجھتے تھے۔۔۔اسی کی کردار کشی کرنے لگے تھے۔۔۔

"تم یہاں ہمارے فنکشن میں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟تم جیسی ملازمہ کو تو کسی نے نہیں بلایا ہو گا۔۔۔یقیناً تم یہاں پھر سے کوئی ہنگامہ کرنے آئی ہو۔۔۔"

ایشا چلتی ہوئی اس کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

رودابہ نے مٹھیاں بھینچتے خود پر ضبط رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

وہ لاریب میڈم کی وجہ سے خاموش ہی رہنا چاہتی تھی۔۔

"رودابہ بیٹا آپ ابھی تک یہیں ہو۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی، لاریب میڈم نے پیچھے سے آتے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

ایشا اور زرہام کو دیکھ وہ ان سے ملنے لگی تھیں۔۔ رودابہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ زرہام کی نگاہوں نے اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

اس کے دماغ میں پھر سے چلنے لگا تھا کہ یہ لڑکی یہاں کس مقصد سے آئی تھی۔۔۔ مگر لاریب بیگم کے بتانے پر کہ وہ ان کی اسسٹنٹ ہے۔۔۔وہ بھی مطمئین ہوا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں لگتا آپ کو اسے رکھنا چاہیے۔۔۔ کچھ اچھا ریکارڈ نہیں ہے اس کا۔۔۔ اور اس کی فیملی کا۔۔۔"

ایشا کی بات پر لاریب بیگم نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

زرہام کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ مگر یہ سچ تھا کہ اسے اس لڑکی کی یہاں موجودگی گوارہ نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اس کی بہن کی شادی تھی آج۔۔۔ اس کی فیملی کے سبھی لوگ یہاں موجود تھے۔۔۔

اسے اس لڑکی کی موجودگی سیف نہیں لگی تھی، اپنے گھر والوں کے لیے۔۔۔

"اوہ نو۔۔۔ مجھے تو اس بارے میں کچھ پتا نہیں۔۔۔ میں ان دنوں امریکہ گئی ہوئی تھی۔۔۔"

لاریب بیگم نے لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

"میرا مشورہ یہی ہے کہ اسے مزید اپنے ساتھ مت رکھیں۔۔۔

آپ اکیلی خاتون ہیں۔۔۔ان جیسے لوگوں کا ٹارگٹ ایسا ہی ہوتا

ہے۔۔۔"

ایشا انہیں اپنے انداز میں قائل کر چکی تھی۔۔یہ سوچے بغیر کے وہ اس بے ضرر لڑکی کو جس جاب سے نکلوا رہی تھی۔۔وہ اس کے اور اس کی فیملی کے لیے کس قدر ضروری تھی۔۔

اس کی بھتیجی بیمار تھی۔۔۔جس کی وجہ سے ان کا خرچ مزید بڑھ گیا تھا۔۔رودابہ خرچا بچانے کے لیے اپنا دن کا لنچ تک سکپ کر دیتی

تھی۔۔۔پورا دن بھوکا رہ کر وہ شام کو گھر جا کر ہی جو روکھا سوکھا بنا

ہوتا تھا۔۔

وہ کھا لیتی تھی۔۔

"میم آپ کا موبائل۔۔۔۔"

اس نے فون لا کر لاریب میڈم کو پکڑایا تھا۔۔۔انہیں ابھی تک

ایشا اور زرہام نظامانی کے ساتھ کھڑا دیکھ وہ سمجھ چکی تھی کہ اب اس

کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔۔

"رودابہ آپ اب گھر جا سکتی ہو۔۔۔میں مینج کر لوں گی۔۔اور آپ کی اس مہینے کی سیلری آپ کے اکاؤنٹ میں بھیج دی جائے گی۔۔۔ آپ کو کل سے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

لاریب بیگم نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیتے دوٹوک فیصلہ سنا دیا تھا۔۔۔

انہیں لگا تھا کہ وہ ان سے سوال کرے گی۔۔۔ان سے پوچھے گی کہ وہ اسے جاب سے ایسے کیوں نکال رہی ہیں۔۔۔مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس نے ایک نظر مسکراتی ہوئی ایشا پر ڈالی تھی۔۔۔اور دوسری

زرہام نظامانی پر۔۔۔

جس اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ان سیاہ آنکھوں میں اس وقت نمی

بھری ہوئی تھی۔۔۔

شاید وہ اپنے آنسوؤں کو روک رہی تھی۔۔۔

"اوکے میم۔۔۔"

وہ لاریب بیگم کو خدا حافظ کرتی، بنا کوئی شکوہ کیے وہاں سے پلٹ آئی

تھی۔۔۔

لاریب بیگم نے اسے تھکے تھکے قدموں سے وہاں سے جاتے دیکھا تھا۔۔۔ان کے دل کو جیسے کچھ ہوا تھا۔۔

شاید ایسے نہیں نکالنا چاہیے تھا۔۔۔ایک بار بات کر لینی چاہیے تھی۔۔۔

"چلیں آنٹی اندر چلتے ہیں۔۔۔"

ایشا بہت خوش نظر آرہی تھی۔۔۔وہ انکا ہاتھ پکڑے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

زرہام نظامانی ابھی بھی وہیں کھڑا اسے اس وسیع و عریض روش سے جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔اس فورم ہاؤس کا مین گیٹ کافی دور تھا۔۔۔بڑا

سا صحن تھا جس کے بیچ پتھروں کی روش بنا کر گاڑیوں کا راستہ بنایا گیا تھا۔۔۔

گاڑیاں وہاں سے اندر آ رہی تھیں۔۔۔اور وہ سائیڈ پر ہو کر چل رہی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے وہاں اس کے پاس ایک گاڑی رکی تھی۔۔۔۔راحیل گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔۔

زرہام کو اندر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔یہ منظر دیکھ ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔

گاڑی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔ مگر راحیل وہیں کھڑا تھا اس کے پاس۔۔۔

اس سے نجانے کیا بات کر رہا تھا۔۔۔ پھر ٹشو اس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔ وہ شاید رو رہی تھی۔۔۔

زرہام نظامانی کے قدم خود بخود اس جانب بڑھنے لگے تھے۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟؟"

اس کی قہر آلود آواز پر رودابہ کے ساتھ ساتھ راحیل نے بھی گھبرا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بھائی وہ یہ۔۔۔۔"

راحیل نے کچھ بولنا ہی چاہا تھا جب وہ ہاتھ اٹھاتا اسے وہیں ٹوک گیا تھا۔۔۔

"راحیل میں اس لڑکی کو بہت اچھے سے جانتا ہوں کہ یہ کون ہے۔۔۔ تم سے بس یہی کہوں گا کہ اگر آئندہ اس لڑکی کے ساتھ نظر آئے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

وہ انتہائی غصے کے ساتھ راحیل سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔ آج سے پہلے اس نے کبھی راحیل سے ایسے غصے سے بات نہیں کی تھی۔۔

رودابہ کا چہرا جھکا ہوا تھا۔۔۔وہ اپنے آنسو نہیں دکھانا چاہتی تھی۔۔۔اس نے ایک بار بھی نظریں اٹھا کر اس شخص کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔نہ وہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔

اس لیے بنا کچھ بولے خاموشی سے وہاں سے بھی ہٹ گئی تھی۔۔۔

یہ جانے بغیر کہ راحیل کے ساتھ کھڑے ہونا اسے کتنا مہنگا پڑنے والا تھا۔۔

"بھائی پلیز۔۔۔"

راحیل کو اس لڑکی کے لیے بہت افسوس ہوا تھا۔۔۔

"اندر جاؤ۔۔۔"

زرہام کے سرد و سپاٹ انداز پر وہ اسے خفگی سے دیکھتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"سنو۔۔۔رکو۔۔۔"

چلتا ہوا وہ اس کے پیچھے آیا تھا۔۔جو اب گیٹ سے باہر آ چکی تھی۔۔۔

"میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔رکو اور بات سنو میری۔۔۔"

اس کی پکار کو نظر انداز کرتی وہ خاموشی سے چلتی جارہی تھی۔۔

جب وہ کافی درشت لہجے میں بولتا اس کے مقابل آیا تھا۔۔۔

راستہ روکے جانے پر روابہ نے چہرا اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اس وقت کریم کلر کے ساتھ سے لباس میں ملبوس سیاہ رنگ کا
دوپٹہ اوڑھے تھکن اور اذیت سے چور اس کے سامنے تھی۔۔۔
اس کے چہرا اوپر اٹھانے پر وہ شخص اپنی جگہ تھم سا گیا تھا۔۔۔

بادلوں میں چھپے چاند کی مانند وہ معصوم چہرا جو پوری طرح سے
آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

"میں بنا کچھ بولے بہت ہی خاموشی کے ساتھ جا رہی ہوں یہاں سے۔۔مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ آپ لوگوں کا فیملی فنکشن ہے۔۔۔ ورنہ میں یہاں کبھی نہ آتی۔۔۔اب کونسا قصور سرزد ہو گیا ہے مجھ سے۔۔۔

جو آپ مجھے اس طرح سے روک رہے ہیں۔۔۔'

اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔

وہ روتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔اس کو شدید نفرت تھی اس شخص سے۔۔۔اس کا بس چلتا تو وہ خود اس شخص کا قتل اپنے ہاتھوں سے کر دیتی۔۔۔

لیکن اس کے اختیار میں کچھ نہیں تھا۔۔ اس کی اپنی ماں اس کا ساتھ دینے کو تیار نہیں تھی۔۔۔ وہ پھر اس ماں کے خلاف کیسے جا سکتی تھی۔۔۔ اسی مقام پر وہ خاموش ہو جاتی تھی۔

زرہام نظامانی کتنے ہی لمحے اسے تکے گیا تھا۔۔ اسے شاید لگا تھا کہ یہاں نہیں آنا چاہیے تھا اس لڑکی کے پیچھے۔۔

وہ غلطی کر چکا تھا یہاں پر آ کر۔۔۔

"شمریز ہمارا ملازم تھا۔۔۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے گھر والوں کی کفالت کرنا ہماری زمہ داری ہے۔۔۔ تمہیں اس طرح کوئی بھی جاب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

تمہارا اور تمہاری فیملی کا سر اخرچہ ہم اٹھائیں گے۔۔۔"

وہ شخص بول رہا تھا اور رودابہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کا منہ نوچ لے۔۔۔

مٹھیاں بھینچے وہ اپنے صبر آزما گئی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ شخص اب اپنے والٹ سے نوٹوں کی گڈی نکال رہا تھا۔۔

رودابہ کے آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی۔۔۔

"یہ رکھ لو۔۔۔ اور میری اسسٹنٹ کل تم سے تمہارے اکاؤنٹ نمبر لے لے گی۔۔۔ باقی کی رقم وہیں ٹرانسفر کر دی جائے گی ہر مہینے۔۔۔"

اس کی جانب رقم بڑھاتے زرہام نظامانی نے کہا تھا۔۔ اور رودابہ کا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

اس نے وہ پیسے اس کے ہاتھ سے لیتے اس کے اوپر پھینک دیئے تھے۔۔۔

"یہ سب تم جیسے لوگوں کے لیے اہم ہوتا ہوگا زرہام نظامانی۔۔۔ تم جیسوں کے لیے دولت اور شہرت پر شے ہوتی ہوگی۔۔ مگر ہم مڈل کلاس لوگ اپنے رشتوں کے لیے جیتے ہیں۔۔ ہمارے لیے سب سے اہم ہمارے گھر والے اور ان کی خوشیاں ہیں۔۔

تمہیں کیا لگتا ہی کہ تم میرے سامنے یہ سب کرو گے اور میں بھی باقی سب کی طرح تمہیں اپنا سب کچھ ماننے لگوں گی۔۔۔ تم اس پیسے سے پوری دنیا خرید سکتے ہو مگر روادبہ اکبر کو نہیں۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں خاموش ہو گئی ہوں تو اس کا مطلب میں نے تمہیں اور تمہارے خاندان کو معاف کر دیا ہے تو ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔ میرا اللہ تم سے میرا احساب ضرور لے گا۔۔۔

اس ایک ایک اذیت کا بدلہ تم سب کو دینا پڑے گا جس سے میں اور میری فیملی گزر رہے ہیں۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو اب بھی جاری تھے۔۔

اس کے ہر ہر انداز سے اس کا دکھ اور اذیت واضح ہو رہی تھی۔۔وہ چیخ رہی تھی۔

زرہام نظامانی کے چہرے کے نقوش غصے اور سختی سے تن گئے تھے۔۔۔

"ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔تم جیسے لوگ اس لائق ہی نہیں ہیں کہ ان پر ترس کھایا جائے۔۔۔مر وایسے ہی۔۔۔پتا نہیں کیوں میں تمہاری مدد کرنے کو آگیا۔۔۔"

وہ اسے غصے سے دیکھتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

رودابہ کی آنکھوں میں بھی ویسی ہی نفرت تھی اس کے لیے۔۔۔

دونوں کی قدم مخالف سمتوں میں چل دیئے تھے۔۔۔ نفرت شدید نفرت تھی دونوں طرف۔۔۔۔

"وہ اسی روڈ پر جا رہی ہے۔۔۔۔ اسے ایسے کچلو کے اس کی شناخت تک ختم ہو جائے۔۔۔ کوئی پہچان نہ سکے یہ حادثہ ہوا۔ کس کا ہے۔۔۔ مرنے والا کون ہے۔۔۔۔ اسے کچلنے کے ساتھ ہی وہاں آگ لگا دو۔۔۔"

فون پر کسی کو حکم دیا گیا تھا۔۔۔ دینے والے کے لہجے میں موجود نفرت اور سفاکی صاف دیکھی جاسکتی تھی۔۔۔۔

رودابہ کو دور دور تک ٹیکسی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔ سنسان روڈ پر وہ تنہا چل رہی تھی۔۔۔ اسے ڈر تو بہت لگ رہا تھا مگر ابھی کوئی ایسا انسان تھا نہیں اس کے پاس کہ وہ اسے فون کر کے مدد کے لیے بلا سکتی۔۔۔

جب اچانک اسے محسوس ہوا تھا کہ کوئی گاڑی اس کا پیچھا کر رہی ہے۔۔۔

اور یہ گاڑی وینیو سے ہی اس کے پیچھے آرہی تھی۔۔۔اس کا خوف بڑھنے لگا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا کہ شاید یہ گاڑی اسے نقصان پہنچانے کے لیے بھیجی گئی تھی۔۔۔ آغاز رہام نظامانی سے وہ کسی بھی شے کی توقع کر سکتی تھی۔۔۔

اس کے آنسوؤں کی شدت میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

نجانے اس کمزور اور بے بس لڑکی سے ان لوگوں کو کیا خطرہ تھا کہ وہ پہلے اسے جاب سے نکلوا چکے تھے۔۔۔اور اب ایسے پیچھے پڑ گئے تھے۔۔۔

آگے روڈ پر تھوڑا رش دیکھ وہ تیز قدموں سے بھاگنے لگی تھی۔۔۔یہ جانے بغیر کہ آگے کیسے اس کی موت کو انتظام کیا گیا ہے۔۔۔وہ جیسے ہی آگے بڑھی سامنے سے آتا تیز رفتار ڈمپر آہستہ ہونے کے بجائے رفتار مزید تیز کرتا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے فضا میں اس کی دلخراش چیخ گونج اٹھی۔۔۔اس کا دوپٹہ دور جا گرا تھا۔۔۔اس نے بچنے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر اسے کچل دیا گیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ اسے آگ لگائی جاتی، جب پولیس سائرن کی آواز اور سنسان جگہ ہونے کے باوجود ایک دم سے لوگوں کی بھیڑ جمع ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر پایا تھا۔۔۔

اور ڈمپر میں بیٹھتا وہاں سے بھاگ گیا تھا۔۔۔

"سر کام ہو گیا ہے۔۔۔ اب وہ لڑکی دوبارہ آپ کے راستے میں کبھی نہیں آئے گی۔۔۔ جتنا اس کا خون بہہ رہا ہے اور رش کی وجہ سے ایمبولینس بھی نہیں پہنچ پا رہی۔۔۔

اس لڑکی کی موت یقینی ہے۔۔۔"

وہ اپنے مالک کو حکم دیتا گاڑی ریورس کرتا وہاں سے پہلے آیا تھا۔۔۔

اور دوسری جانب وہ سسکتی زندگی آخری سانسیں لے رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"رودابہ اکبر جو پچھلے دنوں اپنے بھائی کے قتل کے لیے انصاف مانگ رہی تھی۔۔۔اس کے بارے میں ہمیں آج ایک بہت ہی افسوسناک خبر ملی ہے کہ وہ ایک روڈ حادثے میں مر چکی ہے۔۔

جو فوٹیج ہمارے سامنے آئی ہے۔۔۔اسے دیکھنے میں یہی لگ رہا ہے کہ انہوں نے خود گاڑی کے سامنے جا کر خودکشی کی ہے۔۔۔گاڑی والے کی بظاہر اس میں کوئی غلطی نظر نہیں آ رہی۔۔۔"

اینکر خود کو پڑھائے گئے سبق کے مطابق خبر نشر کر رہی تھی۔۔۔

"نیوز دیکھو۔۔۔۔"

زرہام اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا جب ارباز نے اسے پکارا تھا۔۔۔

رائنہ کی رخصتی ہوتے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی۔۔۔ وہ لوگ دو بجے کے قریب گھر پہنچے تھے۔۔۔ اس وقت وہ بہت زیادہ تھکا ہوا تھا اور صرف اپنے کمرے میں جا کر آرام کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"صبح دیکھوں گا ابھی بہت زیادہ تھکا ہوا ہوں۔۔۔ تم بھی ریسٹ کرو۔۔۔"

اس نے لاپرواہی سے کہا تھا۔۔۔اور آگے بڑھنے لگا تھا جب ارباز کے الفاظ نے اس کے قدم وہیں جکڑ لیے تھے۔۔۔

"وہ لڑکی مر گئی ہے۔۔۔۔کچھ گھنٹے پہلے بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اس کا۔۔۔۔"

ارباز کو دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا جیسے بہت افسوس ہوا ہو اسے۔۔۔

جبکہ زرہام اس بات پر یقین کرنے کو ہی تیار نہیں تھا۔۔۔

"جھوٹی خبر ہوگی۔۔۔۔وہ کچھ گھنٹے پہلے ہی تو ایونٹ میں مجھ سے ملی تھی۔۔وہ کیسے مر سکتی ہے بھلا۔۔۔میڈیا کو بھی آج کل کچھ مل نہیں رہا تو جھوٹی خبریں چلا دیتے ہیں۔۔۔"

وہ ماننے سے انکاری تھا۔۔ ارباز نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو مسلسل نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔

اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال تھا۔۔

"کہا جا رہا ہے۔۔۔ خودکشی کی ہے اس نے۔۔۔ جان بوجھ کر ڈمپر کے سامنے آئی ہے۔۔۔ یہ ویڈیو اس بات کی تصدیق کر رہی ہے۔۔۔"

ارباز نے اس کے سامنے اپنا موبائل کیا تھا۔۔ جس پر رودابہ کی ویڈیو چل رہی تھی۔۔۔

ارباز کی نظریں اس کے چہرے پر تھیں۔۔۔جو وہ سب دیکھنے کے بعد بھی سرد و سپاٹ رہا تھا۔۔۔

"یہ تو بہت کمزور نکلی۔۔۔اتنی جلدی ہمت ہار گئی۔۔"

عام سے لہجے میں کہتا وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

ارباز کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔اس کے جاتے ہی ارباز کا فون بجا تھا۔۔۔

"میں نے ابھی اسے یہ سب دکھایا ہے۔۔۔اس کا ری ایکشن بہت نارمل تھا۔۔۔مجھے نہیں لگتا اس کے پیچھے اس کا کوئی ہاتھ ہے۔۔۔

وہ لڑکی پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔۔ پھر بھلا زرہام اسے قتل کیوں کروائے گا۔۔۔"

ارباز نے دوسری جانب ساری بات بتائی تھی۔۔۔

"وہ آغا زرہام نظامانی ہے۔۔۔ اسے اپنے اوپر مکمل کنٹرول ہے۔۔۔ جب تک وہ نہیں چاہے اپنے اندر چلتے ایک ایموشن کو کسی کے سامنے نہیں لائے گا۔۔ ہو نہ ہو یہ کارنامہ اسی کا ہے۔۔

وہ لڑکی سب سے زیادہ زرہام کو ہی کھٹک رہی تھی۔۔۔"

دوسری جانب سے ارباز کے تجزیے کی تردید کی گئی تھی۔۔

جس بات پر ارباز بھی سر ہلا گیا تھا۔۔۔

اپنے کمرے میں آتے اس نے دروازہ پیر کی ٹھوکر سے بند کیا تھا۔۔۔اے سی فل کولنگ پر کرتے اس نے اپنا کوٹ اور ٹائی اتار کر بیڈ پر پھینک دی تھی۔۔

وہ اضطراری کیفیت میں پورے کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔

اس کا فون مسلسل بج رہا تھا۔۔۔

مگر اس نے دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کی رنگت بھی سرخ تھی۔۔۔

سگار نکال کر اسے ہونٹوں میں پھنساتے اس کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا۔۔ وہ خود کو ریلیکس کر رہا تھا۔۔۔

اس نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ خود کو باور کروا رہا تھا۔۔

سیگریٹ پیتے اس کا دھواں ارد گرد اٹھنے لگا تھا۔۔ موبائل بج بج کر پاگل ہو چکا تھا۔۔۔ اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔

وہ اٹھ کر فریش ہونے واش روم کی جانب بڑھنے لگا تھا جب اس کی نظر موبائل سکرین پر گئی تھی۔۔

نمبر انجان تھا۔۔۔ اس کے قدم رک گئے تھے۔۔۔ یہ کون کال کر رہا تھا اسے۔۔۔ وہ بھی رات کے اس پہر۔۔۔

اتنی شدت کے ساتھ۔۔۔

اس نے پیشانی مسلتے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھاتے کال پک کی تھی۔۔۔

جب دوسری جانب سے اسے سسکیوں کی آواز سنائی دی تھی۔۔

"سر میں رودابہ کی بھابھی بات کر رہی ہوں۔۔۔ ہمیں اس وقت آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔۔۔ کیا آپ یہاں سٹی ہاسپٹل آسکتے ہیں۔۔۔ یا کسی کو ہماری مدد کے لیے بھیج سکتے ہیں۔۔۔

ہمیں پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔ اگر ابھی فوری پیسے جمع نہ کروائے تو رودابہ کو کچھ ہو جائے گا۔۔۔

خدا کے لیے ہماری مدد کریں۔۔۔ کوئی ہماری مدد نہیں کر رہا۔۔۔ آپ آخری امید ہیں۔۔۔ ہماری رودابہ کو بچالیں۔۔ ہم ساری زندگی آپ کو دعائیں دیں گے۔۔۔"

رودابہ کی بھابھی رخشندہ سسکتی ہوئی اس سے مدد مانگ رہی تھی۔۔۔ اس لڑکی کی زندگی بچانے کے لیے جس کو وہ مردہ سمجھ چکا تھا۔۔۔

ابھی کچھ گھنٹے پہلے وہ لڑکی اس کے منہ پر مار کر گئی تھی اس کے پیسے۔۔ اب وہی رقم اس کی زندگی کے لیے ناگزیر ہو چکے تھے۔۔۔

"ڈونٹ وری۔۔میں رقم ٹرانسفر کر دیتا ہوں۔۔۔اور ہاسپٹل کی
انتظامیہ سے بات کرتا ہوں۔۔"

اس نے تسلی دی تھی۔۔۔نجانے کیوں اس نے ایسا کیا تھا۔۔

وہ اتنا رحم دل تو نہیں تھا ان لوگوں کے معاملے میں جو اس کے لیے
ناپسندیدہ تھا۔۔۔

"شکریہ بھائی۔۔۔بہت شکریہ آپ کا۔۔۔۔اللہ آپ کو ہمیشہ
سلامت رکھے۔۔۔"

وہ اسے دعائیں دے رہی تھیں۔۔۔جبکہ بھائی لفظ پر وہ پل بھر کو
تھم سا گیا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی پل اپنا سر جھٹکتا وہ ہاسپٹل انتظامیہ کا نمبر منگواتا اپنے اسسٹنٹ کو سارا معاملہ ہینڈل کرنے کا کہہ گیا تھا۔۔۔

"مجھے ساتھ ساتھ اپ ڈیٹ دیتے رہنا۔۔۔ویسے ڈاکٹرز کا کیا کہنا ہے؟ بچ جائے گی وہ۔۔۔"

احساس سے عاری انداز تھا۔۔۔

"اس کے سر پر چوٹ آئی ہے۔۔۔خون بہت بہہ گیا ہے۔۔۔بچنے کے چانسز بہت کم ہیں۔۔۔سر سوشل میڈیا پر کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس سب کے پیچھے نظامانی خاندان کا ہاتھ ہے۔۔

اسے مروانے کی کوشش کی گئی ہے۔۔۔ ارباز سر اور نصیر سر کا نام آرہا ہے۔۔ اگر آپ ایک بار ہاسپٹل کا چکر لگا لیں تو بہتر ہو گا۔۔۔"

اس کا اسسٹنٹ زبیر اس کا بہت قریبی تھا۔۔۔ اگر اسے کوئی سمجھتا تھا تو وہ وہی تھا۔۔۔

"وہ مرنی نہیں چاہیے۔۔۔ میرے خاندان کے کسی فرد پر کوئی بات نہیں آنی چاہیے۔۔۔"

اس کا لہجہ دوٹوک تھا۔۔

"سر آپریشن شروع ہو چکا ہے اس کا۔۔۔ویسے ایک بات کہوں سر۔۔۔یہ حادثہ سوچی سمجھی سازش ہی لگ رہی ہے۔۔۔جیسے کسی نے جان بوجھ کر قتل کروانے کی کوشش کی ہو اس لڑکی کو۔۔۔"

زبیر نے ڈرتے ڈرتے بات کہی تھی۔۔۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔اگر ایسا ہوا بھی ہے اور میرے خاندان سے کسی نے کیا بھی ہے تو یہ پھر بھی حادثہ ہی کہلایا جانا چاہیے۔۔۔"

وہ اتنے زور سے دھاڑا تھا کہ زبیر ڈر گیا تھا۔۔

"جی سر۔۔۔ایسا ہی ہو گا۔۔۔اس گھر کی عورتیں بہت ڈری ہوئی

ہیں۔۔۔مجھے نہیں لگتا وہ کچھ بولیں۔۔۔"

زبیر کی بات پر وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔

جبکہ اس نے فون غصے سے بیڈ پر پٹخا تھا۔۔۔۔

"جان کا عذاب بن گئی ہے یہ لڑکی۔۔۔مر ہی جاتی تو معاملہ میں خود

دبا لیتا۔۔مگر یہ پھر بچ گئی۔۔۔'

وہ سفاکیت سے بولا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"السلام وعلیکم۔۔۔"

اس کی بھاری سحر انگیز آواز کوریڈور میں گونجی تھی۔۔ سر جھکائے بیٹھی تہمینہ بیگم نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیسی ہیں آپ کی بیٹی۔۔۔؟؟ زبیر نے بتایا کہ ان کا آپریشن کامیاب رہا ہے۔۔۔ بہت خوشی ہوئی ان کی صحت یابی کا سن کر۔۔۔"

وہ نرم لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔ جب اس کی بات پر تہمینہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھی تھیں اور بہت ہی محبت اور شفقت سے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ پھیر گئی تھیں۔۔

"آپ نے میری بچی کی جان بچائی ہے بیٹا۔۔۔میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔۔۔اللہ کرے ہمیشہ خوش رہیں آپ۔۔۔کبھی کوئی غم کوئی تکلیف قریب بھی نہ بھٹکے آپ کے۔۔۔"

وہ بہتی آنکھوں میں احسان مندی کا احساس لیے اسے دیکھتیں شاید شرمندگی سے دوچار کر گئی تھیں۔۔

"نہیں آنٹی اس میں احسان کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔بیٹا کہا ہے آپ نے تو آپ کا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔۔۔'

وہ شائستگی سے بولا تھا۔۔۔جب تہمینہ بیگم نے اسے ساتھ اندر آنے کو کہا تھا۔۔

رودابہ بیڈ پر آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔۔۔اس کا ماتھا اور سر پٹیوں سے جکڑا ہوا تھا۔۔۔رنگ اتنی زرد تھی جیسے سارا خون نچوڑ گیا ہو۔۔۔

دونوں ہاتھ اور بازوؤں پر بھی زخم کی نشان تھے۔۔۔۔ایک پیر پر بھی پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔۔اس کے چہرے سے تکلیف کا احساس واضح ہو رہا تھا۔۔۔

زرہام نظامانی کی نظریں اس پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔

وہ لڑکی کیا سے کیا ہو گئی تھی۔۔ کیا وہ اتنا ہی بے رحم تھا۔۔۔اس پل وہ اپنی سفاکیت کا سوچتا مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔ لیکن اس نے تو اپنے خاندان کی حفاظت کرنی تھی۔۔ جس کے راستے میں اگر کوئی بھی آئے گا تو اس کا یہی حال ہو گا۔۔۔

اس کو اپنا آپ بالکل درست لگا تھا۔۔۔۔

رخشندہ نے خود کو مکمل طور پر سیاہ چادر میں ڈھانپ رکھا تھا۔۔وہ عدت میں تھی مگر اسے مجبوراً نکلنا پڑا تھا۔۔۔

زرہام کی نظریں رودابہ کے قریب بیڈ پر بیٹھی ان دو ننھی پریوں پر پڑی تھی۔۔۔ ایک نے رودابہ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔۔۔

جیسے اس کے دور جانے کا خوف ہو۔۔۔زرہام نظامانی کی آنکھوں کی سطح سرخ ہوئی تھی۔۔۔اسی لمحے رودابہ نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔اور سب سے پہلے نگاہیں اسی سے ٹکرا گئی تھیں۔۔۔

اسے ڈاکٹر نے دوا دے کر سلایا تھا۔۔اسے جب ہوش آیا تھا تو رخشندہ نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔اس احسان کے بارے میں بھی جو اس شخص نے اس پر کیا تھا۔۔

اس کے گھر والوں کے لیے یہ شخص اب فرشتہ بن چکا تھا۔۔۔مگر اس کی نگاہوں میں اب بھی ایک شیطان تھا۔۔۔

جسے وہ کبھی معاف نہیں کر سکتی تھی۔۔ اسے مروانے کی کوشش

اسی شخص نے کی تھی۔۔ وہ جو گاڑی اس کے پیچھے آ رہی تھی وہی

اس کو مارنے کا سبب بنی تھی۔۔

لوگ چاہے اس کا حادثے کا نام دیتے۔۔۔ لیکن اس نے خود دیکھا

تھا کہ ڈمپر والے نے سپیڈ تیز کی تھی۔۔۔ جیسے وہ اسے کچلنے کے

ارادے سے ہی آ رہا ہو۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے آپ کی؟؟؟"

اس نے شاید پہلی بار اس کے گھر والوں کے سامنے اس سے اچھے

سے بات کی تھی۔۔۔

"بہت شکریہ آپ کا۔۔۔ آپ کا کیا گیا احسان میں کبھی نہیں

بھولوں گی۔۔۔"

اس کا سوال نظر انداز کرتے اس نے دھیمے لہجے میں جواب دیا

تھا۔۔۔

اس کے اس بدلے انداز پر زرہام نے حیرت سے اس کی جانب

دیکھا تھا۔۔رخشندہ پہلے ہی باہر جا چکی تھی۔۔۔ بچیاں کل رات سے

بھوکی تھیں۔۔۔انہیں گھر لے کر جانا تھا۔۔

اور تہمینہ بیگم ڈاکٹر کے بلانے پر اسے کچھ دیر رودابہ کے پاس رکنے

کا کہتیں جلدی سے باہر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔

"لگتا ہے تمہیں سر پر بہت گہری چوٹ آئی ہے۔۔اس لیے میرا شکریہ ادا کر رہی ہو۔۔۔۔"

طنزیہ مسکراہٹ اس شخص کے لبوں کو چھو گئی تھی۔۔

"شکریہ ادا کر رہی ہوں کہ مجھے بچا کر اپنی بربادی کا آغاز کر دیا ہے آپ نے آغا صاحب۔۔۔اب تو موت کو بھی بہت قریب سے دیکھ لیا ہے۔۔۔اب موت کا خوف بھی ختم ہو چکا ہے۔۔۔

مجھے لگا نہیں تھا کہ آغا زرہام نظامانی مجھ سے اتنا ڈرتا ہو گا کہ مجھے قتل کروانے کی ہی پلاننگ کر لے گا۔۔۔۔"

اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔ مگر وہ پھر بھی بر خوفی سے اس شخص کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اس کی بات پر زرہام کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔۔ دل جلا دینے والی زہر خند مسکراہٹ۔۔۔۔

وہ جب مسکراتا تھا تو اس کے دونوں گالوں پر گڑھے سے بن جاتے تھے۔۔۔۔ اس کے چہرے کی رنگت بہت زیادہ سفید تھے۔۔۔

جب غصہ کرتا تھا تو کنپٹی کی رگیں ابھر آتی تھیں۔۔۔۔ چہرے کی رنگت غضبناک حد تک سرخ ہو جاتی تھی۔۔۔ وہ دنیا والوں کے

لیے خوبیوں اور ذہانت سے بھرپور ایک سحر انگیز اور وجاہت کا شاہکار مرد تھا۔۔

جس کی خواہش اس کے سرکل کی لاتعداد لڑکیاں کرتی تھیں۔۔۔ اس نے کبھی کسی میں انٹرسٹ نہیں لیا تھا۔۔ مگر اس کے بارے میں خوب چرچے ہوتے تھے۔۔۔

وہ ہر دل عزیز شخصیت تھا دنیا والوں کے لیے۔۔۔ پر وہ دل کا کتنا کالا اور سفاک تھا یہ بات کوئی رودابہ اکبر سے پوچھتا۔۔۔ جس نے اس شخص کا بدترین سلوک برداشت کیا تھا۔۔

اور بار بار کیا تھا۔۔۔یہ شخص اب بھی اس کے لیے سفاک اور بے رحم تھا۔۔۔ جس بات کا ثبوت اگلے ہی پل اس نے دے دیا تھا۔۔

"تم جانتی ہو اس وقت مجھے پچھتاوا ہو رہا ہے تمہیں بچا کر۔۔۔ تم زندہ رہنا ڈیزرو ہی نہیں کرتی۔۔'

اس کے قریب جھکتا وہ اس کے حسین چہرے کو ناگواریت بھری نگاہوں سے دیکھتے بولا تھا۔۔۔جب کے اس کے قریب ہونے پر رودابہ تھوڑی خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت بہت کمزور اور بے بس تھی۔۔۔ یہاں سے ہل بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

"امی۔۔۔"

اس نے دروازے کی جانب دیکھتے تہمینہ بیگم کو پکارا تھا۔۔وہ شخص مکمل طور پر اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔اس کی مسحور کن مہک رودابہ کی سانسوں میں گھلتی اسے ناگوار محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

جس کی باقی لڑکیاں طلبگار رہتی تھیں۔۔۔

"وہ نہیں آئیں گی۔۔۔ڈاکٹر نے انہیں میرے کہنے پر ہے بلایا ہے۔۔۔جب تک میں نہ کہوں اس کمرے میں کوئی نہیں آسکتا۔۔۔"

اسکی سوجی سرخ آنکھوں میں اپنی سفاکیت سے بھرپور بھوری آنکھیں گاڑھتے وہ اس کو خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔

"کیا کہہ رہی تھی؟؟ میرے خاندان کو برباد کرو گی۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں تمہیں اتنی مہلت دوں گا۔۔۔۔"

اس شخص کا ہاتھ رودابہ کی گردن کی جانب بڑھا تھا۔۔ اس کے بستر پر پڑے ہونے کا لحاظ بھی نہیں کیا تھا اس نے۔۔۔

"تم بہت ظالم انسان ہو۔۔۔۔ اللہ کرے ایک دن تمہارا بھی یہی حال ہو۔۔۔ اور میں ایسے ہی تمہاری بے بسی کا تماشا دیکھوں۔۔۔"

وہ اس کے ہاتھ اپنے گردن سے ہٹانے کی کوشش کرتے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جبکہ اسکی ان بچکانہ باتوں پر وہ ہنستا تھا۔۔۔جب وہ ہنستا تھا تو اس کی بھوری آنکھیں مسکرانے لگتی تھیں اور اس کی سحر انگیزی میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔

"تمہیں خواب دیکھنے کی بہت بری عادت ہے۔۔ناممکن کی خواہش کر رہی ہو تم۔۔۔اور تمہیں لگتا ہے میں تمہیں اتنا لمبا جینے کا موقع دوں گا۔۔۔"

اس کی دودھیا ملائم گردن پر اپنی بے رحم گرفت قائم کرتا وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

وہ اس کے بہت قریب جھکا ہوا تھا۔۔۔ان دونوں کی نظریں آپس میں ٹکرا رہی تھیں۔۔۔دونوں کی آنکھوں میں چیلنج تھا۔۔۔ایک دوسرے کو ہرانے اور توڑنے کا عزم۔۔۔

"میری سانس بند ہو رہی ہے۔۔۔"

وہ شخص شاید کسی اور ہی دنیا میں کھو گیا تھا۔۔اسے خود بھی اندازہ نہیں ہوا تھا کہ رودابہ کی گردن پر اس کی گرفت سخت ہوتی چلی گئی تھی۔۔

جب اس کی سسکی پر وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔

اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔رودابہ بری طرح سے کھانسنے لگی تھی۔۔۔۔اس کی سانس رکنے لگی تھی۔۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے سر کو پکڑ لیا تھا۔۔۔

"پانی پیو۔۔۔"

اس نے رودابہ کے گرد بازو حمائل کرتے اسے اٹھا کر تکیوں کے سہارے بیٹھایا تھا۔۔۔رودابہ نے حیرت زدہ سا ہو کر اس شخص کا یہ انداز دیکھا تھا۔۔۔

وہ اسے مارنا چاہتا تھا۔۔۔پھر یہ فکر کیسی تھی۔۔۔۔اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

اس نے پانی کا گلاس رودابہ کے لبوں سے لگایا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں اب بھی حیرت سے پھیلی ہوئی تھی۔۔۔اب یہ ہونا ڈھونگ تھا اس شخص کا۔۔۔۔

اس نے پانی پیا تھا اور سر تکیے کے سہارے ٹکا دیا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر کو اندر بھیجو۔۔۔"

اس نے فون پر کسی کو کہا تھا۔۔۔

اگلے چند سیکنڈز بعد ڈاکٹر تیزی سے اندر آئی تھی۔۔۔روداب کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔۔۔

وہ ایک جانب کھڑا خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ شاید بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

زرہام نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔وہ یہ کیا کر گیا تھا۔اتنی بھی کیا نفرت اور بے رحمی کی اس بستر پر پڑی لڑکی کو نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر اس کا اچھے سے ٹریٹمنٹ کریں۔۔۔یہ جلد از جلد ٹھیک ہونی چاہیے۔۔۔"

ایک نظر اس پر ڈالتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ ڈاکٹر ردا نے نگاہیں موڑ کر اس کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔ وہ رودابہ کی گردن پر بنے انگلیوں کے نشان دیکھ چکی تھی۔۔

اسے رودابہ کے لیے افسوس ہوا تھا۔۔۔ یہ امیر زادے اس جیسی بے ضرر لڑکی کو ایسے ہی نوچ کھسوٹ کر پھینکنا اپنا شوق مانتے تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اس لڑکی پر حملہ کس نے کروایا ہے۔۔؟؟؟ضرور یہ ہمارے خلاف سازش کی گئی ہے۔۔۔۔ کیونکہ اس کے خاموش ہو جانے کے

بعد ہمیں تو اس کی جانب سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔۔ ہمارے دشمن کو یہ بات پسند نہیں آئی۔۔ اور یہ حرکت کی گئی ہے۔۔۔"

وہ سب اس وقت لاؤنج میں جمع تھے۔۔۔ میڈیا کا ایک چینل ان کے خاندان کے خلاف بہت زہر اگل رہا تھا۔۔ جس کا مالک عباس شیرازی کا گہرا دوست تھا۔۔

عباس شیرازی زرہام نظامانی کا سب سے گہرا دشمن تھا۔۔ اس کی بہن ثمر شیرازی زرہام کی محبت میں پاگل دیوانی تھی۔۔۔ اس سے شادی کرنے کی خواہاں تھیں۔۔۔

زرہام اکثر ایسی ہی دیوانی لڑکیوں کا شکار ہو جاتا تھا۔۔۔ مگر اسے کبھی کسی میں کوئی انٹرسٹ نہیں رہا تھا۔۔۔ کوفت محسوس ہوتی تھی اسے اس دیوانے پن سے۔۔۔

ثمر جو ابھی خاصی سمجھدار لڑکی تھی۔۔۔ زرہام نے اسی وجہ سے اسے اپنے ساتھ بھی رکھا تھا۔۔۔ دونوں کی اچھی دوستی تھی۔۔۔ اس کے ساتھ ایک بزنس ٹرپ پر لندن گئی تھی۔۔۔

اس کی چارمنگ شخصیت اور مغرورانہ انداز اکثر لڑکیوں کو ایسے ہی گھائل کر دیتا تھا۔ جیسے ثمر کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔

وہ نجانے کب اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔وہ خود بھی ایک حسین لڑکی اور دولت مند گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔اسے پورا یقین تھا کہ زرہام کا چناؤ وہی ہو گی۔۔۔

جبکہ زرہام کی منگنی نصیر صاحب نے بچپن میں ہی ایشا کے ساتھ طے کر رکھی تھی۔۔۔۔

جس کے بارے میں زیادہ لوگوں کو پتا نہیں تھا۔۔۔

جس پر زرہام کو کوئی خاص اعتراض بھی نہیں تھا۔۔ ثمر کو یہی خوش فہمی اور خود پر بھروسہ تھا کہ زرہام نظامانی کبھی بھی اس کے پرپوزل کو ریجکٹ نہیں کرے گا۔۔

اسی خاطر اس نے ایک بہت شاندار پارٹی ارینج کر کے سب دوستوں اور فیملیز کو انوئٹ کیا تھا اور سب کے سامنے زرہام کو پرپوز کر دیا تھا۔۔۔ جو دیکھ زرہام سمیت اس کے گھر کے سبھی افراد شاک رہ گئے تھے۔۔۔

زرہام کو اس کی یہ حرکت سخت ناگوار گزری تھی۔۔۔ اس نے اپنے مخصوص کھردرے لہجے میں انکار کرتے کہہ دیا تھا کہ اسے ایسی

بچکانہ امید ہر گز نہیں تھی اس سے۔۔۔اس کے غصے سے بہت کچھ بول کر آجانے پر ثمرا تنے لوگوں کے سامنے مارے شرمندگی کے زمین میں گڑھ گئی تھی۔۔۔

زرہام نظامانی ایسا ہی تھا۔۔۔اسے اپنے خاندان کے علاوہ کسی کے جذبات واحساسات کی پرواہ نہیں رہتی تھی۔۔۔

وہ تو انکار کر کے چلا گیا تھا۔۔۔مگر ثمر وہ ریجکشن نہیں بھول پائی تھی۔۔۔

اسے کسی بھی قیمت پر وہ انسان چاہیے تھا۔۔۔اس نے دل برداشتہ ہو کر خودکشی کی کوشش کی تھی۔۔۔اس کے گھر والوں نے اسے بروقت بچالیا تھا۔۔۔

سب لوگ گئے تھے مگر وہ نہیں گیا تھا۔۔۔جس کی ثمر سب سے زیادہ منتظر تھی۔۔۔وہ شخص بے رحم تھا۔۔۔

اور ہمیشہ ایسے لوگوں کے لیے رہا تھا۔۔۔

اس دن کے بعد سے دونوں خاندانوں کے بیچ ایک سرد جنگ چھڑ گئی تھی۔۔۔

دونوں جانب سے ایک دوسرے کا بائیکاٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔ مگر عباس شیرازی اپنی بہن کی حالت دیکھ اندر ہی اندر جلتا کڑھتا رہتا تھا۔۔۔ اور آئے روز کوئی نہ کوئی سازش کرتا رہتا تھا زرہام نظامانی کے خلاف۔۔۔

اور اس کے پیارے خاندان والوں کے خلاف۔۔۔۔

اس بار اس کے ہاتھ رودابہ نامی جو کیس لگا تھا۔۔ وہ اسے ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔ اس خاطر اس سے جو ہو سک رہا تھا وہ کر رہا تھا۔۔۔

"اگر اس معاملے میں عباس شیر ازی اپنی ٹانگ اڑا رہا ہے۔۔۔ تو اس بار میں خود اس کی ٹانگیں توڑ کر کتوں کے آگے ڈالوں گا۔۔۔ بہت بار اگنور کر لیا میں نے اسے۔۔۔ بہت شوق ہے اسے میرے معاملات میں گھسنے کا۔۔۔ اب چھوڑوں گا نہیں میں اسے۔۔"

زرہام نے لب بھینچتے کہا تھا۔۔۔ وہ بہت زیادہ غصے میں لگ رہا تھا آج۔۔۔

آغا نصیر نظامانی اور رحیم صاحب نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔ اور آنکھوں ہی آنکھوں میں پھر سے اشارے ہوئے تھے۔۔۔

"اسے کہتے ہیں سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔۔۔"

ارباز نے آج بھی ان اشاروں کو ملاحظہ کرتے زیر لب بڑبڑاتے کہا تھا۔۔۔

شگفتہ بیگم کی نظریں اپنے بیٹے کے سرخ چہرے پر تھیں۔۔۔وہ کچھ دنوں سے انہیں بہت ڈسٹرب سا لگ رہا تھا۔۔۔

اسے اٹھ کر جاتے دیکھ وہ بھی اس کے پیچھے اٹھ گئی تھیں۔۔۔

"زرہام۔۔۔۔"

ماں کی پکار پر اس نے پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور اپنے چہرے کے بگڑے تاثرات نارمل کیے تھے۔۔۔

"یس مام۔۔۔"

اس نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"یہ مسائل تو پہلے بھی چلتے رہتے ہیں۔۔۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ سازشیں ہوئی ہیں ہمارے خلاف۔۔۔ آج سے پہلے تو آپ کو اتنا ڈسٹرب کبھی نہیں دیکھا۔۔۔؟ سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔؟؟"

انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور وہاں کاریڈور میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی تھیں۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے مام۔۔۔۔ آپ ویسے ہی پریشان ہو رہی

ہیں۔۔۔"

اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ یہ آنکھیں کبھی اتنی بے چین نہیں رہیں۔ ماں ہوں

آپ کی۔۔۔۔ آپ پوری دنیا سے چھپا سکتے ہیں مجھ سے

نہیں۔۔۔۔"

وہ اس کے لیے فکر مند تھیں۔ ان کی تینوں اولادیں دل کے بہت

قریب تھیں۔۔ مگر زرہام سے ان کی الگ ہی اٹیچمنٹ تھی۔۔۔

ان کی بات پر وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔

"پچھلے ایک مہینے سے میں ٹھیک سے سو نہیں پا رہا مام۔۔۔ دل و دماغ پر عجیب سا بوجھ ہے۔۔۔ کبھی کبھی لگتا ہے کہ میں دنیا کا ظالم ترین انسان ہوں۔۔۔ مگر پھر کبھی کہیں اپنی غلطی نظر بھی نہیں آتی۔۔

اپنی فیملی کو پروٹیکٹ ہی تو کر رہا ہوں میں۔۔۔ بیرونی سازشوں اور دشمنیوں سے۔۔۔۔ جو کچھ ریحان چاچو کے ساتھ ہوا میں وہ باقی کسی کے ساتھ نہیں ہونے دے سکتا۔۔ میں اس گھر کا بڑا بیٹا ہوں۔۔۔ سب کی زمہ داری ڈیڈ نے مجھے سونپی ہے۔۔۔ جسے پورا

کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہوں۔۔۔ کبھی کبھی لگتا ہے اس لڑکی کی بات سن لینی چاہیے۔۔۔

کیا پتا وہ سچ کہہ رہی ہو۔۔۔۔ مگر ایسا پاسبل ہی نہیں ہے کہ میری فیملی میں سے کوئی شمریز کو مارنے کی سازش کرے۔۔ اور پھر سوچتا ہوں کہ اگر میرے خاندان سے کوئی قصوروار نکل آیا تو کیا میں اس انسان کو سزا دے پاؤں گا۔۔۔

کبھی بھی نہیں۔۔۔ میں ایسا کبھی بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔

کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں۔۔۔۔"

وہ بہت سیاسی ڈسٹرب تھا۔۔۔اور ہمیشہ کی طرح اپنی ماں کے آگے اپنی پریشانی بیان کر دی تھی۔۔۔جو اس کی بات سن کر اور اپنے گھر کے لوگوں کے لیے پوزیسو نیس دیکھ ہولے سے مسکرائی تھیں۔۔

"آغا زرہام نظامانی ایک عام سی لڑکی کی وجہ سے اتنا ڈسٹرب ہے۔۔۔وہ اتنی اہم بالکل بھی نہیں ہے کہ میرا بیٹا اس کے بارے میں سوچے۔۔۔اس کا بھائی مرا ہے تو ہم نے بھی تو ریحان بھائی کو کھویا ہے۔۔۔

وہ ہمیں جان بوجھ کر پوری دنیا کے سامنے بدنام کرنے اور نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے تو اپنے بچاؤ کے لیے اور اس کی زبان بندی کے لیے ہم کچھ نہ کچھ تو کریں گے ہی نا۔۔

ہاتھ پر ہاتھ باندھ کر تو نہیں بیٹھ سکتے۔۔۔"

اس عورت کے تکبر اور غرور کی انتہا ہی نہیں تھی۔۔۔ان کے لہجے میں اس لڑکی کے لیے صرف حقارت تھی۔۔۔

"اسے مروانے کی سازش بھی مجھے لگتا ہی عباس شیرازی نے ہی کی ہے۔۔۔وہی اس معاملے کو مزید ہوا دے رہا ہے۔۔۔یہ بھی ممکن

ہو کہ وہ لڑکی عباس شیرازی کے ساتھ مل کر یہ سب کر رہی

ہو۔۔۔

آپ کو ان گھٹیا لوگوں کے لیے ڈسٹرب رہنے کی ضرورت نہیں

ہے۔۔۔"

شگفتہ بیگم نے اس کی پیشانی چومتے اسے ہر معاملے میں درست

ٹھہرایا تھا۔۔۔ان کی نظر میں کبھی ان کا شوہر اور بیٹا غلط ہو ہی نہیں

سکتے تھے۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولا تھا خاموشی سے وہاں سے اٹھ آیا تھا۔۔۔

کمرے میں آتے ہی اس کا موبائل بجنے لگا تھا۔۔۔ ایشا کی کال تھی۔۔۔ وہ اس کے ساتھ باہر کافی پر جانا چاہتی تھی۔۔۔

"میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔ تم کسی اور کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"میرے فیانسی آپ ہیں زرہام۔۔۔ مجھے آپ کے ساتھ ہی جانا ہے۔۔۔"

وہ ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔یہ سب پسند نہیں ہے مجھے۔۔۔۔نہ ہی فضول کا ٹائم ہے میرے پاس۔۔۔"

وہ خفگی سے کہتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔۔

سیگریٹ سلگھاتے وہ کھڑکی کی پاس آن کھڑا ہوا تھا۔اس کے اندر کی گھٹن بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

جب اسی لمحے اس کا موبائل دوبارہ بجا تھا۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔ایک بار کا انکار سمجھ میں نہیں آتا تمہیں۔۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔

"سر میں ڈاکٹر ردا بات کر رہی ہوں۔۔۔۔"

وہ کال کاٹنے لگا تھا جب گھبرائی ہوئی سی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔کال کاٹتا اس کا ہاتھ وہیں رک گیا تھا۔۔۔

"خیریت ہے۔۔۔؟؟وہ لڑکی ٹھیک تو ہے۔۔۔؟؟"

بے ساختہ لبوں سے نکلا تھا۔۔۔۔

"جی سر وہ ٹھیک تھیں۔۔۔مگر اتنی بھی نہیں۔۔۔ان کو ابھی ہم مزید ایک ہفتہ ہاسپٹل میں رکھنا چاہتے تھے۔۔۔لیکن ان کی ضد

تھی کہ بل بہت بڑھ رہا ہے۔۔۔وہ اتنا قرض افورڈ نہیں کر سکتیں۔۔۔

اس لیے زبردستی وہ ڈسچارج لے کر چلی گئی ہیں۔۔۔آپ نے کہا تھا تو اس لیے میں نے کال کر دی۔۔۔"

اس کی بات سنتے شکنوں میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"وہ جب تک ہاسپٹل میں رہی ہے۔۔۔کیا کوئی اس سے ملنے آیا ہے۔۔۔؟؟"

اس نے سرسری سا پوچھا تھا۔۔

"نہیں سر۔۔۔ ان کی والدہ اور بھابھی کے علاؤہ کوئی نہیں

آیا۔۔۔ بلکہ نہیں ایک دن ایک شخص آیا تھا ان سے ملنے۔۔۔"

اسے ایک دم سے یاد آیا تھا۔۔۔

"کون۔۔۔؟؟"

دانت پیستے پوچھا گیا تھا۔۔۔

"راحیل نظامانی نام تھا ان کا۔۔۔"

اسے ساری تفصیل رکھنے کو کہا گیا تھا۔۔۔ اس لیے اسے نام یاد

تھا۔۔۔

جو سنتے زرہام نظامانی کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔یہ راحیل کو کیا ہو گیا تھا۔۔

زرہام نے فون کاٹ کر راحیل کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔

"السلام و علیکم بھائی۔۔۔"

راحیل نے اس کی کال فوراً پک کی تھی۔۔

"کیا معاملہ چل رہا ہے تمہارا اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔؟؟"

انتہائی غصے سے پوچھا گیا تھا۔۔۔وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اسے اتنا غصہ کیوں آ رہا تھا۔۔۔

"کونسی لڑکی کے ساتھ بھائی۔۔۔؟؟"

وہ گھبرا اگیا تھا۔۔۔زرہام نے کبھی اسے کسی بات سے نہیں روکا تھا۔۔

"شمریز کی بہن سے۔۔۔"

اس کی آواز مزید سرد ہوئی تھی۔۔۔وہ مغرور انسان شاید اس لڑکی کا نام لینا اپنی توہین سمجھ رہا تھا۔۔۔

"روداب۔۔۔بھائی اس کا بہت بڑا ایکسڈنٹ ہوا تھا۔۔۔دوست ہے میری تو بس کچھ دیر کے لیے عیادت کرنے چلا گیا۔۔"

وہ تو کسی کو بھی بتائے بغیر ٹیکسی میں کیا تھا۔۔ مگر اب اسے احساس ہو اتھا کہ زرہام نظامانی سے کچھ بھی چھپانا ممکن نہیں تھا۔۔

"دوست۔۔۔ کیا میں جان سکتا ہوں یہ دوستی کب ہوئی اور تم کب سے لڑکیوں سے دوستی کرنے لگ گئے۔۔۔ وہ بھی اس جیسی لڑکی سے۔۔۔"

وہ تپ کر بولا تھا۔۔ اس کی کنپٹی کی رگیں اُبھری آئی تھی۔۔

"نہیں بھائی آپ غلط سمجھ رہیں ہیں۔۔۔ ایسی ویسی دوستی نہیں ہے۔۔۔ وہ بس وہ بھی پینٹگز بناتی ہیں۔۔۔ تو ایسے ہی اتفاقاً ایک ملاقات ہو گئی تھی ہماری۔۔۔ تب سے ہی جانتا ہوں۔۔

اور بھائی آپ اسے جیسی لڑکی سمجھتے ہیں وہ ویسی بالکل بھی نہیں ہے۔۔وہ بہت۔۔۔۔"

راحیل کو اپنے بھائی کی اس لڑکی سے اس بے انتہا نفرت کی وجہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

اسے ہر لحاظ سے مظلوم رودابہ ہی لگتی تھی۔۔۔

"مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں سننا۔۔اور تم دوبارہ اس سے نہیں ملوگے۔۔۔ آئندہ میں ایسی کسی ملاقات کا نہ سنوں۔۔۔"

وہ اپنا حکم سناتا کال کاٹ گیا تھا۔۔اسنے ایک اور سیگریٹ سلگھا لیا تھا۔۔جب اس کے موبائل سکرین پر ایک نوٹیفکیشن ابھرا تھا۔۔۔

"مقتول شمریز ظفر جن کے قتل کا معمہ ابھی تک حل نہیں ہو سکا۔۔۔ ان کی بہن کا ایک اور بیان سامنے آیا ہے۔۔۔

جن کے ساتھ ہوئے حادثے کے بعد ان کی موت کی جھوٹی خبریں ہر طرف پھیلا دی گئی تھیں۔۔

ان کا کہنا ہے کہ ان کو قتل کرنے کی کوشش اسی خاندان کی طرف سے کی گئی ہے۔۔۔ جن پر انہوں نے اپنے بھائی کے قتل کا الزام لگایا تھا۔۔۔ ان کا کہنا ہے کہ ان پر دوبارہ حملے کا خطرہ ہے۔۔

ان کی حکومت سے اپیل ہے کہ انہیں اور ان کے گھر کی باقی عورتوں کو تحفظ دیا جائے نظامانی خاندان سے۔۔۔

وہ خاندان جو دنیا کے سامنے آئی جانا مانا معزز اور شریف خاندان سمجھا جاتا ہے۔۔۔

آخر ایسی کیا وجہ ہے کہ یہ لڑکی بار بار انہیں کا نام لے رہی ہے۔۔۔ کیا یہ صرف ایک غلط فہمی ہے۔۔

یا پھر واقعی وہ لڑکی چیخ چیخ کر سچ کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔۔۔ مگر طاقت کے آگے اس کی اس چیخوں پکار کو کوئی سن نہیں رہا۔۔"

وہ نیوز اینکر اور بھی بہت کچھ بول رہی تھی۔۔۔ مگر زرہام نظامانی کا دماغ تو رودابہ کا لگایا الزام سن کر ہی گھوم گیا تھا۔۔۔

اس کی مدد کی بھی اس لڑکی نے کوئی پرواہ نہیں کی تھی۔۔۔ثبوت کے طور پر جو ویڈیو دکھائی جا رہی تھی۔۔۔

اس میں ان کے گھر کی گاڑی واضح دکھائی دے رہی تھی۔۔۔اور ڈمپر کی بڑھتی رفتار بھی۔۔۔۔

"اگر تم اس عباس شیر ازی کے ساتھ مل کر یہ سب کر رہی ہو تو مجھ سے نہیں بچ پاؤ گی۔۔۔اگر یہ کھیل تم لوگ شروع کر ہی چکے ہو تو سب اسے میں اپنے طریقے سے انجام تک پہنچاؤں گا۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں چنگاریاں بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

اسکے نمبر پر گھر کے باقی افراد کی کالز آنے لگی تھیں۔۔۔دروازے پر دستک ہوئی تھی اور ارباز بوکھلاہٹ زدہ سا اندر آیا تھا۔۔۔

"زرہام میں نے کچھ نہیں کیا۔۔میں قسم کھا کر کہتا ہوں میرا اس ایکسیڈنٹ میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔۔۔یہ جھوٹا الزام لگا کر پھنسا رہے ہیں مجھے۔۔۔"

یہ خبر جس طرح سے میڈیا پر دی گئی تھی۔۔۔لوگوں کے کافی سنگین ری ایکشن آرہے تھے۔۔۔ارباز نظامانی کی گرفتاری پر زور دیا جانے لگا تھا۔۔۔رودابہ نے اس کے خلاف رپورٹ درج کروا دی تھی۔۔۔

کسی بھی وقت پولیس ارباز کو گرفتار کرنے آسکتی تھی۔۔۔

جو کہ آغا خاندان کی بہت انسلٹ تھی۔۔۔جو وہ کسی قیمت پر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔۔اس کی وجہ سے پولیس والے ابھی تک رکے ہوئے تھے۔۔۔

وہ بھی اتنی بڑی جگہ پر ایسے ہی ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔۔۔

مگر پولیس والوں پر پریشر بہت زیادہ بڑھا دیا گیا تھا۔۔۔ان کی جان دونوں طرف سے عذاب میں آچکی تھی۔۔۔

نظامانی خاندان کے حوالے سے غلط غلط پروپیگنڈے شروع کر دیئے گئے تھے۔۔۔

عباس شیرازی اپنا بدلہ اپنے طریقے سے لے رہا تھا۔۔۔اس کے خاندان کی اور اس کی بہن کی جو بدنامی ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ اب بھرپور طریقے سے لینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اکیلا اتنا طاقتور نہیں تھا کہ مقابلہ کر سکے۔۔۔اس کے ساتھ نظامانی خاندان کے اور مخالفین بھی شامل ہو چکے تھے۔۔۔

اور اس وقت اس کے پاس سب سے بڑا مہرا کوئی اور نہیں رودابہ اکبر تھی۔۔۔۔جس کے ساتھ اسے بہت فایدہ پہنچا رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"رودابہ اس انسان کی جان بچائی ہے تمہاری۔۔ یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔؟؟ یہ بہت خطرناک لوگ ہیں۔۔۔ ان کی دشمنیوں میں تم پس جاؤ گی۔۔۔"

تہمینہ بیگم بھی خبر دیکھ چکی تھیں۔۔۔ اب کی بار رودابہ ان کی ایک نہیں سن رہی تھی۔۔۔

وہ ہاسپٹل سے واپس آئی تھی جب عباس شیرازی نے اس سے رابطہ کیا تھا۔۔۔ اس نے ایک بار پھر آفر رکھی تھی کہ اگر وہ چاہے تو اس کے ساتھ مل کر ان کے خلاف لڑ سکتی تھی۔۔

اس بار اس نے انکار نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ بالکل زخمی شیرنی بنی ہوئی تھی۔۔۔اس کے خاموش ہو جانے پر بھی جب ان لوگوں نے اسے نہیں چھوڑا تھا تو وہ کیوں اب پھر سے لحاظ رکھتی کسی بات کا۔۔۔

اس کی ماں اور بھابھی نے اس شخص کا اصلی چہرا نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اسی خاطر وہ ایسے بول رہی تھیں۔۔۔

"آپ نے کس بنا پر مجھے چپ رہنے کو کہا تھا کہ آپ کو میری جان عزیز ہے۔۔۔ آپ اس شخص کی باتوں میں آگئیں، جو خود کسی درندے سے کم نہیں ہے امی۔۔۔وہ لوگ صرف ظلم کرنا جانتے ہیں۔۔۔

انہیں ایسے نہیں چھوڑا جا سکتا۔۔۔مجھے موقع ملا ہے تو اب میں کسی بھی حد تک جاؤں گی۔۔۔"

وہ بہت زیادہ غصے میں تھی۔۔۔ تہمینہ بیگم اس کی بات سن کر مجبوراً خاموش ہو گئی تھیں۔۔۔

وہ اس کے جذبات سے واقف تھیں۔۔۔جانتی تھیں کہ اب اسے روک نہیں پائیں گی۔۔۔"

وہ دیوار کا سہارا لے کر چلتے اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔۔جب سائیڈ ٹیبل پر پڑا اس کا موبائل بجنے لگا تھا۔۔۔نمبر انجان تھا۔۔۔ مگر شاید وہ جانتی تھی کہ یہ کس کی کال تھی۔۔

اس نے کال اٹینڈ کرتے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔

"کیا تم پورے یقین کے ساتھ میرے بھائی پر یہ کیس کر رہی ہو۔۔۔؟؟ ہو سکتا ہے یہ حرکت انہوں نے کی ہو۔۔۔ جو اس وقت تمہارے سب سے زیادہ ہمدرد بنے ہوئے ہیں۔۔۔"

بنا کسی سلام دعا کے سنگین انداز میں کہا گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی بے چینی محسوس کرتے روdابہ کے لبوں پر مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"آپ کو میری فکر ہو رہی ہے آغا صاحب۔۔۔؟؟"

اس کا انداز مذاق اڑاتا ہوا تھا۔۔۔زرہام نظامانی کے تاثرات بگڑے تھے۔۔

"تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم سے ہمدردی کی جائے۔۔۔"

وہ غصے سے بپھرا ہوا الگ رہا تھا۔۔۔

"تو آپ سے کس نے کہا کہ میرے ساتھ ہمدردی کریں۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔میری جان بچا کر جو احسان کیا ہے مجھ پر۔۔۔اس کے بعد میں آپ کے قدموں میں گر جاؤں گی۔۔۔۔

بھول ہے آپ کی۔۔۔میری جان بچا کر آپ نے اپنے لیے بہت بڑی مشکل کھڑی کر لی ہے۔۔۔

اب یہ لڑائی ایک کمزور اور طاقتور کے بیچ نہیں۔۔۔بلکہ برابری کی سطح پر لڑی جائے گی۔۔۔۔اور اس میں یار مقدر بنے کی آغاز رہام نظامانی اور اس کے پورے خاندان کی۔۔۔"

وہ زہر خند لہجے میں بولتی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔۔دوسری طرف موجود زرہام نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

وہ مڑا تھا جب پیچھے کھڑے نصیر صاحب کو دیکھ وہ ان کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"آپ ٹینشن نہ لیں۔۔۔میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔"

ان کا ہاتھ پکڑتے اس نے یقین سے کہا تھا۔۔

"آپ کو سنبھالنا پڑے گا۔۔۔چاہے پھر اس کے لیے آپ کو کچھ بھی کرنا پڑے۔۔۔کچھ بھی۔۔۔"

ان کی آنکھوں میں کچھ ایسا تو سمجھتے زرہام نظامانی الجھ گیا تھا۔۔۔

"جب دشمن ہمیں ہرانے کے لیے کسی بھی حد تک جا رہا ہے۔۔تو ہمیں بھی اس کے لیول تک جانا ہو گا۔۔۔"

انہوں نے اسے جو کرنے کو کہا تھا۔۔۔زرہام نے نفی میں سر ہلاتے انہیں وہیں انکار کر دیا تھا۔۔۔

"آپ فکر مت کریں میں کسی کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔نہ اپنے خاندان کے نام کو داؤ پر لگانے دوں گا۔۔۔پر ابھی جو میں کرنے والا ہوں وہ مجھے کرنے دیں۔۔۔"

اس نے ان کا ہاتھ پکڑتے وعدہ کیا تھا اور وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"زرہام بیٹا آپ کچھ کر کیوں نہیں رہے۔۔۔۔پولیس کی گاڑیاں باہر کیوں آئی ہیں۔۔۔ارباز نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔وہ بے قصور ہے۔۔۔میں اسے پولیس اسٹیشن نہیں بھیجوں گی۔۔۔"

سمیعہ بیگم اسے نیچے آتے دیکھ تیزی سے اس کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔

باقی سب بھی بہت زیادہ پریشان لگ رہے تھے۔۔ جبکہ ارباز کے تو چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔۔۔

تمنا اس کا بازو پکڑے رو رہی تھی۔۔۔۔ اپنے گھر والوں کی یہ حالت دیکھ اس نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔۔

"آپ پریشان مت ہو۔۔۔ ارباز کو کچھ دنوں کے لیے پولیس اسٹیشن جانا ہو گا۔۔۔ مگر میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ وہاں اسے کوئی ہاتھ بھی نہیں لگائے گا۔۔۔۔ میں روز آپ کو اس سے ملوانے لے جاؤں گا۔۔۔

لیکن ابھی عوام کا غصہ کم کرنے اور لوگوں کو اس بات پر یقین دلانے کے لیے کہ طاقتور بھی قانون کو مانتا ہے۔۔۔

ارباز کو ابھی گرفتاری دینی ہو گی۔۔۔"

وہ ان سب کو بہت تحمل سے سمجھا رہا تھا۔۔

"لیکن جب ارباز نے کچھ کیا ہی نہیں ہے تو وہ کیوں گرفتار ہو گا۔۔"

اس کی ماں اس وقت دیکھنے لائق تھی۔۔۔ دوسروں کے درد پر ہنس کر آگے بڑھ جانے والوں پر جب خود یہ وقت آیا تھا تو تکلیف سہی نہیں جا رہی تھی۔۔۔

"ہمارے گھر کی گاڑی استعمال ہوئی ہے۔۔۔ جس کا مطلب ہے اس گھر سے کوئی انوالو ہوا ہے۔۔۔ کسی ایک کو قربانی دینی پڑے گی۔۔۔"

وہ اب کی بار غصے سے بولتا سب کو خاموش کروا گیا تھا۔۔۔

ارباز کو پولیس پکڑ کر لے گئی تھی۔۔۔ ہر دوسرے چینل پر یہ خبر نشر کی جارہی تھی۔۔۔

نظامانی خاندان کی دھجیاں اڑائی جارہی تھیں۔۔۔ رودابہ اس وقت عباس شیرازی کی بہت مشکور تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے یہ ممکن ہوا تھا۔۔۔ ورنہ وہ اکیلے کچھ نہ کرپاتی۔۔۔

نیوز چینل والے زرہام نظامانی اور نصیر نظامانی کا انٹرویو کرنا چاہتے تھے اس معاملے پر۔۔۔

مگر زرہام نے کسی کو بھی کسی بھی طرح کا بیان دینے سے منع کر دیا تھا۔۔۔

اس نے گھر کے سبھی افراد سے پوچھا تھا کہ اس حملے میں ان میں سے اگر کوئی انوالو ہے تو اسے بتا دے۔۔

وہ بچا لے گا اسے۔۔۔ لیکن اگر اس سے چھپا کر اسے بے خبر رکھا گیا تو آگے مسائل پیدا ہو سکتے تھے ان سب کے لیے۔۔۔

گھر کے سبھی افراد نے اسے یقین دلایا تھا کہ وہ اس معاملے میں بے قصور تھے۔۔۔ان کی وہ گاڑی جو ڈرائیور لے کر گیا تھا۔۔وہ اگلے دن اپنے کوارٹر میں مردہ پایا گیا تھا۔۔

کوئی بھی ثبوت یا گواہ ملنے سے پہلے ہی انہیں مٹا دیا جا رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپ کا بہت شکریہ۔۔۔آپ نے میری اتنی مدد کی۔۔پہلی کامیابی مل چکی ہے مجھے۔۔۔اب اپنے بھائی کے قاتل کو سلاخوں کے پیچھے دیکھنا چاہوں گی میں۔۔۔"

وہ آج عباس شیر ازی اور اس کی بہن ثمر شیر ازی کے انوائیٹ

کرنے پر ان کے گھر آئی ہوئی تھی۔۔

جن سے بات کر کے اسے بہت اچھا لگا تھا۔۔ان دونوں میں کسی

قسم کا غرور اور گھمنڈ نہیں تھا۔۔۔

جیسا نظامانی خاندان کے ہر دوسرے فرد میں تھا۔۔۔

"آپ فکر مت کریں۔۔۔میری این جی او ہمیشہ ان لوگوں کے

لیے آواز اٹھاتی ہے جو طاقت ور لوگوں کے ستائے ہوئے ہوتے

ہیں۔۔۔ان لوگوں کو ان کی اوقات پر لانا بہت اچھے سے جانتی

ہوں میں۔۔"

ثمر نے اس کے آگے جوس کا گلاس رکھتے کہا تھا۔۔۔اور کوئی فون کال آنے پر اپنی جگہ سے اٹھتی باہر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

روادابہ کو عباس کے ساتھ اکیلے بیٹھنا اچھا تو نہیں لگا تھا۔۔ مگر ثمر وہاں سامنے ہی کھڑی تھی تو اس لیے جوس کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ اپنے اندر اتارتے وہ اس کی باتوں کے مختصر جواب دینے لگی تھی۔۔۔

ثمر کے انوالو ہونے پر ہی اس نے عباس کو ساتھ قبول کیا تھا۔۔۔ ورنہ وہ کسی بھی مرد پر ایسے ہی بھروسہ نہیں کر سکتی تھی۔۔ مگر وہ

یہ نہیں جانتی تھی کہ آج کل کے دور میں عورت ہی عورت کی دشمن تھی۔۔۔

ایسی ہی دشمنی ثمر بھی اس کے ساتھ نکال گئی تھی۔۔اس کے ڈرنک میں نشہ آور دوا ملا کر۔۔۔

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ ایسا ہو گا۔۔۔

اس نے ابھی آدھا گلاس ہی ختم کیا تھا جب اس کا سر چکرانے لگا تھا۔۔۔

پلکیں بوجھل ہوئی تھیں۔۔۔۔

"میرا سر چکرا رہا ہے۔۔۔پلیز ثمر کو بلا دیں۔۔۔"

اس نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔۔جب اس کی بکھرتی حالت دیکھ

عباس ہنستا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

"ثمر کی کیا ضرورت ہے۔۔۔میں ہوں نا آپ کی مدد کے

لیے۔۔۔"

وہ مکروہ ہنسی ہنستا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

رودابہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں اتنا اچھا ہوں کہ ہمدردی میں اس زرہام نظامانی سے دشمنی مول لوں گا۔۔۔اپنا ایک بدلہ نکلتا تھا۔۔۔اسی کو پورا کرنے کے لیے فایدہ اٹھایا تمہارا۔۔۔

ویسے کافی حسین ہو تم۔۔۔پہلے دن سے میری نظروں میں کھٹک رہی تھی تم۔۔۔۔تو سوچا کیوں نہ تھوڑا سا مزید فایدہ اٹھا لیا جائے۔۔۔

آج کی رات چپ چاپ خود کو میرے حوالے کر دو۔۔۔کسی کو کبھی کچھ پتا نہیں چلے گا۔۔۔آگے تم جب کہو گی، میں تمہاری مدد کروں گا۔۔۔"

وہ اس کے قریب آن بیٹھتا اس کے چہرے کو چھونے لگا تھا۔۔۔

جب روادابہ نے اس کا ہاتھ پیچھے جھٹک دیا تھا۔۔۔

وہ شاک کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس یقین نہیں آرہا تھا کہ جو شخص اس سے اتنی عزت سے پیش آتا تھا۔۔۔ جس کی بہن اخلاقیات کی نجانے کیا کیا باتیں کرتی تھی۔۔۔

وہ دونوں اتنے گھٹیا نکلیں گے۔۔۔۔

ثمر ٹیرس سے فون بند کرتی وہاں آئی تھی۔۔۔۔ اور اس کی جانب دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

اور پھر مسکراتی ہوئی وہاں سے جاتے ہوئے دروازہ باہر سے بند کر گئی تھی۔۔۔۔

روداب کو اپنی سانسیں بند ہونے لگی تھیں۔۔۔۔اس سے پہلے کہ نشے میں دھت عباس کوئی گھٹیا حرکت کرتا جب اس نے اسے پوری قوت سے دور دھکیلا تھا۔۔۔

وہ اس کے پاس سے بھگانے لگی تھی جب عباس نے اس کا ہاتھ سختی سے پکڑا تھا۔۔۔

رودابہ نہیں جانتی تھی کہ اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی کہ

اس نے ٹیبل پر رکھا بھاری ڈیکوریشن پیش بمشکل ایک ہاتھ سے

اٹھاتے عباس کے سر پر دے مارا تھا۔۔۔

وہ درد سے بلبلاتا وہیں پیچھے گر گیا تھا۔۔۔۔

اس کو بہت زور سے لگا تھا۔۔۔ اس کا سر لہولہان ہوا تھا۔۔۔

رودابہ کی مارے خوف کے بری حالت ہوئی تھی۔۔۔۔

اس اتنے بڑے ڈرائینگ روم میں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی کہ وہ

یہاں سے باہر نکلتی۔۔۔۔

اس کی بے بسی اور خوف کے مارے جان نکل رہی تھی۔۔۔اس غیر محرم کے ساتھ وہ ایک کمرے میں قید تھی۔۔۔

جو اس کے لیے بہت بری نیت رکھتا تھا۔۔۔روداب کا اپنا سر بری طرح سے چکرا رہا تھا۔۔۔

عباس وہیں بے ہوش ہو کر گر چکا تھا۔۔۔روداب نے دروزاہ کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہ باہر سے بند تھا۔۔۔وہ اس حال میں اگر اپنی ماں یا بھابھی کو کال کرتی تو انہوں نے جیتے جی مر جانا تھا۔۔۔

رودابہ نے کانپتے ہاتھوں سے جلدی سے راحیل کا نمبر ملایا تھا۔۔۔

اسے پوری دنیا میں صرف وہی انسان لگا تھا کہ جو اس کی مدد کو آسکتا تھا اس وقت۔۔۔۔

دوسری بیل پر ہی اس کی کال پک کرلی گئی تھی۔۔

"راحیل پلیز۔۔۔ میری مدد کرو۔۔۔ میں بہت بڑی مصیبت میں ہوں اس وقت۔۔۔۔"

اس نے روتے ہوئے راحیل کو ساری بات بتادی تھی۔۔۔۔

جو سنتے راحیل بھی بہت پریشان ہوا تھا۔۔۔

"آپ وہاں اندر رہیں۔۔ ابھی نیوز چل رہی ہے کہ شیرازی ہاؤس کے باہر میڈیا والوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔۔۔ وجہ کسی کو نہیں پتا۔۔۔ اوہ خدایا۔۔۔ آپ کو اندازہ نہیں ہے آپ کو بری طرح سے پھنس سکتی ہیں۔۔۔

میں اس وقت ملک سے باہر ہوں۔۔۔ میں وہاں نہیں آسکتا۔۔۔"

راحیل کی بات سنتے رودابہ کا خوف مزید بڑھ گیا تھا۔۔ میڈیا کو کس نے بلایا تھا باہر۔۔۔۔

"آپ اگر کہیں تو میں اس وقت ایک انسان کو آپ کی مدد کے لیے کہہ سکتا ہوں۔۔۔ جس پر مجھے خود سے بھی زیادہ بھروسہ ہے۔۔۔
"

راحیل کے سوال پر وہ کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔۔اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ساتھ چھوڑ چکی تھی۔۔۔

"کون۔۔۔؟؟"

راحیل کے دوبارہ پوچھنے پر اس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

"زرہام بھائی پر ہی مجھے بھروسہ ہے۔۔۔"

راحیل کی بات سن کر رودابہ مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔۔

"مجھے اس انسان پر بالکل بھی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"اس کے علاوہ کوئی آپشن نہیں ہے آپ کے پاس۔۔۔"

راحیل کسی بھی اور انسان پر اس معاملے میں بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"وہ اس سب کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرے گا۔۔۔ اپنے کزن کو آرام سے باہر نکلوا لے گا۔۔۔"

وہ شخص آرام سے ہاری ہوئی بازی جیت میں بدل سکتا تھا۔۔۔

مگر اس وقت اس کے لیے اس کی عزت کو محفوظ کرنے سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔۔ اسنے راحیل کو ہاں کہہ دیا تھا۔۔۔

اسے بالکل یقین نہیں تھا اس انسان پر۔۔۔ مگر اور کوئی حل تھا ہی نہیں اس کے پاس۔۔

وہ دیوار کے سہارے بمشکل کھڑی کانپ رہی تھی۔ اس کا سر بری طرح سے چکرا رہا تھا۔۔۔ اسے خوف تھا کہ وہ کسی بھی وقت بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔

دس منٹ بعد اسے راحیل کا میسیج ملا تھا کہ زرہام سے کے کہنے پر آرہا

ہے اس کی مدد کرنے۔۔۔

رودابہ مسلسل دعاؤں کا ورد کر رہی تھی۔۔۔جب ٹھیک بیس منٹ

کے بعد بہت سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

رودابہ کا خوف بڑھنے لگا تھا۔۔۔وہ شخص اندر داخل ہوا تھا۔۔۔اس

سے کے چہرے کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ تھی۔۔۔

اس کے قریب آنے انتہائی جارحانہ انداز میں اس کا بازو پکڑتے وہ

اسے اپنے ساتھ کھینچتا ہوا باہر لے جانے لگا تھا۔۔۔

رودابہ کو لگا تھا وہ اسے ایسے ہی کھینچ کر میڈیا کے سامنے لے جائے گا اور اسے بدنام کر کے اپنے خاندان کو دنیا کے سامنے سرخرو کر دے گا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کی حیرت بڑھ گئی تھی جب وہ سامنے کے بجائے اس گھر کے کسی اور راستے کی جانب مڑ گیا تھا۔۔۔

پچھلے گیٹ پر اس کی گاڑی کھڑی تھی۔۔۔اس نے رودابہ کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھایا تھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

رودابہ شاک میں گھری اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ اسے سب لوگوں سے بچا کر بنا کسی ایک بندے کے بھی سامنے لائے بغیر نکال کر لے آیا تھا۔۔۔

"شوق پورا ہو گیا ہو گا آپ کو محترمہ۔۔۔شاید آپ کی ماں کی دعائیں تھیں جنہوں نے آج آپ کی حفاظت کی۔۔۔ورنہ آپ کے کارنامے تو ایسے ہر گز نہیں تھے۔۔۔"

وہ گاڑی اس ایریا سے نکلتا طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔رودابہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

اس کا دماغ اس وقت بالکل ماؤف تھا۔۔۔بس شدت سے رونے کو دل کر رہا تھا۔۔۔اسکی حالت دیکھتے زرہام نے بھی دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

مغرب کا وقت ہو رہا تھا۔۔۔جب اس کی گاڑی رودابہ کے گھر کے باہر رکی تھی۔۔۔اپنے گھر کا دروازہ دیکھ وہ تیزی سے گاڑی سے نکلی تھی اور بنا پلٹ کر اس کی جانب دیکھے گھر کے اندر داخل ہو گئی تھی۔۔۔

وہ بری طرح سے ڈری ہوئی تھی۔۔۔اندر آتے اس نے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

اپنے آپ کو کمرے میں لاک کرتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

"اس کو باحفاظت اس کے گھر ڈراپ کر دیا ہے۔۔۔'

راحیل نے رودابہ کو کال کی تھی وہ اس کا فون نہیں اٹھا رہی تھی۔۔ پھر اس نے پریشان ہو کر زرہام کو کال کی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں اس نے بتایا تھا۔۔۔

"تھینک یو سو مچ بھائی۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔"

راحیل اس کی بات سن کر بہت خوش ہوا تھا۔۔۔

اس کی بات کا جواب دیئے بغیر زرہام نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر اس وقت عجیب سے تاثرات تھے۔۔۔

"شکر ہے آپ محفوظ ہیں۔۔۔میں جانتا تھا کہ جتنی حفاظت کے ساتھ بھائی آپ کو وہاں سے نکالیں گے اتنی محفوظ طریقے سے میں نہ نکال پاتا۔۔۔"

راحیل کا میسج اسے موصول ہوا تھا۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ راحیل واقعی ملک سے باہر تھا یا اس نے جان بوجھ کر خود آنے سے انکار کیا تھا۔۔

اس کا دماغ تو بار بار اسی بات میں الجھ رہا تھا کہ وہ شخص اس پر ایک بار پھر سے اتنا بڑا احسان کیوں کر گیا تھا۔۔۔

وہ مغرور انسان جو سیدھے منہ بات کرنا پسند بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔

اس نے خود فون کر کے اسے ایک بار عباس شیرازی سے دور رہنے کو وارن بھی کیا تھا۔۔۔ کیا وہ اسے سمجھنے میں غلطی کر رہی تھی کوئی۔۔

نہیں وہ برا انسان ہی تھا۔۔۔ یہ دو بار کے احسان اس کے غیر انسانی سلوک کو مٹا نہیں سکتے تھے۔۔۔۔ وہ عجیب سے خوف کا شکار تھی۔۔

بہت مشکل سے اپنے حواسوں کو قائم رکھا ہوا تھا اس نے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تمہیں پتا چلا ہے۔ عباس شیرازی کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے۔۔۔

بہت بھاری مقدار میں ڈرگز برآمد ہوا ہے اس کے گھر سے کل

رات۔۔۔۔"

رودابہ بہت آکر بیٹھی تھی جب رخشندہ کے ٹی وی پر چلتی خبر اسے

بتائی تھی۔ چائے کا کپ لبوں تک لے جاتے اس کے ہاتھ کانپ گئے

تھے۔۔۔

"دیکھو بظاہر انسان کیسا نظر آتا ہے۔۔۔اور اندر سے کیا کرتوت ہوتے ہیں ان کے۔۔اس سے جتنی مدد لینی تھی لے لی۔۔۔اب مزید کوئی ضرورت نہیں ہے رابطہ رکھنے کی۔۔۔ایسے لوگوں کا کیا بھروسہ۔۔۔

تمہیں بھی اپنے ساتھ پھنسا لیں۔۔"

رخشندہ بول رہی تھی اور وہ اپنے ماتھے پر آئی پسینے کی بوندیں صاف کرتی خاموش بیٹھی تھی۔۔۔وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ گرفتاری کروانے والا کون تھا۔۔۔

اگر وہ چاہتا تو اسے بھی ساتھ گرفتار کروا سکتا تھا۔۔۔وہ اور اس کا خاندان مظلوم ثابت ہو سکتے تھے۔۔۔

رودابہ کو اس شخص سے کسی بھی اچھائی کی امید نہیں تھی۔۔۔اسی لیے سے ہضم نہیں ہو رہی تھی یہ بات۔۔۔

شمریز کے قتل کی فائل بھی اوپن ہو چکی تھی۔۔۔اسے پتا چلا تھا کہ ان کے علاقے میں کسی بہت قابل اور ایماندار پولیس افسر کا تبادلہ ہوا تھا۔جس نے اس معمے کو سلجھانے کا بیڑا اٹھایا تھا۔۔۔

رودابہ یہ خبر سن کر بہت زیادہ خوش ہوئی تھی۔۔۔مگر دماغ میں الجھن قائم تھی۔۔۔۔

اتنی بڑی گرفتاری کے بعد بھی اب تک نظامانی خاندان کی جانب سے تھی خاموشی کیوں تھی۔۔

رخشندہ کی عدت کل ختم ہوئی تھی۔۔۔نور اور مریم کو باہر لے جانے کے وعدہ کیا تھا اس نے۔۔۔

آج وہ بہت عرصے بعد خوش تھی۔۔۔اسی خاطر رخشندہ اور بچیوں کو لیے وہ کچھ کھلانے کے لیے باہر آگئی تھی۔۔۔شہر میں ایک بہت خوبصورت مال اوپن ہوا تھا۔۔۔

جس میں جاکر شاپنگ کرنے کی گنجائش تو نہیں تھی مگر وہ بچوں کو جھولوں پر گھمانے لے آئی تھیں۔۔۔

"ماما وہ انکل جو اس دن ہمارے گھر آئے تھے۔۔۔"

وہ بچوں کو کچھ دیر وہاں گھمانے کے بعد واپسی کے لیے باہر کی جانب نکل آئی تھیں جب نور کو نجانے کہاں سے وہ نظر آ گیا تھا۔۔

رودابہ نے حیرت سے اس سمت دیکھا تھا۔۔۔وہ مال سے نکل کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔اسے دیکھ کر نور اتنی ایکسائیٹڈ ہوئی تھی کہ اس سے ہاتھ چھڑواتی بھاگتے ہوئے زرہام کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"نور رک جاؤ۔۔۔"

رودابہ چلاتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔۔وہاں بہت رش تھا۔۔۔گاڑیاں آجا رہی تھیں۔۔۔

جب اسی لمحے اچانک سے ایک گاڑی موڑ موڑتے ہوئے نور کو بری طرح سے مسل دیتی، رودابہ اس سے چند قدموں کے فاصلے پر اس کی جانب بھاگتی چیخ پڑی تھی۔۔۔۔

اس کی چیخ پر زرہام نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ نور کو کوئی نقصان پہنچتا زرہام نے تیزی سے آگے بڑھتے اسے اٹھالیا تھا۔۔۔

رودابہ بھاگتی ہوئی ان کے قریب پہنچی تھی۔۔

"نور میری جان تم ٹھیک ہو۔؟؟ چوٹ تو نہیں لگی میری بیٹی کو۔۔۔۔"

رودابہ اسے زرہام کی گرفت سے لیتی اس کا چہرا چومتے بے قراری سے بولی تھی۔۔۔

زرہام نظامانی قریب کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"اللہ کا شکر ہے رودابہ نور ٹھیک ہے۔۔۔"

رخشندہ نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔ جس کی آنکھیں موٹے موٹے آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔۔۔

زرہام کتنے ہی لمحے اس چہرے سے نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔اس کا دوپٹہ ڈھلک گیا تھا۔۔۔

اس کی دودھیا گردن واضح ہو رہی تھی اور اس پر چپکے سیاہ بال بھی۔۔۔رخشندہ نے اس کی رودابہ کی جانب اٹھتی یہ بے ساختگی بھری نگاہیں نوٹ کی تھیں۔۔۔

"بہت شکریہ بھائی۔۔۔"

رخشندہ کے منہ سے اس کے لیے بھائی کا لفظ سنتے رودابہ کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔

"چلیں۔۔۔"

نور بار بار زرہام کے پاس جانے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔ مگر رودابہ اسے زبردستی اپنی گرفت میں دبوچے کھڑی تھی۔۔۔

"بچے معصوم ہوتے ہیں۔۔۔ انہیں دشمنی اور نفرتوں کی سمجھ نہیں ہوتی۔۔۔"

وہ آگے بڑھا تھا اسے رودابہ کی گرفت سے نور کو لے لیا تھا۔۔۔

اسے ہمیشہ سے بچے بہت پسند تھے۔۔۔

بچے بھی اس کے ساتھ بہت جلدی اٹیچ ہو جاتے تھے۔۔۔ جیسے اس دن اس کے زرا سا پیار کرنے پر آج اتنے رش میں بھی نور نے اسے ڈھونڈ لیا تھا۔۔

شاید وہ کسی ایسے پر شفقت لمس کو ترس گئی تھی۔۔۔پہلے صائم یا چاچو وغیرہ ان کے گھر آجاتے تھے۔۔۔ مگر اب انہوں نے بھی آنا بند کر دیا تھا۔۔۔ کہ کہیں وہ بھی اس سب کی لپیٹ میں نہ آجائیں۔۔۔۔

"بھابھی آپ لوگ گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔"

اس نے رودابہ کو نظر انداز کرتے رخشندہ کو کہا تھا۔۔۔ جبکہ رخشندہ اور زرہام نظامانی کا یہ بہن بھائی والا تعلق دیکھ وہ دانت پیس گئی تھی۔۔۔

"بھابھی ہم خود چلے جائیں گے۔۔۔۔"

رودابہ نے رخشندہ کو گھورا تھا۔۔۔جو کافی دیر سے مریم کو اٹھائے اب کافی تھک گئی تھیں۔۔۔وہ رکشے سے بھی جاتیں تو کافی زیادہ چلنا پڑتا۔۔۔وہ مزید تھکاوٹ بھی برداشت کر لیتیں۔۔۔

مگر نجانے کیوں اسے زرہام کا رودابہ میں دلچسپی لینا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

"تم چلی جاؤ۔۔۔میں بھابھی اور بچوں کو چھوڑ دوں گا۔۔۔"

اس کی بات پر رودابہ نے حیرت بھرے انداز میں اس شخص کا یہ بدلہ انداز دیکھا تھا۔۔۔اس مغرور انسان کو اچانک سے کیا ہو گیا تھا۔۔۔وہ ایسا تو کبھی نہیں تھا۔۔۔

"آپ گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔میں ابھی آتا ہوں۔۔۔"

وہ نور کو اٹھائے شاپنگ مال کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔جب رودابہ اس کے راستے میں آئی تھی۔۔۔

"اسکو کہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔۔میں اسے اکیلے نہیں جانے دے سکتی۔۔۔اور نہ ہی اسے کسی شے کی ضرورت ہے۔۔۔"

رودابہ نے نور کو اس کی گرفت سے لینا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ شرمندہ اس وقت ہوئی تھی جب نور نے اس کے پاس آنے سے ہی انکار کر دیا تھا۔۔۔

"مجھے ڈول ہاؤس لینا ہے انکل۔۔۔ پھوپو نے کہا ہے کہ یہ مجھے نیکسٹ منتھ دلا کر دیں گی۔۔۔"

اس کے پوچھنے پر نور بتانے لگی تھی۔۔۔ رودابہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ وہ بنا کچھ بولے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

رودابہ نور کے حوالے سے اس شخص پر بالکل اعتبار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ وہ بھی تیزی سے اس کے پیچھے گئی تھی۔۔۔

جب وہ ایک بہت ہی بڑی کھلونے والی شاپ کے اندر داخل ہوا تھا۔۔نور نے جس جس چیز پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

وہ اسے لے کر دیتا گیا تھا۔۔۔نور اس کا ہاتھ پکڑے خوشی خوشی ہر شے دیکھ رہی تھی۔۔۔رودابہ کو یہ سب اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔وہ شخص کیوں اتنا مہربان ہو رہا تھا۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

"دیکھیں پلیز۔۔۔یہ سب بہت زیادہ ہے۔۔۔نور کو اس سب کی عادت نہیں ہے۔۔۔اس کی عادت بگڑ جائے گی۔۔۔ آپ پلیز ایسا مت کریں۔۔۔"

وہ اس کے سامنے آتے اسے روک گئی تھی۔۔۔

"آپ بچی کو چیزیں دکھائیں۔۔۔"

اس نے ساتھ چلتی سیلز گرل کو نور کے ساتھ جانے کو کہا تھا۔۔۔ اور خود سینے پر بازو باندھتے اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

روداب جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کے یوں دیکھنے پر گڑبڑا گئی تھی۔۔۔

"اگر کوئی انسان اپنے ہاتھ سے بگاڑے ہوئے معاملات کو سدھارنے کی کوشش کرے تو اسے تھوڑی سے مہلت دینی چاہیے۔۔۔ کبھی کبھی جذبات میں آکر کچھ ایسی غلطیاں ہو جاتی

ہیں۔۔۔ مجھ سے بھی ہوئی ہیں۔۔۔ انہیں سدھارنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔ کوئی احسان یا فریب نہیں ہے۔۔

خلوصِ نیت اور دلی سے کیا جانے والا عمل ہے۔۔۔ کرنے دو۔۔۔"

وہ بہت نرم لہجے میں اس کی جانب دیکھتے بولا تھا۔۔۔ روادابہ اس کے سحر انگیز لہجے میں جیسے کھو سی گئی تھی۔۔ وہ مہذب رہ کر کتنے اچھے سے بات کرتا تھا۔

"آپ سے غلطیاں نہیں گناہ ہوئے ہیں آغا صاحب۔۔۔ جن کی کوئی معافی یا ازالہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ صرف سزا مل سکتی ہے۔۔۔ اور

دوسری بات۔۔۔ آپ پر مجھے زرا بھی اعتبار نہیں ہے۔۔۔ دیکھتی ہوں یہ اچھائی کا ناٹک کب تک چلتا ہے۔۔۔

ارباز کو باہر لانے کے لیے آپ اس لیول پر آجائیں گے مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔ ابھی تو ایک گیا ہے۔۔۔ دوسرا بھی بہت جلد جائے گا۔۔۔ پھر آپ کیا کریں گے۔۔۔ میں معاف کسی قیمت پر نہیں کروں گی۔۔۔"

اسے اس شخص کا یہ بدلتا انداز کسی ڈھونگ سے کم نہیں لگا تھا۔۔

"جو قصوروار ہے۔۔۔وہ سزا پائے گا۔۔۔اگر میں چاہتا تو اب تک ارباز کو نکلوا چکا ہوتا۔۔۔مگر میں اب ایسا نہیں چاہتا۔۔۔اس نے گناہ کیا ہے تو اسے سزا بھی ملے گی۔۔۔"

وہ صاف گوئی سے بولتا نور کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔رودابہ نے حیرت زدہ سا ہو کر دیکھا تھا۔۔

کیا یہ شخص واقعی میں بدل رہا تھا۔۔۔اس کے دماغ میں بہت ساری باتیں چلنے لگی تھیں۔۔۔۔

اس نے نور اور مریم کے لیے بہت کچھ خرید ہ تھا۔۔۔اس کے گارڈز وہ سب چیزیں اٹھا کر گاڑیوں میں رکھنے لگے تھے۔۔۔رودابہ غائب دماغی کے عالم میں چلتی ہوئی اس کے پیچھے آرہی تھی۔۔۔

جب اچانک وہ کسی وجہ سے رکا تھا۔۔۔رودابہ جو اپنے دھیان میں تھی۔۔۔سیدھی اس کی چوڑی پشت سے جاٹکرائی تھی۔۔۔

اس فولاد سے ٹکرانے کے باعث اسے دن میں تارے نظر آ گئے تھے۔۔

زرہام نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔جو اپنی پیشانی مسلتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔اس کی جانب دیکھتا وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھی رخشندہ ان دونوں کو ایک ساتھ اس طرح سے دیکھ اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔وہ دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے۔۔۔

اس شخص کے بارے میں رودابہ نے ہمیشہ اس کے سامنے برا بولا تھا۔۔اس کے شوہر کو سزا دلوائی گئی تھی اسی خاندان کی طرف

سے۔۔۔بہت برا کیا گیا تھا۔۔۔ مگر اس کے باوجود رخشندہ کو نجانے کیوں اس شخص میں کوئی اچھائی نظر آتی تھی۔۔۔

وہ اتنے بڑے خاندان کا شخص جس طرح سے ان سے بات کرتا تھا۔۔۔ان سے عزت اور بچوں سے محبت سے پیش آتا تھا۔۔۔اس کا رودابہ کو دیکھنے کا انداز۔۔۔

رخشندہ نے نوٹ کیا تھا کہ اس کا اپنی جانب دیکھنا رودابہ کو بھی فیل ہو رہا تھا۔۔۔ جس پر وہ اچھی خاصی کنفیوژ بھی تھی۔۔۔

نور کو اس کے ہاتھ سے لیتے وہ رخشندہ کے ساتھ پچھلی سیٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

رودابہ کو یہ سب اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔اس کو خود کو اور اپنی فیملی کو اس شخص سے تو میلوں دور رکھنا تھا۔۔۔وہ جو غیر انسانی سلوک اب تک اس کے ساتھ کر چکا تھا۔۔وہ اس سے کسی بھی بات کی توقع رکھ سکتی تھی۔۔

نجانے کیوں مگر آج اپنی بے بسی کے احساس سے اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔۔چہرا موڑتے وہ کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھتے اپنے آنسو چھپانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

دل بوجھل ہو رہا تھا۔۔۔وہ اپنی بھتیجوں کی فرمائشیں پوری کرنے کی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔۔اسے اس شخص کے آگے نہیں جھکنا تھا۔۔کسی بھی معاملے میں اس کی مدد نہیں لینی تھی۔۔۔

اس نے نامحسوس طریقے سے اپنے آنسو صاف کرنے کی کوشش کی تھی۔جب اچانک نگاہوں کی تپش محسوس کرتے اس نے نگاہیں اٹھا کر اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔

بیک ویو مرر سے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اسکی سحر انگیز نگاہیں سنجیدگی کے ساتھ اسے گھور رہی تھی۔۔۔

رودابہ کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔اس نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ نور کو اٹھا کر اپنی گود میں بیٹھالیا تھا۔۔ جس سے نور اس کے آگے آگئ تھی۔۔۔اب وہ اس شخص کو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

آغا زرہام نظامانی زیر لب مسکرایا تھا۔۔۔

گھر پہنچتے رخشندہ اور بچے اندر جاچکے تھے۔۔ گارڈز سامان نکال کر اندر رکھ رہے تھے۔۔۔رودابہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔جو اس وقت فون پر بات کر رہا تھا۔۔

اسے دیکھ زرہام نے فون کان سے ہٹاتے سوالیہ نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

"آج جو کچھ بھی ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔ میں نہیں جانتی آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں، کیا مقصد ہے آپ کا اس سب کے پیچھے۔۔۔ لیکن پلیز نور معصوم اور نا سمجھ ہے۔۔۔ وہ نہیں جانتی آپ کے بارے میں۔۔۔

میں نہیں چاہتی اس کی آپ سے اٹیچمنٹ ہو۔۔۔ آپ نے یہ سب جو کیا ہے یہ رقم اس قرض میں شامل ہو گئی ہے جو میں نے آپ کو لٹانا ہے۔۔۔"

رودابہ اس وقت عجیب سی بے چینی اور اضطراب کا شکار تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کی لائف میں یہ جو چل رہا تھا اس کو کیسے روکے۔۔۔۔۔۔

"میرا کیا مقصد ہو سکتا ہے ؟؟تم اچھے سے جانتی ہو اگر میں چاہوں تو ابھی کے ابھی ارباز کو جیل سے نکلوا سکتا ہوں۔۔۔ شمریز کے قاتل کے نام پر کسی کو بھی کھڑا کر کے سزا دلوا سکتا ہوں۔۔۔ مگر میں ایسا نہیں کر رہا۔۔

کیونکہ میں بھی چاہتا ہوں کہ اب سچائی سامنے آئے۔۔۔ جو اصل قصور وار ہے اسے سزا ملے۔۔۔ میں نے تمہارے ساتھ بہت برا اور

غیر انسانی سلوک کیا ہے۔۔۔مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا وہ۔۔۔
احساس ہو رہا ہے اپنی غلطی کا۔۔۔

معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔اپنے غرور اور تکبر میں کیا کر گیا مجھے
احساس ہی نہیں ہوا۔۔۔مگر لگتا ہے شاید تمہاری کوئی بد دعا لگ گئی
ہے۔۔۔دل و دماغ کو بالکل بھی سکون نہیں ہے۔۔۔

اگر تمہارے لیے ممکن ہو سکے تو معاف کر دینا۔۔۔میں اب
کوشش کر رہا ہوں کہ سب ٹھیک کر سکوں۔۔۔"

وہ اس کے چہرے کو تکتا بے چینی کے عالم میں پیشانی مسلتا، سرخ
آنکھوں پر گلاسز چڑھاتے گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

جبکہ رودابہ اپنی جگہ ساکت کھڑی تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کے کانوں نے جو سنا تھا وہ بالکل سچ تھا۔۔۔

آغاز رہام نظامانی اس سے۔۔۔اس لڑکی سے جسے وہ حقیر ترین شے سمجھتا تھا۔۔اس سے معافی مانگ رہا تھا۔۔

اسے بالکل یقین نہیں آیا تھا۔۔یہ تو کوئی انہونی شے تھی۔۔۔

کمرے میں آنے کے بعد بھی وہ پورا وقت اپنی سوچوں میں گم رہی تھی۔۔اس کا دل ان باتوں پر یقین نہیں کر پا رہا تھا۔۔جو وہ شخص بول کر گیا تھا۔۔۔

اتنی شدید اکڑ رکھنے والا انسان ایسے کیسے بدل سکتا تھا۔۔۔

وہ بے چینی کے عالم میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔جب دروازے میں آن کھڑی ہوئی رخشندہ کو نہیں دیکھ پائی تھی وہ۔۔۔

اچانک سے کسی کی موجودگی کے احساس پر اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔

"بھابھی آپ۔۔۔"

انہیں دیکھ وہ رک سی گئی تھی۔۔جو ہاتھ میں چائے لیے اندر آتے مسکرائی تھیں۔۔۔۔

"کس کے بارے میں اتنی شدت سے سوچا جا رہا ہے۔۔۔؟"

اس کو چائے پکڑاتے رخشندہ نے پوچھا تھا۔۔۔

"کسی کے بارے میں نہیں بھابھی۔۔"

اس نے ہولے سے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔رخشندہ کی معنی خیز نگاہوں سے وہ پزل ہوئی تھی۔

"زرہان نظامانی میں کافی تبدیلی نہیں آگئی۔۔؟مجھے پہلے سے بہت بہتر انسان لگا وہ۔۔بچوں سے بھی کتنی محبت سے پیش آیا۔۔مجھے نہیں لگتا ایسا انسان کسی کی جان لے سکتا ہے۔۔"

رخشندہ کی بات پر اس کے چونک کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں اس کے بارے میں نہیں سوچ رہی تھی بھابھی۔۔۔"

اس نے فوراً گھبرا کر کہا تھا۔۔۔

"میں نے ایسا کب کہا کہ تم اس کے بارے میں سوچ کر اتنی بے چین ہو رہی تھی۔۔ میں نے تو بس اپنی رائے رکھی ہے۔۔"

رخشندہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔ رودابہ اس کے انداز سے کنفیوژ ہو رہی تھی۔۔

"ان لوگوں کے بہت سارے چہرے ہوتے ہیں بھابھی۔۔ ایسے لوگوں پر یقین نہیں کیا جا سکتا۔۔ آپ نہیں جانتی اس انسان کا کونسا چہرا میں نے دیکھا ہے۔۔ آپ ابھی کچھ بھی نہیں جانتیں۔۔۔ جو

شخص ایک جیتی جاگتی غموں سے نڈھال، بھائی کی موت کے صدمے سے چور لڑکی کو زنجیروں میں باندھ کر کتوں کے آگے ڈال سکتا ہے۔۔

صرف اس جرم میں کے اس کی بہن کی منگنی جا فنکشن خراب کیا۔۔۔وہ زرا بڑا اجرم کرنے پر درندگی کی کس انتہا تک جا سکتا ہے۔۔۔ آپ کو اندازہ نہیں ہے شاید۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی وہ لمحے یاد کر کے۔۔

اس کو جاب سے نکلوایا تھا دوبار۔۔۔بے عزت کیا تھا۔۔اس شخص نے اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اسے ڈرا دھمکا کر چپ کروانے میں۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔؟؟"

رخشندہ نے حیرت و بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔جس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

"میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔یہ سب سہا ہے میں نے۔۔وہ اچھا نہیں ہے۔۔وہ بہت برا ہے۔۔۔"

رودابہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اسے اس شخص کے بدلنے پر یقین نہیں تھا۔۔

اس کا دل بھروسہ کرنے کو تیار تھا مگر دماغ سختی سے نفی کر رہا تھا۔۔ اس شخص نے اس کی مدد بھی کی تھی۔۔۔جو سوچ کر اسے لگتا تھا کہ بہت سارے موقع تھے۔۔۔وہ فائدہ اٹھا سکتا تھا۔۔ مگر اس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔۔

ہو سکتا تھا وہ واقعی بدل گیا ہو۔۔اس میں انسانیت اور رحم دلی پیدا ہو گئی ہو۔۔۔لیکن وہ اس سے دور ہی رہنا چاہتی تھی جتنی ہو سکے۔۔۔۔

رخشندہ اور تہمینہ بیگم ان سب باتوں سے لاعلم تھیں۔۔اسی خاطر وہ صرف وہی دیکھ رہی تھیں۔۔جو زرہام نظامانی نے اُنہیں دکھایا تھا۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے محبت سے اس کے آنسو پونچھ گئی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زرہام بیٹا ارباز کب رہاع ہو گا۔۔۔میرا بیٹا ایسی جگھوں پر رہنے کا عادی نہیں ہے۔۔۔اسے ایک جگہ پر زیادہ وقت رہنے سے الجھن ہوتی ہے۔۔۔"

وہ سمیعہ بیگم کے روم میں آیا تھا۔۔۔وہاں اس وقت گھر کے سبھی افراد جمع تھے۔۔۔ان کی صبح سے طبیعت بہت زیادہ خراب تھی۔۔۔دو بار ڈاکٹر آ کر ان کا چیک اپ کر چکا تھا۔۔

بی پی نارمل نہیں ہو رہا تھا۔۔۔سب ان کی حالت کو دیکھ بہت زیادہ پریشان تھے۔۔

"چچی جان آپ پریشان مت ہوں۔۔۔۔میں کوشش کر رہا ہوں۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

ان کا بڑھا ہاتھ تھامتے اس نے ان کو تسلی دی تھی۔۔۔۔جبکہ نصیر صاحب کی نظریں اپنے بیٹے پر ہی گہرائی سے جمی ہوئی تھیں۔۔۔وہ

پچھلے کچھ دنوں سے جو کر رہا تھا۔۔اس کی ساری سرگرمیاں انہیں پتا چل رہی تھیں۔۔۔

مگر اس وقت وہ کسی کے سامنے کچھ نہیں بولے تھے۔۔

"زرہام اتنا وقت گزر چکا ہے وہ جیل میں ہے۔۔۔ دنیا والوں کو خوش کرنے کی خاطر ہم اپنے بچے کو تکلیف میں نہیں ڈال سکتے۔۔۔

دنیا والے تو اس گرفتاری پر ہمارے خاندان اور پارٹی کو شاباش دے رہے ہیں۔۔۔۔

مگر اس شاباشی کے بدلے ہم اپنے بچے کو اذیت سے دوچار نہیں کر سکتے۔۔۔۔

تم جلد ہمیں اس کا کوئی حل نکال کر دو۔۔۔ارباز کو کسی بھی طرف

واپس لاؤ۔۔۔ورنہ پھر ہم جو کریں گے تم ہمیں نہیں روکو

گے۔۔۔"

نصیر صاحب کافی غصے میں لگ رہے تھے۔۔۔انہوں نے پہلی بار

اس سے ایسے بات کی تھی۔۔۔

سب نے حیرت بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔آپ مجھ پر ڈاؤٹ کر رہے ہیں۔۔۔؟؟"

اس نے سرد وسپاٹ لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔سب ہی خاموشی سے

ان دونوں باپ بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔

"ڈاوٹ نہیں کر رہا۔۔۔ مگر مجھے اس وقت تمہاری سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔ اس دو ٹکے کی لڑکی کی خاطر ہم کیوں اتنا کچھ جھیل رہے ہیں۔۔۔ اس کا منہ اگر اسی رات بند کروا دیا جاتا تو آج ہمیں یہ نوبت نہ دیکھنی پڑتی۔۔۔

ہمارے مخالفین کے ساتھ مل کر وہ ہمیں بدنام کر رہی ہے۔۔۔

کیس کھل گیا ہے ہمارے خلاف۔۔۔

قصوروار نہ ہوتے ہوئے بھی مشکوک ٹھہرایا جا رہا ہے ہر بات میں۔۔۔ لوگ نجانے کیا کیا باتیں کر رہے ہیں ہمارے خاندان

پر۔۔۔جن کی اوقات نہیں ہے ہمارے سامنے کھڑے ہونے

کی وہ ہم پر ججمنٹ دے رہے ہیں۔۔۔"

نصیر صاحب نے آج کوئی لحاظ نہیں رکھا تھا۔۔۔

"مجھے بھی یہ بات سمجھ نہیں آ رہی کہ تم اس لڑکی کو اتنی مہلت

کیوں دے رہے ہو۔۔؟ کیا ریزن ہے اس کے پیچھے۔۔۔؟"

رحیم صاحب نے بھی سوال کیا تھا۔۔۔سب کی سوالیہ نگاہیں اسی پر

تھیں۔۔۔۔

"آپ سب کیا چاہتے ہیں۔۔۔کیا کروں میں۔۔۔؟؟"

اس نے جواب دینے کے بجائے بدلے میں ان سے سوال کیا تھا۔۔۔

"ہم چاہتے ہیں اس لڑکی کو اتنا ٹارچر اور مجبور کر دیا جائے کہ وہ اس کیس کو واپس لے کر، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ شہر چھوڑ کر کہیں دور چلی جائے اپنے گھر والوں کے ساتھ۔۔۔ اس کا نام بھی دوبارہ ہمیں نہ سننے کو ملے۔۔۔"

اس کی بات کا جواب شگفتہ بیگم نے دیا تھا۔۔۔ جس پر اس نے ایک گہرا بوجھل سانس ہوا میں خارج کیا تھا۔۔۔

اس نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔ مگر شگفتہ بیگم کی نظریں اس وقت صرف اپنے بیٹے کی بے چین ہوتی آنکھوں پر تھیں۔۔۔۔وہ کتنی ہی دیر کچھ بول نہیں پائی تھیں۔۔۔

"ڈیڈ۔۔چاچو۔۔۔۔مجھے بات کرنی ہیں آپ سے اکیلے میں۔۔۔"

اس نے ہونٹ بھینچتے ان سے کہا تھا اور کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔ باقی سب اس کی جانب سے اس بات کی جواب میں ایسی خاموشی پر اپنی جگہ حیران اور ششدر رہتے تھے۔۔

"زرہام تم ہوش میں تو ہو۔۔۔تم جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ ؟؟میں یہ کبھی قبول نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

اس کی بات سنتے ہی نصیر صاحب ہتھے سے اکھڑ گئے تھے۔۔۔ مارے غصے کے ان کے چہرے پر ناقابلِ فہم تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔ جبکہ رحیم صاحب بالکل خاموش بیٹھے تھے۔۔۔۔

ان کی نظریں بس زرہام نظامانی پر تھیں۔۔۔ وہ کیا چاہتا تھا وہ ٹھیک سے سمجھ نہیں پائے تھے۔۔۔ مگر ان کو اپنے اس بھتیجے کے فیصلوں اور ذہانت پر ہمیشہ یقین رہا تھا۔۔۔۔

"زرہام جو بھی کرنا چاہے۔۔۔ میں اس کے ساتھ ہوں۔۔۔۔ ہم سے کہیں نہ کہیں غلطیاں ہوئی ہیں۔۔۔ جس کو حل کرنے کے لیے تھوڑی بہت قربانی تو دینی پڑے گی۔۔۔"

رحیم صاحب کے مان جانے پر وہ مسکرایا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا وہ ایسا ہی کریں گے۔۔۔

"یہ تھوڑی بہت نہیں ہے۔۔۔ساری زندگی کا معاملہ ہے۔۔۔۔"

نصیر صاحب ماننے سے بالکل انکاری تھی۔۔۔۔زرہام باپ کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

وہ اس سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔ان کے لیے ان کی زندگی میں ہر شے سے بڑھ کر ان کا بیٹا تھا۔۔۔جس کے لیے وہ کسی بھی مقام پر کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اسد بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔ اتنے سب مسائل کے بعد بھی وہ تم سے شادی کرنے پر راضی ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے تمہیں ایک بار اس سے مل لینا چاہیے۔۔۔"

تہمینہ بیگم نے اپنی ایک دوست کے بیٹے کے ساتھ اس کا رشتہ طے کر دیا تھا۔۔۔ اسد کو اس کی بہن کی شادی پر وہ ایک بار دیکھ چکی تھی۔۔۔ تہمینہ بیگم نے اس سے اسکی مرضی پوچھی تھی اس کا پہلا جواب ہی یہی تھا کہ وہ شادی ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر وہ اس کی وجہ سے اتنی پریشان تھیں کہ ان کی حالت دیکھ اسے راضی ہونا پڑا تھا۔۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔۔۔ ان کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر جو حالات چل رہے تھے۔۔۔ تہمینہ بیگم کا دل بہت ڈر گیا تھا۔۔

وہ اسے محفوظ ہاتھوں میں سونپ کر بے فکر ہونا چاہتی تھیں۔۔۔

انہیں ہر وقت اس کے حوالے سے ایک دھڑکا ہی لگا رہتا تھا۔۔۔

رخشندہ کی ایک قریبی سکول میں بہت اچھی جاب ہو گئی تھی۔۔۔۔ نور کو وہ اپنے ساتھ لے کر جاتی تھیں۔۔۔

مریم کو تہمینہ بیگم سنبھالتی تھیں۔۔۔گھر کا نظام اچھے سے چل پڑا تھا۔۔۔رخشندہ نے اسے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ وہ اس گھر کو اچھے سے سنبھال لے گی۔۔۔ تہمینہ بیگم اس کے لیے ساس نہیں بلکہ سگی ماؤں سے بھی بڑھ کر تھیں۔۔

انہوں نے ہمیشہ رخشندہ اور رودابہ کو ایک جیسا مانا تھا۔۔اسی لیے رخشندہ کو بھی ان سے بہت محبت تھی۔۔رودابہ تو ہمیشہ سے اس کے لیے چھوٹی بہنوں کی طرح تھی۔۔

اسد کی امی جویریہ بیگم بھی سادگی سے شادی کرنا چاہتی تھیں۔۔وہ ان کے حالات سے واقف تھیں۔۔۔اس لیے انہوں نے کسی بھی طرح کے جہیز اور کوئی بھی شے لینے کی ڈیمانڈ نہیں کی تھی۔۔۔

بلکہ سختی سے ایسا کچھ بھی کرنے سے منع کر دیا تھا۔۔رودابہ کو ان کی اس بات نے متاثر کیا تھا۔۔۔جویریہ بیگم ان کے گھر آتی رہتی تھیں۔۔۔اور بہت محبت سے ملتی تھیں اس سے۔۔۔۔

اسد بھی ایک بار آچکا تھا۔۔۔جو رودابہ کو کم گو لگا تھا۔۔۔

اسد کے فادر کا بھی انتقال ہو چکا تھا۔۔ان کا بھی کوئی بھرا پڑا خاندان نہیں تھا۔

اس لیے دو دن پہلے بہت سادگی کے ساتھ ان کی شادی کی تاریخ فکس ہو گئی تھی۔۔۔رودابہ نے کسی بھی معاملے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔۔

وہ سب کچھ خاموشی سے کرتی جا رہی تھی۔۔۔جو اسے کہا جا رہا تھا۔۔۔وہ دل ہی دل میں ان دونوں سے ناراض تھی۔۔۔جنہوں نے صرف اس کے شمریز کے لیے لڑے جانے والے کیس کو دبانے کے لیے اتنی جلدی یہ سب کر رہی تھیں۔۔۔

مگر وہ بھی سوچ چکی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے۔۔۔وہ کمزور تو اب بھی نہیں پڑنے والی تھی۔۔۔

اس نے رخشندہ کے کہنے پر اسد سے باہر ملنے کی حامی بھر لی تھی۔۔

جس کے پیچھے اس کا اپنا مقصد تھا۔۔۔

وہ شخص جو کچھ دنوں میں اس کا شوہر بننے والا تھا۔۔وہ اس کے ساتھ کچھ باتیں فائنل کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔

"اسلام و علیکم۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

اسد اسے گھر سے لینے آیا تھا۔۔اس کی جانب پسندیدگی بھری نگاہوں سے دیکھتے اسد نے پوچھا تھا۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔"

اس کا انداز نپا تلا تھا۔۔۔اس نے نوٹ کیا تھا کہ اسد بار بار اس کی جانب نگاہیں اٹھا کر دیکھتا تھا۔اسد کا ڈرائیونگ سے زیادہ اس پر دھیان تھا۔۔۔

رودابہ کو اس کے انداز سے کوفت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

پورا راستہ ان کے درمیان کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔اسد نے اگر فری ہونے کی کوشش بھی کی تھی تو اس نے کوئی خاص لفٹ نہیں کروائی تھی۔۔۔

اس کے دل و دماغ میں اس وقت بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔اسے کیسے اپنے کیس کو ختم نہیں ہونے دینا تھا۔۔۔

کبھی کبھار کوئی بھٹکتی ہوئی سوچ آغاز رہام نظامانی کی بھی اس کے دماغ میں آجاتی تھی۔۔۔اس شخص کا بدترین رویہ بھی برداشت کرنا مشکل تھا اور اب اس کا حسنِ سلوک بھی اسے برداشت نہیں ہورہا تھا۔۔

اس کے دماغ میں عجیب سی باتیں چل رہی تھیں۔۔۔

وہ کئی بار اپنی سوچوں کو جھٹک دیتی تھی مگر پھر سے وہ کسی نہ کسی طرح سے اس کے خیالوں میں آنے لگتا تھا۔۔۔

وہ دونوں ریسٹورنٹ پہنچے تھے۔۔۔رودابہ اتنے بڑے ریسٹورنٹ میں پہلی بار آئی تھی۔۔۔اس نے اپنی اب تک کی زندگی بہت ہی سادہ اور عام سی گزاری تھی۔۔

اسے ان فینسی کھانوں اور ظاہری چمک دمک کا کوئی شوق نہیں تھا۔۔

گاڑی سے نکلتے اسد فون پر کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔۔۔اسے وہاں کھڑے ہونا عجیب سا لگ رہا تھا۔۔جب اچانک اس کی نظر فاصلے پر آن رکتی گاڑی پر پڑی تھی۔۔۔

وہ آغا زرہام نظامانی کی گاڑیاں ہی تھیں۔۔۔اس کے پیچھے ایک گارڈز کی دو گاڑیاں موجود تھیں۔۔۔رودابہ اس کی گاڑی کو اتنی بھیڑ میں بھی پہچان گئی تھی۔۔۔

رودابہ کی نظریں اسی پر ہی تھیں۔۔جب وہ فرنٹ سیٹ سے باہر نکلا تھا۔۔۔اس کے برابر والی سیٹ سے ایشا برآمد ہوئی تھی۔۔۔

سنہری کلرڈ بالوں کو ہاتھ سے ٹھیک کرتی وہ اس کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔

زرہام کے چہرے پر سنجیدگی بھرے تاثرات تھے۔۔۔جبکہ ایشا کی خوشی اس کے ہر ہر انداز سے ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔ان کے نگاہوں

سے اوجھل ہونے تک۔۔۔رودابہ کی نگاہوں نے ان کا پیچھا کیا تھا۔۔

"چلیں۔۔۔آئم سوری وہ ایک ضروری کال آگئی تھی۔۔۔"

اسد کے مخاطب کرنے پر وہ چونکی تھی۔۔۔اور پھر اثبات میں سر ہلاتے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"آپ بہت بہادر لڑکی ہیں۔۔امی نے آپ کے بارے میں سب کچھ بتایا ہے مجھے۔۔۔جیسے آپ اپنے بھائی کے کیس ہے لیے لڑی ہیں۔۔۔امپریسو۔۔۔"

اسد کی بات پر رودابہ نے سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔۔۔وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ بات کا آغا کیسے کرے۔۔۔

"مجھے اپنے بھائی کے کیس کے حوالے سے ہی آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔"

رودابہ نے پورے وقت میں پہلی بار خود سے اس سے کوئی بات کی تھی۔۔

"جی کہیں۔۔۔"

اسد کے خوش دلی سے جواب دیا تھا۔۔۔

"میں اس کیس کو شادی کے بعد بھی جاری رکھنا چاہتی ہوں۔۔۔
جب تک کہ میرے بھائی کے قاتلوں کو سزا نہیں مل جاتی۔۔۔"

رودابہ کی بات پر اسد کا گلاس اٹھاتا ہاتھ رک گیا تھا۔۔۔اس نے
ایک نظر رودابہ کو دیکھا تھا۔۔۔پھر نارمل ہوتے پانی کا گلاس لبوں
سے لگا لیا تھا۔۔۔

"آپ کو لگتا ہے کہ آپ یہ کیس جیت جائیں گی۔۔۔؟؟ کیونکہ آپ
کے مخالف میں ملک کا سب سے نامور اور دولت مند خاندان

ہے۔۔۔اس خاندان کو ہرانا ناممکن بات ہے۔۔۔ آپ ہار جائیں گی۔۔۔"

اسد نے بھی وہی بات کی تھی جو وہ روز اپنی امی اور بھابھی سے سنتی آرہی تھی۔۔

اسد ویسا انسان بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔جو اس کا آئیڈیل لائف پارٹنر سوچ رکھا تھا اس نے۔۔۔

اسی بزدل مرد سخت ناپسند تھے۔۔۔ اسد کی باتیں ویسے ہی تھیں۔۔۔ رشتے اور تعلقات کو دولت کے پلڑے میں تولنے والی۔۔۔

رودابہ کے چہرے کے زاویے بدل گئے تھے۔۔۔

"ایکسکیوز می۔۔۔مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔"

وہ اس کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔۔۔وہ اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے ایشا اسے سامنے سے آتی دکھائی تھی۔۔اسے دیکھ کر ایشا رک گئی تھی۔۔۔

"تم۔۔۔؟؟تم تو وہی ہو نا۔۔۔؟"

اس کی جانب استہزایہ نگاہوں سے دیکھتے اس کے روادابہ کا راستہ روک دیا تھا۔۔ روادابہ نے سائیڈ سے ہو کر گزرنا چاہا تھا۔۔

مگر ایشا نے ایسا ہونے نہیں دیا تھا۔۔

"پلیز۔۔۔"

روادابہ یہاں کسی قسم کا کوئی تماشا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"تم اس ریسٹورنٹ میں کیا کر رہی ہو۔۔۔ تمہاری اوقات تو یہاں کی ویٹریس بننے کی بھی نہیں ہے۔۔۔ اوہ۔۔ میں تو بھول گئی تھی۔۔۔ تم وہ امیروں کو لوٹنے والی لالچی لڑکی ہو نا۔۔۔

یہاں بھی کسی بیچارے کے ساتھ ایک رات گزارنے آئی ہو گی۔۔۔"

ایشا اس کے قریب جھکتے انتہائی حقارت سے بولی تھی۔۔۔اس نے بنا کسی کی نظروں میں آئے بغیر اپنی گولڈ کی چین رودابہ کے پرس میں پھینک دی تھی۔۔

جبکہ اس کی بات پر رودابہ نے سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھا تھا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ آخر مسئلہ کیا تھا۔۔

اس نے ایشا کا تو کچھ نہیں بگاڑا تھا۔۔۔

پھر وہ اس سے اتنی خار کیوں کھاتی تھی۔۔۔

ان جیسے رئیسوں کے لیے کسی کو بھی بے عزت کر دینا بہت آسان تھا۔۔۔انہیں دوسروں کی عزتیں بہت سستی لگتی تھیں۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔بکواس بند کرو تم۔۔۔میں ہر بار تمہاری بکواس سن لیتی ہوں۔۔۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔۔کہ تم مجھے کچھ بھی بولو اور میری انسلٹ کرو۔۔۔۔۔۔"

رودابہ کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔اس کی آنکھوں میں نمی ٹھہر گئی تھی۔۔۔

ارد گرد موجود لوگ متوجہ نہ ہوں۔۔۔اس وجہ سے اس نے آہستہ

بات کی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر ایشا مزید بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

"انسلٹ کیا ہوتی ہے۔۔۔یہ تو میں تمہیں اب بتاؤں گی۔۔۔۔

ویٹر۔۔۔منیجر۔۔۔۔پلیز بات سنیں میری۔۔۔"

اس کی جانب زہر خند نگاہوں سے دیکھتے اس نے اچانک سے چور

مچانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

رودابہ نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ایشا اس وقت سرخ رنگ کے ٹاپ اور بلیک جینز میں ملبوس کھلے بالوں اور فل میک اپ کے ساتھ اپنے حسن کا جلوا دکھاتی اپنا اسٹیٹس بھی لوگوں کے سامنے واضح کر رہی تھی۔۔

جبکہ اس کی نسبت رودابہ کا لباس بہت ہی عام سا تھا۔۔۔نیوی بلو شیفون کی شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس وہ دوپٹہ کندھوں پر پھیلائے۔۔۔اپنی معصومیت اور سادگی میں ایشا کو مات ضرور دے رہی تھی۔۔

اس کے چہرے پر چھائی گھبراہٹ اور سرخی اس کی دلکشی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔۔۔

"تم کیا کر رہی ہو یہ۔۔؟؟"

رودابہ نے سرے ہنگامہ کھڑا کرتے دیکھ حیرت سے پوچھا تھا۔۔

"اس لڑکی نے میری گولڈ کی قیمتی چین چوری کی ہے۔۔ کیا اس ریسٹورنٹ کا معیار اتنا ہی گر گیا ہے۔۔ کہ ایسے پینچ اور چور لوگوں کو گھسنے دیا جا رہا ہے۔۔"

ایشا کے لگائے گئے الزام پر رودابہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"یہ آپ کیا بول رہی ہیں۔۔۔ یہ جھوٹ ہے۔۔ میں ایسا کیوں کروں گی۔۔"

وہاں سب لوگوں کو اکٹھے ہوتے دیکھ اس نے روہانسے لہجے میں کہا تھا۔۔

منیجر اور انتظامیہ کے باقی لوگوں نے انتہائی عجیب نگاہوں سے اسے سر سے پیر تک گھورا تھا۔۔۔

اس کے حلیہ اس کی حیثیت بتا رہا تھا۔۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ چور تھی۔۔۔

وہاں کافی لوگ جمع ہو چکے تھے۔۔۔ اس کا بالکل تماشا لگا دیا گیا تھا۔۔۔

رودابہ کی آنکھوں سے مارے اہانت اور بے عزتی کے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے تھے۔۔۔وہ لوگ اس کا پرس چیک کرنے کی بات کر رہے تھے۔۔۔۔پولیس کو بھی کال کر دی گئی تھی۔۔۔

اس نے وہاں ہجوم میں اسد کو بھی دیکھا تھا۔۔۔جو اس کی مدد کے لیے آگے نہیں آیا تھا۔۔۔

اس نے تو شاید اسے پہچاننے سے بھی انکار کر دینا تھا۔۔۔ایشا کے کہے کے مطابق اس کی چین پندرہ لاکھ کی تھی۔۔۔۔

جو سن کر رودابہ کا دماغ بھی گھوم گیا تھا۔۔۔ وہ اچھے سے سمجھ رہی تھی کہ یہ لڑکی اسے بے عزت کرنے کے لیے ایسا کر رہی تھی۔۔۔

مگر وہاں اس کی بات کا یقین کرنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔

سب کی ہمدردی ایشا کے ساتھ ہی تھی۔۔۔

وہاں کھڑے امیر زادے اور امیر زادیوں کو ایشا ہی ٹھیک لگ رہی تھی۔۔

"ابھی اور اسی وقت اس کے پرس کی تلاشی لی جائے۔۔۔"

ایشا کا بار بار یہی مطالبہ تھا۔۔۔ رودابہ نفی میں سر ہلاتے اس ذلت پر جیسے ٹوٹ سی گئی تھی۔۔

اسے حیرت ہو رہی تھی ان لوگوں پر۔۔۔جو اگلے کو اذیت دیتے ہوئے یہ بھی بھول جاتے تھے کہ وہ بھی انہیں کے جیسے انسان ہی تھے۔۔۔دنیا میں اگر وہ ان کی ظاہری چمک دمک کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

مگر اللہ کے آگے اس کے سبھی بندے برابر تھے۔۔۔وہ اپنے کسی بھی بندے کی ایسے توہین کیے جانے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟؟"

اس سے پہلے کی منیجر ویٹرس کو کہہ کر اس سے اس کی پرس چھین لیتا۔۔۔ایک زور دار بھاری اور سرد آواز پر کچھ لمحوں کے لیے وہاں گہری خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

ایشا کے ساتھ ساتھ روداب نے بھی پلٹ کر دیکھا تھا۔فون کان سب ہٹاتا وہ اسی جانب ہی آ رہا تھا۔

وہ شاید فون سن رہا تھا۔۔اسی خاطر پہلے اس ہنگامے پر توجہ نہیں دے پایا تھا۔مگر اب روداب اور ایشا کو وہاں کھڑا دیکھ وہ حیرت زدہ سا آگے آیا تھا۔۔۔

اسے وہاں دیکھ رودابہ کا سر مزید جھک گیا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اب اس کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ بدتر سلوک ہونا تھا اب اس شخص کے ہاتھوں۔۔۔

"کیا تماشا لگا رکھا ہے۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔؟"

اس کے برابر میں آن کھڑے ہوتے اس کے رودابہ کا بھیگا چہرا غور سے دیکھا تھا۔۔۔وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔

وہ ابھی خاصی بہادر لڑکی ہمیشہ خود کو کسی ٹارچر کیے جانے پر ہمت ہارنے لگتی تھی۔۔۔

"زرہام۔۔۔اس لڑکی نے۔۔۔یہاں پر بھی اپنی پیچ حرکت دکھا دی ہے۔۔۔اس نے میری چین چوری کرلی ہے۔۔۔"

ایشا نے اس کا بازو پکڑتے خود پر پریشانی بھرے تاثرات لاتے کہا تھا۔۔جبکہ زرہام کی نظریں وہاں موجود بھیڑ اور اس لڑکی کے مارے اذیت کے سرخ ہوتے چہرے سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔۔

اس وقت بھی وہ انگلیاں مروڑتی،لبوں کو کچلتی اضطراری کیفیت میں کھڑی تھی۔۔

"تم نے اسے ایسا کرتے دیکھا ہے۔۔۔ تمہاری چین گردن سے اتار

کر چوری کرلی اس نے۔۔۔"

وہ جب بولا تو اس کی آواز پہلے سے بھی زیادہ سرد تھی۔۔۔

ایشا نے حیرت زدہ سا ہو کر اسے دیکھا تھا۔۔۔ اسے تو لگا تھا کہ اس

لڑکی کے مقابلے میں وہ بنا سوچے سمجھے اسے ہی سپورٹ کرے

گا۔۔۔ وہ اس کی نفرت دیکھ چکی تھی رودابہ اکبر کے لیے۔۔۔

مگر اس کا یہ بدلہ انداز اور رودابہ کے لیے ہمدردی ایشا کو گھما کر رکھ

گئی تھی۔۔۔

روادبہ کو بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔۔اس نے بھی گھنیری بھیگی پلکوں کی جھالر اٹھا کر اسے گھورا تھا۔۔۔جو پہلے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ نگاہوں کا تصادم بڑا جاندار تھا۔۔

روادبہ نے گڑبڑا کر نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔

"کوئی چوری نہیں ہوئی۔۔۔کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔یہ سب ایک غلط فہمی تھی۔۔۔یہ بہت سلجھی ہوئی اور خوددار انسان ہیں۔۔۔۔یہ ایسا کبھی نہیں کریں گی۔۔۔۔اس لیے سب لوگ جائیں یہاں سے۔۔ اپنا اپنا کام کریں۔۔"

اس نے سرد آواز میں کہتے اس تماشے کو وہی ختم کر دیا تھا۔۔اس کے حکم کے آگے ایشا کی ایک نہیں چلی تھی۔۔

جو بار بار یہی کہہ رہی تھی۔۔۔کہ ایک بار رودابہ کا پرس چیک کروایا جائے۔۔۔مگر زرہام نے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔۔ایشا کا غصہ انتہا پر پہنچ گیا تھا۔۔

جبکہ رودابہ تو اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جس نے آج بھری بازار میں اسے رسوائی سے بچا لیا تھا۔۔۔وہ سمجھ گئی تھی کہ ایشا جو اتنا بڑا دعوا کر رہی تھی۔۔۔ضرور اس نے کوئی سازش کی تھی۔۔

"ایشا تم جاؤ گھر۔۔۔ڈرائیور تمہیں ڈراپ کر دے گا۔۔۔"

زرہام نے انتہائی سنگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کہا

تھا۔۔۔

"زرہام مگر۔۔۔۔"

ایشا مٹھیاں بھینچے اسے تکے جارہی تھی۔۔۔ جس کی نگاہیں بار بار

رودابہ کے چہرے کو طواف کررہی تھیں۔۔۔

ایشا اندر سے کھول اٹھی تھی۔۔۔ اسنے پلاننگ کیا کی تھی۔۔۔ اور

یہ ہو کیا رہا تھا۔۔۔

"ایشا ابھی گھر جاؤ۔۔۔"

زرہام نے اسے سرخ آنکھوں سے گھورا تھا۔۔۔رودابہ بنا کچھ بولے وہاں سے تیزی سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

"زرہام یہ لڑکی واقعی چور۔۔۔۔"

ایشا سے برداشت نہیں ہو رہا تھیں زرہام کی نظریں۔۔۔۔وہ اس کا بازو پکڑتے اسے بتانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر زرہام نے انتہائی غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔۔

"جسٹ شٹ اپ ایشا۔۔۔۔ ہمارے اس کے ساتھ اختلافات ہیں۔۔۔ مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ اس پر جھوٹا الزام

لگا کر اسے سب کے سامنے بے عزت کیا جائے۔۔۔مجھے تم سے اس بات کی توقع ہر گز نہیں تھی۔۔

تم گھر جاؤ اب۔۔۔۔پھر بات ہو گی اس حوالے سے۔۔۔"

زرہام نے اسے سرزنش کرتے کہا تھا اور خود باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ ایشا اسے غصے سے دیکھتی اپنے ہاتھوں اپنا نقصان ہونے پر سر پکڑ کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس کی چین بھی رودابہ کے پاس رہ گئی تھی۔۔۔اور اس ڈرامے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔

الٹا نقصان ہی ہوا تھا۔۔۔زرہام نظامانی کی ہمدردی اس لڑکی کو مل گئی تھی۔۔۔۔

"رودابہ۔۔۔۔۔"

وہ بار بار بھیگتی آنکھوں کو صاف کرتے باہر آکر کھڑی ٹیکسی کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔جب اپنے نام کی اس نرم پکار پر اس نے پلٹ کر اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔وہ لڑکی مجھ پر جھوٹا الزام لگا رہی ہے۔۔۔"

رودابہ نے اسے روتے ہوئے بتایا تھا۔۔۔

"جانتا ہوں۔۔۔ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔ آؤ گاڑی میں بیٹھو۔۔۔میں ڈراپ کر دیتا ہوں تمہیں۔۔۔"

بہت نرمی بھرا انداز تھا۔۔۔اس کی گاڑی قریب آن رکی تھی۔۔۔

زرہام نے آگے بڑھ کر اس کی لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

"نن نہیں میں چلی جاؤں گی۔۔۔"

روادبہ نے انکار کیا تھا۔۔۔آنکھوں کو رگڑ رگڑ کر اس نے ان کو سرخ کر دیا تھا۔۔

"اتنی رات کو اکیلے جانا سیف نہیں ہو گا۔۔۔ گاڑی میں بیٹھو۔۔۔'

وہ تو اب جیسے عادی ہو چکا تھا اسے محفوظ طریقے سے اس کے گھر ڈراپ کرنے کا۔۔۔

اس شخص کی بات پر رودابہ نے گھنیری پلکوں کی جھالر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اس کے سامنے تھوڑے سے فاصلے پر ہی کھڑا تھا۔۔۔ زرا سا جھک کر اسے نرم نگاہوں سے دیکھتا وہ اس وقت پہلے سے کہیں زیادہ ہینڈسم اور وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔۔

سفید رنگ کی شرٹ کا اوپری بٹن کھلا ہوا تھا۔۔۔ جس میں سے

جھانکتا کسرتی سینہ، مضبوط کسرتی بازوؤں سے سلیوز کو کہنیوں سے

نیچے تک فولڈ کیا گیا تھا۔۔۔

سیاہ گھنے بال اس کی کشادہ پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ رودابہ

چاہنے کے باوجود کچھ لمحوں کے لیے اس شخص کی سحر انگیزی سے

خود کو نکال نہیں پائی تھی۔۔۔

"میں نے چوری نہیں کی۔۔۔"

روتے ہوئے اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔ گداز گالوں

سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"مجھے یقین ہے اس بات پر۔۔۔۔"

وہ ان جھیل سی گہری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

رودابہ کی پلکوں پر اس لمحے آنسو آن ٹھہرا تھا۔۔

اسکی بھاری گھمبیر آواز پر رودابہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔

"اس طرح روڈ پر کھڑے رہنا مناسب نہیں ہے۔۔۔پلیز گاڑی میں بیٹھو۔۔"

زرہام نے اسے پھر سے پکارا تھا۔۔۔وہ بہت عزت سے بات کر رہا تھا اس سے۔۔۔

وہ پہلے دن والے زرہام سے یکسر مختلف انسان تھا۔۔۔ رودابہ کو اب اس پر یقین آنے لگا تھا۔۔۔ وہ اس کی بات پر سر اثبات میں ہلاتی فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔ اسد دور دور تک کہیں نہیں تھا۔۔۔

اسے باہر بھی محسوس ہو رہا تھا کہ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے۔۔ مگر گاڑی میں بیٹھنے کے بعد شیشے پر گرتی بوندوں کو دیکھ اسے بارش کی شدت اور رفتار بڑھتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

ٹھنڈ بھی ایک دم سے بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ اس کے برابر ڈرائیونگ سیٹ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

دور کھڑی ایشا نے جلتی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔وہ تن فن کرتی گاڑی کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اب آغا ہاؤس میں ہنگامہ ہونے والا تھا۔۔۔وہ زرہام نظامانی کی یہ حرکت پورے خاندان کو بتانا چاہتی تھی۔۔۔

رودابہ نے موبائل رکھنے کے لیے بیگ کھولا تھا۔۔۔جب سامنے ہی چمکتی ہوئی چین کو دیکھ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟"

زرہام نے اس کے سرخ پڑتے ہوئے چہرے کی جانب دیکھتے گاڑی سٹارٹ کرتے پوچھا تھا۔۔۔

جس کی ہوائیاں بالکل اڑی ہوئی تھیں۔۔

"یی یہ۔۔۔یہ پتا نہیں کہاں سے آئی ہے میرے پاس۔۔۔ مم میں نہیں جانتی۔۔۔ مم میں نے چوری نہیں کی۔۔"

اس نے وہ چین اپنے پرس سے نکالتے زرہام کے سامنے کی تھی۔

اسے لگا تھا کہ اب یہ شخص ایشا کی بات سچ مان لے گا۔۔

اور اس پر شک کرے گا۔۔۔ مگر وہ اس کی جانب نرم نگاہوں سے دیکھتا سراثبات میں ہلا گیا تھا۔۔

"میں جانتا ہوں کہ تم نے نہیں چرائی۔۔۔اس لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ایشا کی عادت ہے۔۔۔جب اسے کوئی پسند نہیں ہوتا تو وہ ایسے ہی ڈی گریڈ کرتی ہے سامنے والے کو۔۔۔

اس میں جان بوجھ کر یہ چین تمہارے پرس میں پھینک دی ہو گی۔۔۔اور اب یہ ڈرامہ کر رہی ہے۔۔"

اس کی جانب سے بڑھائی گئی چین پکڑتے زرہام نے اسے ڈیش بورڈ پر کسی فالتو شے کی طرح اچھال دیا تھا۔۔۔جبکہ رودابہ کی آنکھیں حیرت سے مزید پھیل گئی تھی۔۔۔

یہ شخص کتنے آرام سے اس پر بھروسہ کر گیا تھا۔۔۔ پچھلے اتنے عرصے سے اسے ہر بات کے لیے لوگوں کے سامنے اپنی صفائیاں پیش کرنی پڑتی تھیں۔۔۔ پھر بھی اس پر یقین نہیں کیا جاتا تھا۔۔۔

وہ کتنی ہی دیر اس کے خوبرو چہرے کی جانب دیکھتی رہی تھی۔۔۔

"تم یہاں کس کے ساتھ آئی تھی۔۔۔"

گاڑی وہاں سے نکالتے اس نے وہ سوال کیا تھا۔۔۔ جس پر وہ سب سے زیادہ حیران تھا۔۔۔

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ روداب ایسی جگہوں پر نہیں آتی تھی اور نہ افورڈ کر سکتی تھی۔۔۔

رودابہ نے سر جھکائے ساری بات بتادی تھی۔۔۔کہ وہ وہاں اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ آئی تھی۔۔جو اسے اس مصیبت میں دیکھ گھبرا کر بھاگ گیا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی مگر وہ اس شخص کی ہر بات کا جواب دیتی۔۔۔اس پل اسے اپنا بہت قریبی محسوس کر رہی تھی۔۔

آج پھر وہ اس کا محافظ بن گیا تھا۔۔۔اس شخص نے اس کے ساتھ جتنا برا کیا تھا۔۔۔۔اس سے کہیں زیادہ بھلائی بھی کر چکا تھا اب اس کے ساتھ۔۔۔۔

رودابہ کو نجانے کیوں آج بہت رونا آرہا تھا۔۔اپنی بے بسی اور اپنی قسمت پر۔۔۔

وہ بار بار کیوں اس شخص سے ٹکرا جاتی تھی۔۔۔کیوں اس شخص کے خیال سے ہی اس کا دل و دماغ عجیب سب احساسات میں گھرنے لگتا تھا۔۔۔

آج بھی جس طرح سے زرہام نظامانی اس کی ڈھال بنا تھا۔۔۔وہ لمحے اسکے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑ گئے تھے۔۔۔

اس وقت جب وہ بالکل اکیلی تھی۔۔۔۔اسے ایک مضبوط سہارے اور محافظ کی ضرورت تھی۔۔

تو کہ شخص بنا کہے اسکے ساتھ آن کھڑا ہو رہا تھا۔۔

اس کی بات سنتے زرہام کی گرفت اسٹیئرنگ پر سخت ہوئی تھی۔۔۔

جیسے اسے یہ بات ناگوار گزری ہو۔۔۔

"تم شادی کر رہی ہو۔۔۔؟؟ وہ بھی ایک ایسے انسان کے

ساتھ۔۔۔ جو مشکل وقت میں تمہارے ساتھ کھڑا ہونے سے ڈر

جائے۔۔۔۔"

اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ رودابہ کے اندر بے چینی سی گھل گئی

تھی۔۔۔

باہر بارش ہو رہی تھی اور ٹریفک کا رش بہت زیادہ تھا۔۔۔ ہر سگنل پر گاڑی کو کافی دیر رکنا پڑ رہا تھا۔۔۔

رودابہ کی نظریں بار بار اس کی اسٹیئرنگ پر موجود اس کے مضبوط مردانہ ہاتھوں پر تھیں۔۔۔ پوری گاڑی میں اس کے کلون کی دلفریب مہک پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

باہر کا موسم بہت زیادہ خوشگوار اور رومانی تھا۔۔۔۔

اور گاڑی کا موسم اتنا ہی بوجھل اور مخمور سا تھا۔ دھڑکنوں کی مدھم آوازیں گاڑی کی دبیز خاموشی سے سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

گاڑی میں بوجھل پن بڑھنے لگا تھا۔۔۔

وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔۔۔جبکہ اپنی بات کے بعد رودابہ نے اس شخص کے انداز میں عجیب سی بے چینی دیکھی تھی۔۔۔

رودابہ نے نجانے کس احساس کے تحت کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اس کا جبڑا سخت تھا۔۔جیسے وہ کسی شدید کشمکش میں مبتلا ہو۔۔۔ اس کی انگلیاں اسٹیئرنگ پر اس قدر سختی سے جمی ہوئی تھیں کہ پوروں کا رنگ سفید پڑ گیا تھا۔۔

"رودابہ۔۔۔۔"

آج دوسری بار اس شخص نے اس کا نام پکارا تھا۔۔۔

"یہ میری ماں کا فیصلہ ہے۔۔۔جو مجھے دل و جان سے قبول ہے۔۔۔"

رودابہ نے بمشکل اپنی آواز قابو میں رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اس کی آواز میں وہ بے بسی تھی جو اسے مزید کمزور بنا رہی تھی۔۔۔

اس شخص کے آگے وہ اپنی بے بسی ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔گڈ۔۔۔۔اسکا مطلب تم اپنی ماں کی ہر بات مانتی ہو۔۔۔"

زرہام کی آواز پہلے سے بھی زیادہ بھاری تھی۔۔۔

مگر انداز متبسم لیے ہوئے تھا۔۔۔اس کی بات پر روداب نے زور و شور سے سر ہلایا تھا۔۔۔

گاڑی ایک اور سگنل پر رک گئی تھی۔۔

وہ روداب کی نگاہوں کا ارتکاز نوٹ کر رہا تھا۔۔۔اس نے اچانک اس کی جانب مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

روداب کی نظریں بھی اسی لمحے اس کے خوبرو چہرے کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

ان کی نگاہوں کا تصادم ہوا تھا۔۔۔روداب کی سانسیں اس کی گہری سیاہ آنکھوں میں کہیں کھو سی گئی تھیں۔۔۔

اس پل آغازرہام نظامانی کی نظروں میں وہ شدت تھی۔۔۔جو

رودابہ اکبر کے نہ چاہنے کے باوجود اس کے دل کو اپنی موجودگی کا

شدت سے یقین دلاتی، اس کی دھڑکنیں تیز کر گئی تھی۔۔۔وہ اسے

اس طرح گھور رہا تھا جیسے اس کی روح تک جھانکنا چاہتا ہو۔۔۔

اس کی سحر انگیز طلسماتی آنکھیں جیسے صور پھونک رہی تھیں۔۔

رودابہ کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ یہ شخص اس کے ساتھ رہنا کیا چاہتا

تھا۔۔۔

"تو اگر تمہیں تمہاری ماں کسی بھی انسان سے شادی کرنے کا کہیں تو

تم کرلو گی۔۔۔چاہے تمہیں وہ کتنا ہی ناپسند کیوں نہ ہو؟اس نے

تمہارے ساتھ کتنا ہی برا کیوں نہ کیا ہو۔۔۔؟؟"

وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

اس کی آواز میں ایک عجیب سی کسک تھی۔۔۔جو رودابہ کے دل کو

چھو گئی تھی۔۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ شخص آج ایک اور روپ دکھا کر اسے

پاگل کر دے گا۔۔۔۔

روdابہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں پھر سے آنسو امڈ آئے تھے۔۔۔

وہ کس کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔۔۔وہ سمجھ کر بھی یقین نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

اس کا بھلا اس شخص سے کیا جوڑ تھا۔۔۔وہ کیا چاہ رہا تھا آخر۔۔۔

"مجھے اس وقت آگر سب سے زیادہ کسی سے نفرت ہے تو وہ آپ اور آپ کا خاندان ہیں۔۔۔آپ کے علاوہ دنیا کا کوئی بھی برے سے برا انسان قبول ہے مجھے۔۔۔مجھے کسی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔"

وہ صاف گوئی سے بولی تھی۔۔۔ مگر بہت سارے لفظ ملاوٹ زدہ بھی شامل تھے۔۔ جبکہ اس نے نگاہیں چرا رکھی تھیں۔۔۔وہ جانتی تھی اس کی آنکھیں اس کا ساتھ نہیں دیں گی ان الفاظ پر۔۔۔

دل کے اندر پنپتی اس عجیب و غریب احساس پر وہ اب خود سے لڑنے لگی تھی۔۔

یہ شخص صرف ہمدردی کے تحت اور اس پر ترس کھا کر اس کی مدد کر رہا تھا۔۔۔

وہ شاید کچھ زیادہ ہی سوچنے لگی تھی۔۔۔

جبکہ اپنی بات کی جواب میں اسے مقابل کا جاندار قہقہ سنائی دیا

تھا۔۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر زرہام کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر جیسے کتنے

ہی لمحے دیکھتی رہ گئی تھی۔۔

وہ ہنستے ہوئے مزید پیارا لگتا تھا۔۔۔ اگلے ہی پل وہ اپنی اس حرکت

پر خفت اور شرم سے سرخ ہوتی نگاہیں بالکل موڑ گئی تھی۔۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا خود پر اختیار نہیں رہا۔۔۔ اس

ساحر کا طلسم بہت ساحرانہ تھا۔۔۔

"فرق تو پڑتا ہے۔۔۔۔"

زرہام نے فوری طور پر جواب دیا تھا۔۔۔اس کی آواز میں ایک شدت تھی جو روداب کو چونکا گئی تھی۔۔۔

اور اس کی گھبراہٹ کو بڑھا گئی تھی۔۔۔۔

"بہت زیادہ فرق پڑتا ہے مجھے۔۔۔"

اس نے آگے بڑھتے اس کی طرف جھکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔روداب کی سانسیں رک سی گئی تھیں۔۔۔وہ ایک دم سے اتنا قریب تھا کہ اس کی سانسوں کی گرمی روداب کے چہرے کو محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ گھبرا کر دروازے سے جا لگی تھی۔۔

اس کی گھبراہٹ دیکھ وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔

نگاہیں اس کی گردن پر چپکے بالوں سے الجھ گئی تھیں۔۔۔ آنکھوں میں خمار سا آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں نہیں سمجھی۔۔۔"

رودابہ نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اس کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ اسے لگا وہ باہر نکل آئے گا۔۔۔

سگنل سبز ہو گیا تھا۔۔۔ مگر زرہام کی نظریں اب بھی اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

جیسے اس کے ایک ایک نقش کا طواف کر رہی ہوں۔۔۔

پیچھے سے گاڑیوں کے ہارن بجنے لگے تھے۔۔۔

اس نے بمشکل خود کو سنبھالتے ہوئے گاڑی آگے بڑھائی تھی۔۔۔

مگر اس کا جبڑا پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو گیا تھا۔۔۔

"رودابہ۔۔۔"

اس نے آہستہ سے اس کا نام پکارا تھا۔۔۔ اتنی نرمی سے کہ رودابہ کا

دل بیٹھ سا گیا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

اس نے بمشکل لفظ نکالا تھا۔۔۔اس کی آواز ایک سرگوشی سے زیادہ نہیں تھی۔۔۔

آج ہی شخص کیا کرنا چاہ رہا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

گھر کا فاصلہ صدیوں پر محیط ہو گیا تھا۔۔۔

"اگر یہ برا انسان دنیا کا اچھا انسان بن جائے پھر۔۔۔۔کیا پھر بھی انکار ہو گا۔۔۔"

وہ شخص اتنی بڑی بڑی باتیں اتنے آرام سے کر جاتا تھا۔۔۔رودابہ کی سماعتوں پر بھاری بوجھ آن پڑا تھا۔۔۔

زرہام کی بات پر رودابہ کے دل نے زور کا دھکا لگایا تھا۔۔۔

ماتھے پر پسینے کی بوندیں آن ٹھہری تھیں۔۔۔

"کبھی بھی قبول نہیں ہو گا۔۔۔"

اس نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اس کی آواز میں وہ یقین نہیں تھا۔۔۔

"مجھے قبول کروانا آتا ہے۔۔۔۔"

آغا زرہام نظامانی کو اپنا آپ منوانا آتا تھا۔۔۔۔ گاڑی ایک خالی سڑک پر آگئی تھی۔۔۔ بارش کی شدت بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے اچانک گاڑی سڑک کے کنارے روک دی تھی۔۔۔

رودابہ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

یہ شخص اسے کچھ دیر پہلے ہوٹل میں ہوا واقع بالکل بھلا چکا تھا۔۔۔

جس پر عام حالات میں اس نے گھر جا کر پوری رات روتے رہنا

تھا۔۔۔

یہ شخص اس کو خود میں ایسے الجھا رہا تھا کہ وہ معصوم لڑکی کچھ سمجھ

ہی نہیں پارہی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟"

رودابہ نے گھبراتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

وہ گھبراتی، بوکھلاتی مزید حسین لگتی تھی۔۔۔

اس کے نقوش بہت دلفریب لگتے تھے۔۔۔

گلابی ہونٹوں کی کپکپاہٹ جان لیوا تھی۔۔۔۔

دل چاہا تھا انہیں محسوس کرنے کو۔۔۔ لیکن اگر وہ ایسا کرلیتا تو اس

لڑکی نے بے ہوش ہو جانا تھا۔۔۔

اور کل تک اس پر ایک اور دفع لگ جانی تھی۔۔۔

ہاں وہ انہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

وہ معصوم چہرا حواس چھین لینے کی طاقت رکھتا تھا۔۔۔

اسے مزید غور سے دیکھنے کے لیے اس نے گاڑی ہی بند کر دی تھی۔۔۔پھر اس کی طرف پوری طرح مڑ گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں ایک طوفان تھا۔۔۔جو روودابہ کو خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔

"بس بہت ہو گیا۔۔۔میں اب مزید برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔"

ان سیاہ آنکھوں کی سحر انگیزی اور خماری اس وقت بڑھی ہوئی تھی۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ اقرار کر رہا تھا۔۔۔اگر ایکدم کر دیتا تو اسے خوف تھا کہ اس لڑکی کو نہ کچھ ہو جائے۔۔۔

"کیا برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔؟"

رودابہ کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔

"تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھنا۔۔۔ تمہیں کسی اور کی ہونے کا خیال۔۔۔ یہ سب کچھ۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے بولتا اسے ارد گرد کا ہوش بھلا گیا تھا۔۔۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔"

رودابہ کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا سن رہی تھی۔۔۔

اس کے ہونٹ بمشکل ہکلائے تھے۔۔۔دل اتنی تیز رفتار سے دھڑک رہا تھا۔۔۔جیسے ابھی اسے کچھ ہو جائے گا۔۔۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔"

زرہام نے ایک سانس میں کہہ دیا تھا۔۔۔اس کی آواز میں اتنی شدت تھی کہ روادبہ کا سانس رک گیا تھا۔۔۔

گاڑی میں گہری خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔باہر بارش کی بوندیں شیشے پر تھپتھپا رہی تھیں۔۔۔

باہر کا موسم بے اِنتہا حسین تھا۔۔۔اور اندر کے حالات تو اس وقت بالکل ہی الگ تھے۔۔۔رودابہ کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں آن ٹھہری تھیں۔۔۔

وہ اپنی جگہ کانپ گئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔یہ۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔؟ کیونکہ میرے خاندان کو تمہارے بھائی کے قتل کا ملزم بنایا گیا ہے۔۔۔؟ کیونکہ ہمارے درمیان بہت کچھ

ہو چکا ہے۔۔۔؟ تمہارے نزدیک یقیناً میں بہت بڑا انسان

ہوں۔۔۔۔

میں نے جو کیا تمہارے ساتھ۔۔شاید اس کے لیے میں خود کو پوری

زندگی معاف نہ کر پاؤں۔۔۔"

زرہام نے آگے بڑھتے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔اس کی گرفت نرم

مگر مضبوط تھی۔۔۔

"میں جانتا ہوں کہ میرے خاندان کے لوگوں نے تمہارے ساتھ

بہت برا کیا ہے۔۔۔میں نے خود نے بھی تمہیں بہت تکلیف پہنچائی

ہے۔۔۔لیکن رودابہ۔۔۔میں تم سے سچی محبت کرتا ہوں۔۔

میں نے جانتا یہ کب اور کیسے ہوا۔۔۔؟ میرے رب کو میرا تکبر اور غرور پسند نہیں آیا۔۔۔ اس نے میرے دل پر محبت کی ایسی چوٹ لگائی ہے۔۔۔

کہ جب تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھتا یا تصور بھی کرتا ہوں تو میری دنیا فنا ہونے لگتی ہے۔۔"

اس کی آواز میں اتنی سچائی تھی کہ رودابہ کا دل پگھل سا گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی آنکھوں میں شدت اور جنون تھا۔۔۔

رودابہ کو یہ سب ایک ایسا خواب لگا تھا۔۔ جو کی تعبیر وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔یہ شاید ہمدردی ہے۔۔۔یا پھر۔۔۔یا پھر جو کچھ بھی۔۔۔لیکن محبت نہیں۔۔۔"

رودابہ نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر اس نے اسے اور مضبوطی سے تھام لیا تھا۔۔۔

وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔۔

"یہ محبت ہے۔۔۔میں یہ فیصلہ نہیں کر سکتا تھا کہ میں کب اور کس سے محبت کروں گا۔۔۔یہ میرے بس میں نہیں تھا۔۔۔لیکن یہ ہو گیا۔۔۔"

زرہام نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

وہ اسے یقین دلا رہا تھا۔۔۔اور سامنے بیٹھی لڑکی انکار نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

"میں نے پہلے تمہیں نظر انداز کرنے کی کوشش کی۔۔۔تمہیں دور رکھنے کی کوشش کی۔۔۔لیکن جتنا میں تم سے دور بھاگا۔۔۔میرا دل اتنا ہی تمہاری طرف کھنچتا رہا۔۔۔"

اس کی آواز میں ایک بے بسی تھی۔۔۔جو روادبہ کے دل کو چھو رہی تھی۔۔۔

وہ مغرور اور گھمنڈی انسان اس کے آگے جھک رہا تھا۔۔۔

"جب میں نے تمہیں آج اس حالت میں دیکھا۔۔۔جب ایشا نے تمہیں بے عزت کرنے کی کوشش کی۔۔۔میرے اندر کا خون کھول اٹھا۔۔۔میں برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی تمہیں تکلیف پہنچائے۔۔۔"

زرہام کی آنکھوں میں وہ جذبہ تھا جو رودابہ کے دل کو گھائل کر رہا تھا۔۔

وہ اس شخص کے سحر میں نہیں کھونا چاہتی تھی۔

ان دونوں کی زندگیوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔لیکن یہ شخص اسے کوئی فیصلہ کرنے کا موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

وہ سحر انگیز شخص تو بس اس پر مسلط ہو رہا تھا۔۔۔

"لیکن۔۔۔لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔آپ کا خاندان۔۔۔

میرے بھائی کا کیس۔۔۔سب کچھ۔۔۔"

رودابہ کی سانسیں بوجھل ہونے لگی تھی۔۔۔

دل کی دھڑکنیں بے قابو تھی۔۔۔اس شخص کی مہک اعصابوں پر

طاری ہو رہی تھی۔۔۔

"میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔"

وہ وعدہ کر رہا تھا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں روادبہ کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔وہ اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

"میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ کہ اگر میرا خاندان قصوروار ہوا تو اس انسان کو سزا ضرور ملے گی۔۔ تمہیں انصاف ضرور ملے گا۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں جھانکتا۔۔۔وہ اس کے گداز ہاتھ کو اپنی مضبوط گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔

روادبہ اندر تک کانپ اٹھی تھی۔۔۔

رودابہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔اس شخص کے پے در پے حملوں نے اسے ہلکان کر دیا تھا۔۔اس کا دل اور دماغ دونوں الگ الگ باتیں کہہ رہے تھے۔۔۔

"کچھ نہ کہو۔۔۔یہ حسین آنکھیں مجھ سے سب کچھ کہہ رہی ہیں۔۔۔تم لفظوں سے جو بھی کہو۔۔مگر ان آنکھوں سے میں نے تمہارے دل کا راز پالیا ہے۔۔۔"

زرہام نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے یہ اطراف کرتے اس کی جان نکال دی تھی۔۔۔

رودابہ خاموش رہی تھی۔۔۔اس کی خاموشی ہی اس کا جواب تھی۔۔۔

"رودابہ۔۔۔میں تمہیں مجبور نہیں کر رہا۔۔۔لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم جان لو۔۔۔کہ ایک شخص تم سے بے حد محبت کرتا ہے۔۔۔ اور وہ تمہیں حاصل کرنے کے لیے پوری دنیا سے لڑ سکتا ہے۔۔۔۔"

زرہام نے اس کے ہاتھوں کو اپنے دل پر رکھ دیا تھا۔۔۔رودابہ اس کے دل کی دھڑکنیں محسوس کر سکتی تھی۔۔۔جو اتنی ہی تیز تھیں جتنی اس کی اپنی۔۔۔

"میں تمہیں وقت دوں گا۔۔۔ مگر اس کی مدت بہت کم ہو گی۔۔۔

میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔ تم بس ان آنکھوں میں میرے نام

کے خواب سجاؤ۔۔۔"

اس کی آواز میں خود کو منوا لینے کا یقین تھا۔۔۔ وہ شخص جانتا تھا کہ

وہ جو چاہے کر سکتا تھا۔۔۔

بارش اب بھی ہو رہی تھی۔۔۔ گاڑی کے شیشے دھندلا گئے

تھے۔۔۔ باہر کی دنیا سے وہ مکمل طور پر کٹ گئے تھے۔۔۔

روادبہ کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ اس کا دل

اتنا بھاری تھا کہ وہ سانس بھی ٹھیک سے نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔مجھے نہیں پتا۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔"

اس نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔زرہام نے اس کے آنسو اپنے انگوٹھے سے صاف کیے تھے۔۔۔اس کا لمس اتنا نرم اور پیار بھرا تھا کہ رودابہ کا دل پگھل سا گیا تھا۔۔۔

"پہلی بار دیکھا ہے۔۔۔کوئی لڑکی اتنے ہینڈسم بندے کے پرپوزل پر خوش ہونے کے بجائے آنسو بہائے جا رہی ہے۔۔ان آنسوؤں پر قابو پاؤ لڑکی۔۔۔

ورنہ پھر جب میرے اختیار میں آؤ گی تو ان پر پھر میں اپنے طریقے سے قابو پاؤں گا۔۔۔"

اس کی بے باک دھمکی پر رودابہ کے چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھ کھینچ لیے تھے۔۔۔

"آپ کو لڑکیوں کا بہت تجربہ ہو گا۔۔۔ آج تک کتنی لڑکیوں کو پرپوز کیا ہے۔۔۔"

اس کی لڑکیوں کے حوالے سے کی گئی بات پر نجانے کیسے رودابہ کے لبوں سے نکل گیا تھا۔۔

سے یہی لگتا تھا جیسے اس شخص کے اب تک بہت ساری حسین

لڑکیوں سے تعلقات رہے ہونگے۔۔ وہ اتنا وجیہہ اور سحر انگیز

ہونے کے ساتھ ایک قابل بزنس مین اور سیاست دان بھی تھا۔۔

نجانے کتنے لوگوں کا آئیڈیل۔۔۔ ایک بار اس کے سکینڈل بھی سنا

تھا کہ کسی لڑکی نے آغازرہام نظامانی کے لیے خودکشی کی کوشش بھی

کی تھی۔۔۔ لڑکی کا نام بھول گئی تھی وہ۔۔۔

لڑکیاں بہت دیوانی تھیں اس کی۔۔۔ ایک سے بڑھ کر ایک

حسین۔۔

رودابہ کی بات پر زرہام نظامانی کے لبوں سے بے ساختہ قہقہ بر آمد ا ہوا تھا۔۔ جبکہ رودابہ نے خود کو کوسا تھا۔۔

کہ اسے کیا ضرورت تھی ایسے فری ہونے کی وجہ بھی اس شخص سے۔۔۔ جس کے ساتھ بیٹھے اس کی حالت بالکل غیر ہو چکی تھی۔۔۔

"ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ بڑا شریف قسم کا انسان ہوں میں اس معاملے میں۔۔۔۔"

وہ یقین دلاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ جبکہ رودابہ اس کی باقی باتوں پر یقین کر لیتی مگر اس بات پر نہیں۔۔۔

"مم مجھے نہیں کرنی شادی آپ سے۔۔۔ آپ پلیز مجھے میرے گھر ڈراپ کر دیں۔۔۔"

رخ موڑے بیٹھی وہ کانپتی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔

زرہام کے لبوں پر بہت دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

رودابہ کا سارا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔ اس کے دل میں ایک طوفان سا برپا تھا۔۔ اس شخص کی جھانکتی دلفریب آنکھیں۔۔۔۔ جن میں اس کے لیے بے پناہ محبت اور خلوص تھا۔۔۔

"میں۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"

روداب نے بمشکل لفظ نکالے تھے۔۔۔اس کی آواز بالکل ٹوٹی ہوئی تھی۔۔۔اسے خود پر قابو پانے کے لیے وقت چاہیے تھا۔۔۔

ابھی جو کچھ یہ شخص بول چکا تھا۔۔وہ اس کے لیے کسی انہونی سے کم نہیں تھا۔۔۔

زرہام نے اس کے ہاتھوں کو آہستگی سے چھوڑا تھا۔۔۔ایسے جیسے اسے چھوڑنے کا دل ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا تھا اور واپس اپنی سیٹ پر سیدھا بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اس کے دور ہونے پر رودابہ کی جان میں کچھ جان آئی تھی۔۔۔

عجیب پر کشش اور خود میں جکڑ لینے والی شخصیت تھی اس شخص کی۔۔۔وہ شخص خود سے محبت کروانے اور اپنا بنانے کا ہنر بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

گاڑی دوبارہ سڑک پر رواں ہو گئی تھی۔۔۔مگر اب گاڑی کی فضا پہلے سے مختلف تھی۔۔۔

باہر ٹھنڈ کی شدت بڑھ چکی تھی۔۔۔اور اندر جذبات کی۔۔۔۔

ایک عجیب سی کیفیت طاری تھی۔۔۔رودابہ کھڑکی کی طرف منہ کیے باہر برستی بارش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کے گالوں پر اب بھی

آنسو تھے۔۔۔ جنہیں وہ بار بار اپنے دوپٹے سے صاف کر رہی تھی۔۔۔

اس کو لگ رہا تھا شاید اس شخص کا ساتھ قبول کر کے وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کے ساتھ غلط کر رہی تھی۔۔۔

مگر وہ اس کا ساتھ دینے کو تیار تھا۔۔

اتنا تو رودابہ کو پتا تھا کہ وہ اس قتل میں شریک نہیں تھا۔۔۔ اصل مجرم کون تھا۔۔۔ کہیں نہ کہیں وہ جانتی تھی۔۔ اسے اپنے بھائی کے کمرے سے کچھ ایسے ثبوت ملے تھے۔۔۔

جنہیں وہ وقت آنے پر استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

اس کے دماغ میں اس وقت بہت کچھ چل رہا تھا۔۔

"رودابہ۔۔۔"

زرہام نے خاموشی توڑتے آہستہ سے پکارا تھا۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔بس باہر ہی دیکھتی رہی تھی۔۔۔

"میں نے تمہیں پریشان کرنے کے لیے یہ سب نہیں کہا۔۔۔میں جانتا ہوں یہ تمہارے لیے بہت مشکل ہے۔۔۔لیکن میں مزید خاموش نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔"

اس کی آواز میں وہی نرمی تھی۔۔۔جو رودابہ کے دل کو چھو رہی تھی۔۔۔

وہ اسے ریلیکس کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اقرار بہت بھاری تھا۔۔۔

"آپ کو یہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔"

رودابہ نے ہچکی لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

زرہام کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔ گالوں سے آنسو پھسل رہے تھے۔۔

اس پل زرہام نظامانی کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔

"کیوں نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔؟ کیا تمہیں حق نہیں تھا یہ جاننے کا کہ کوئی تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔؟"

زرہام نے سوالیہ انداز میں کہا تھا۔۔۔رودابہ خاموش رہی تھی۔۔۔

"میری زندگی پہلے ہی بہت پیچیدہ ہے۔۔۔اور اب۔۔۔اور اب یہ سب۔۔۔"

اس کی آواز لرز گئی تھی۔۔۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ حالات بہت الجھے ہوئے ہیں۔۔۔ لیکن رودابہ۔۔۔میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔"

زرہام نے اسٹیئرنگ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"میں اب سب ٹھیک کروں گا۔۔۔اپنے طریقے سے۔۔۔"

رودابہ نے پہلی بار اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اس شخص کا انداز بہت پراسرار تھا۔۔۔ جس پر وہ اس وقت دھیان نہیں دے پائی تھی۔

یا پھر وہ شخص دھیان دلوانا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو اپنے آگے کمزور پڑتے دیکھ ان سیاہ آنکھوں کی چمک کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔

"یہ آنسو ڈسٹرب کرتے ہیں یار پلیز۔۔۔ان حسین آنکھوں کی دشمن کیوں بنی ہوئی ہو۔۔۔"

اس کو مسلسل آنسو بہاتے دیکھ وہ زچ ہوا تھا۔۔۔

اس سے اجازت طلب کیے بغیر زرہام نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کے گالوں سے آنسو صاف کیے تھے۔۔

اس استحقاق بھرے لمس کے لیے وہ بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔

رودابہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔اس کے پورے جسم میں ایک سنسنی دوڑ گئی تھی۔۔۔

اس کا گھر آچکا تھا۔۔۔وہ دروازہ کھولتی تیزی سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

"رودابہ۔۔۔"

زرہام نے آخری بار پکارا تھا۔۔۔رودابہ نے رک کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔کبھی بھی اگر تمہیں میری ضرورت ہو۔۔۔بس ایک فون کرنا۔۔۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

ان آنکھوں کی شدت اور سرخی بڑھی ہوئی تھی۔۔۔

رودابہ نے کچھ کہے بغیر سر جھکایا تھا اور تیزی سے گاڑی سے اتر کر اپنے گھر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

زرہام بیٹھا اسے جاتے دیکھتا رہا تھا۔۔۔جب تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل نہیں ہو گئی۔۔۔

اس نے لمبی سانس لی تھی۔۔۔اس کی انگلیاں اسٹیئرنگ پر مسلسل گھوم رہی تھی۔۔۔

اس نے موبائل نکال کر دیکھا تھا۔۔۔ جس پر گھر سے بہت ساری کالز آئی ہوئی تھیں۔ موبائل سائلنٹ پر کر رکھا تھا اس نے۔۔۔

گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اس نے آخری بار رودابہ کے گھر کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"قسمت کے فیصلے ہو چکے ہیں اب۔۔۔ اور تقدیر کے اس کھیل میں تم میرے حصے میں ہی آؤ گی روداب اکبر۔۔۔ تمہیں میرا ہی ہونا ہو گا۔۔۔"

اس نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا اور گاڑی وہاں سے نکال لی تھی۔۔۔

رودابہ گھر کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔اس کا چہرہ بالکل سرخ تھا۔۔۔آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔۔

"رودابہ۔۔۔بیٹا تم۔۔۔"

تہمینہ بیگم نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔رخشندہ بھی وہاں موجود تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟ اسد نے کچھ کہا تم سے۔۔۔؟"

رخشندہ نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔۔میں بہت تھک گئی ہوں۔۔۔میں سونا چاہتی ہوں۔۔۔"

رودابہ نے روتے ہوئے کہا تھا اور اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی تھی۔۔۔

"یہ لڑکی۔۔۔"

تہمینہ بیگم نے پریشان ہو کر کہا تھا۔۔۔

رخشندہ بھی اس کو دیکھ کر فکر مند تھی۔۔۔

رودابہ اپنے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر کے بستر پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اس نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا تھا۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔"

اس نے خود سے کہا تھا۔۔۔اس کا دل اور دماغ دونوں الجھن کا شکار تھے۔۔۔

زرہام نظامانی کی محبت کا اقرار۔۔۔اس کی نرم آواز۔۔۔اس کی گہری آنکھیں۔۔۔سب کچھ اس کے ذہن میں گھوم رہا تھا۔۔۔

"یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔یہ سب ناممکن ہے۔۔۔"

اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ مگر اس کا دل کچھ اور ہی کہہ رہا تھا۔۔۔

اس رات رودابہ کو نیند نہیں آئی تھی۔۔۔ وہ بار بار اس کے الفاظ یاد کرتی رہی تھی۔۔۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔"

یہ الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔ اور اس کا دل۔۔۔ وہ پہلی بار اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

کیا یہ محبت کا احساس تھا۔۔۔؟

رودابہ خود سے یہ سوال کر رہی تھی۔۔۔ لیکن جواب نہیں ملا تھا

اسے۔۔۔

صرف ایک بات واضح تھی۔۔۔ کہ اس کی زندگی اب پہلے جیسی

کبھی نہیں رہنے والی تھی۔۔۔

کوئی تھا جو پورے طمطراق کے ساتھ اس کے دل و دماغ، خیالوں پر

قابض ہو چکا تھا۔۔۔

بنا اس سے اجازت طلب کیے۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے وہ سارے منظر گھوم گئے تھے۔۔۔

جب وہ اس کے ساتھ انتہائی بدتر سلوک کر چکا تھا۔۔۔

مگر اب وہ یکسر مختلف تھا۔۔۔اس نے معافی بھی مانگی تھی۔۔۔

اس کی مدد کر کے اپنے کیے کا ازالہ بھی کیا تھا۔۔

رودابہ کروٹ بدلتی آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔۔۔مگر نیند کوسوں دور تھی۔۔۔

اس کے ذہن کے پردے پر بار بار وہی چہرہ ابھر آتا تھا۔۔۔آغا زرہام نظامانی۔۔۔

وہ چہرہ جو اس کے رب نے بڑے کمال کے ساتھ تراشا تھا۔۔۔جس میں مردانگی اور خوبصورتی کا ایسا امتزاج تھا کہ کوئی بھی لڑکی ایک نظر دیکھ کر اسے بھول نہیں سکتی تھی۔۔۔

اس کی وہ گہری آنکھیں۔۔۔جو سمندر کی گہرائیوں سے بھی زیادہ پراسرار تھیں۔۔۔جن میں ایک عجیب سی کشش تھی۔۔۔ایک ایسا جادو جو دلوں کو اپنی گرفت میں لے لیتا تھا۔۔۔

گھنی لمبی پلکیں جو پہلی بار اس نے کسی مرد کی اتنی خوبصورت دیکھی تھیں۔۔ان آنکھوں کے حسن میں چار چاند لگا دیتی تھیں۔۔۔

جب وہ نظریں جھکاتا تو یہ پلکیں اس کے گالوں کو چھو جاتی تھیں۔۔۔

دیکھنے والے کا دل ان میں چھپ جانے کو چاہتا تھا۔۔۔

اس کی کھڑی ستواں ناک اس کی شخصیت میں ایک شاہانہ انداز بھر دیتی تھی۔۔۔

اس کے اعنابی ہونٹ۔۔۔۔جو مکمل اور خوبصورت تھے۔۔۔جب وہ بولتا توان کی حرکت میں ایک جاذبیت تھی۔۔۔اور جب وہ ہلکی سی مسکراہٹ بکھیرتا تو ایک گڑھا اس کے دائیں گال پر بن جاتا تھا۔۔۔جو اس کی پوری شخصیت میں نرمی کا رنگ بھر دیتا تھا۔۔۔

اس کا جبڑا۔۔۔مضبوط اور کھردرا۔۔۔جو اس کی مردانہ شخصیت کو مزید نکھار دیتا تھا۔۔۔ہلکی سی داڑھی۔۔۔۔

اس کی کشادہ پیشانی۔۔۔جس پر سیاہ گھنے بالوں کی لٹیں بے ترتیبی سے بکھری رہتی تھیں۔۔۔کبھی کبھی وہ انہیں پیچھے کی جانب ہٹاتا تو اس کی انگلیوں کی وہ حرکت بھی کسی کو مسحور کر دینے کے لیے کافی تھی۔۔۔

اس کا قد۔۔۔چھ فٹ سے بھی زیادہ۔۔۔جو اسے بھیڑ میں بھی ممتاز بنا دیتا تھا۔۔۔اس کا وجود ہی ایک رعب تھا۔۔۔ایک دبدبہ تھا۔۔۔

اس کے چوڑے مضبوط کندھے۔۔۔جن سے اس کی قوت اور طاقت کا اندازہ ہوتا تھا۔۔۔اس کا سینہ۔۔۔چوڑا اور کسرتی۔۔۔

اس کے بازو۔۔۔ جن کی ہر نس ہر رگ اس کی باقاعدہ ورزش اور جم جانے کی گواہی دیتی تھی۔۔۔ جب وہ اپنی شرٹ کی آستینیں موڑتا تو ان مضبوط بازوؤں کو دیکھ کر کوئی بھی لڑکی خود کو محفوظ محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

ان ہاتھوں میں ایک طاقت تھی۔۔۔ مگر ساتھ ہی ایک نرمی بھی تھی۔۔۔

اس کی چال۔۔۔ جس میں اعتماد جھلکتا تھا۔۔۔ ایک مغرور انداز تھا۔۔۔ جیسے وہ جانتا ہو کہ وہ کون ہے اور اس کی حیثیت کیا ہے۔۔۔

رودابہ نے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔اندھیرے میں چھت کو گھورتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی۔۔۔

یہ شخص۔۔۔جو اللہ نے ہر لحاظ سے کامل بنایا تھا۔۔۔جس کے پاس دولت تھی، شہرت تھی، خوبصورتی تھی، طاقت تھی۔۔۔وہ اس جیسی عام لڑکی سے محبت کا دعویٰ کر رہا تھا۔۔۔

اس کی شخصیت میں وہ غرور تھا۔۔۔جو صرف نوابوں اور رئیسوں میں ہوتا ہے۔۔۔اس کے نقوش میں وہ تکبر تھا جو شاہی خون میں ہوتا ہے۔۔۔

مگر آج۔۔۔ آج اسی مغرور شخص نے اس کے سامنے اپنے دل کی بات رکھی تھی۔۔۔

اس کی وہ گہری آنکھیں۔۔۔ جن میں آج اس کے لیے محبت تھی۔۔۔ ایک ایسی شدت تھی کہ رودابہ کا دل اب بھی دھڑک رہا تھا۔۔۔

اس کے وہ ہونٹ۔۔۔ جنہوں نے "میں تم سے محبت کرتا ہوں" کہا تھا۔۔۔ وہ الفاظ اب بھی اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔

اس کے وہ مضبوط ہاتھ۔۔۔ جنہوں نے اس کے ہاتھوں کو تھاما تھا۔۔۔ اتنی نرمی سے۔۔۔ اتنے پیار سے۔۔۔ کہ رودابہ کے جسم میں ایک سنسنی دوڑ گئی تھی۔۔۔

"یا اللہ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔"

رودابہ نے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔۔ مگر بند آنکھوں کے پیچھے بھی وہی چہرہ تھا۔۔۔

وہ خوبصورت۔۔۔ مغرور۔۔۔ وجیہہ چہرہ۔۔۔ جس نے اس کے دل میں ایسی ہلچل مچادی تھی کہ وہ خود کو سنبھال نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اس نے تکیے میں منہ چھپا لیا تھا۔۔۔اس کے گال شرم سے سرخ ہو گئے تھے۔۔۔

کیونکہ اس نے محسوس کیا تھا۔۔۔کہ شاید۔۔۔شاید اس کا دل بھی اس شخص کی طرف مائل ہونے لگا تھا۔۔۔

اس مغرور۔۔۔خوبصورت۔۔۔طاقتور شخص کی طرف۔۔۔جو آغا زرہام نظامانی تھا۔۔۔

باہر بارش تھم چکی تھی۔۔۔مگر رودابہ کے دل میں ایک طوفان ابھی شروع ہوا تھا۔۔۔

ایک ایسا طوفان جو اس کی پوری زندگی بدل دینے والا تھا۔۔۔

وہ دل سے ان باتوں پر ایمان لانا چاہتی تھی۔۔۔ دل اس کی جانب پوری طرح سے جھک گیا تھا۔۔۔

مگر پھر یہ سوچ اس کو الجھا دیتی تھی کہ کیا اس شخص کا خاندان اسے قبول کرے گا۔۔۔ ان لوگوں کے لیے تو وہ بس نفرت کے قابل ہی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ یہ کبھی پاسبل ہی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ پوری رات سو نہیں سکی تھی۔۔۔ صبح جب اٹھی تو وہ شدید بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔

جب رخشندہ نے اس کے پاس آتے اسے خبر دی تھی کہ کل رات اسد کی امی نے فون کر کے اس رشتے سے منع کر دیا ہے۔۔۔ ان کا

ایک ہی بیٹا تھا۔۔۔ اور وہ ان کی دشمنیوں میں پڑ کر اسے گنوانا نہیں چاہتی تھیں۔۔۔

تہمینہ بیگم بہت زیادہ پریشان تھیں۔۔۔ جب ان کی سب سے قریبی دوست اس طرح سے پیچھے ہٹ گئی تھی تو باقی کسی نے رودابہ کا ہاتھ تھامنے آگے بڑھنا ہی نہیں تھا۔۔۔

رخشندہ کے پوچھنے پر رودابہ نے اسے کل رات کا سارا واقع کہہ سنا تھا۔۔

"تمہیں ابھی بھی اس انسان پر ڈاؤٹ ہے۔۔۔ قسمت میں جو لکھا ہوتا ہے۔۔۔ آخر میں ملتا وہی ہے۔۔۔ تمہارا بار بار اس انسان سے

ٹکرانا مجھے قسمت کا لکھا ہی معلوم ہو رہا ہے۔۔تیار ہو جاؤ میری پیاری بہن۔۔۔میرا دل کہہ رہا ہے کہ وہ شخص تمہارا مقدر بننے والا ہے۔۔۔"

رخشندہ اس کی بات سن کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔اس کی پیشانی چومتی وہ نور کو دیکھنے وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

رودابہ کا دل بہت شدت سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔لبوں پر سرمگیں مسکان تھی۔۔۔۔

یہ کیا حادثہ پیش آگیا تھا اس کے دل کے ساتھ۔۔۔اس نے تو ایسا تصور بھی نہیں کیا تھا کہ وہ بھی کبھی محبت کی لپیٹ میں آئے گی۔۔۔وہ بھی اس انسان سے۔۔

جس سے وہ بے انتہا نفرت کرتی تھی۔۔۔اس کو نہ جانے کتنی بد دعائیں دی تھیں۔۔

اور اب یہ دل اسی کے نام پر دھڑک رہا تھا۔۔۔وہ اس وقت خود سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تائی جان ایشا ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔۔اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔آپ پلیز زرہام سے بات کریں نا کہ وہ ایک بار اس سے مل آئے۔۔۔وہ دیوانی ہے اس کی۔۔اسے ایک نظر دیکھ کر ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔"

تمنا نے ڈرائینگ میں آتے شگفتہ بیگم سے کہا تھا۔۔وہاں اس وقت گھر کے سبھی افراد ہی موجود تھے۔۔۔

کل رات ایشا نے یہاں آکر اچھا خاصہ ہنگامہ کیا تھا۔۔اس کا کہنا تھا کہ زرہام نظامانی صرف اس کا تھا۔۔پھر بھلا وہ اس پر کسی اور لڑکی کو کیسے ترجیح دے دیتا تھا۔۔۔

اس کی بات سن کر سبھی کو بہت غصہ آیا تھا کہ زرہام نے ایشا پر اسے ترجیح کیوں دی تھی۔۔۔

تمنا بہت مشکل سے ایشا کو گھر چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔پہلے ہی گھر میں ارباز کی وجہ سے بہت پریشانی بنی ہوئی تھی۔۔۔اس بات نے مزید سب کر پریشان کر دیا تھا۔۔۔

زرہام رات گھر یٹ واپس آیا تھا۔۔اسی وجہ سے کسی سے اس کی بات نہیں ہو پائی تھی۔۔۔

ابھی کچھ دیر میں اس نے نیچے آنا تھا۔۔۔ اسلیے تمنا نے شگفتہ بیگم

سے کہا تھا۔۔۔ وہ اپنے معاملات میں اپنے ماں باپ کے علاوہ اور

کسی کو بھی بولنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔

اسے پسند نہیں تھا کہ اس کی لائف کے کسی ایشو پر کوئی اور انسان

بات کرے یا ڈسکس کرے۔۔۔

ایشا کے ساتھ ابھی اس کی باقاعدہ منگنی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ بس

بڑوں کے بیچ ہی اور خاص کر عورتوں کی بیچ بات طے پائی تھی۔۔۔

وہ بھی تمنا کی بھرپور کوششوں اور شگفتہ بیگم کی ڈھیروں چاپلوسی

کرنے کے بعد وہ انہیں کچھ حد تک اس حوالے سے منا پانے پر

راضی ہوئی تھی۔۔۔

مگر اسے زرہام کا مزاج بھی پتا تھا۔۔۔ نجانے کیوں اسے ایک کھٹکا سا

لگا تھا۔۔

زرہام کے مزاج اسے آج کل بہت عجیب سے لگ رہے تھے۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ نیچے آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔اسے دیکھ کر تمنا نے شگفتہ

بیگم اور سبھی گھر والوں کے تاثرات جانچنے کی کوشش کی تھی۔۔

مگر اس نے جیسے ہی نیچے آتے سب سے مسکرا کر بات کی۔۔۔رات

والا غصہ سب کے چہروں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

رحیم صاحب تو ویسے ہی ہر معاملے میں اس کے حامی بن جاتے تھے۔۔۔ نصیر صاحب کی بھی جان بستی تھی اپنے لاڈلے اکلوتے بیٹے میں۔۔۔ وہ ظاہری طور پر خود کو سخت ظاہر کرتے تھے۔۔ مگر اندر سے اس کے لیے بالکل موم جیسے تھے۔۔۔ اس پر ان کا سب کے قربان تھا۔۔۔

"چچی جان مل کر آئی ہیں آپ اپنے بیٹے سے۔۔۔"

اس نے سمیعہ بیگم کو مخاطب کرتے پوچھا تھا۔۔۔ جو ارباز سے مل کر آنے کے بعد اب کافی بہتر تھیں۔۔۔

زرہام نے اسے وہاں جتنے شاہانہ انداز میں رکھا ہوا تھا۔ ایسے تو لوگ فائیو سٹار ہوٹلوں میں بھی نہیں رہتے تھے۔۔۔

اسے زرا سی بھی تکلیف نہیں تھی۔۔۔۔ وہ دیکھ کر سمیعہ بیگم کی ساری فکر ختم ہوئی تھی۔۔۔ ان کی زرہام کے لیے محبت پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی تھی۔۔۔

"زرہام آپ نے کل ایشا کے ساتھ جو کیا وہ کسی بھی صورت قابلِ قبول نہیں ہے۔۔۔"

وہ سمیعہ بیگم سے ملتا شگفتہ بیگم کے پاس آیا تھا۔ جب وہ اس کی جانب دیکھتے خفگی بھرے انداز میں بولی تھیں۔۔۔

باقی سب بھی زرہام کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔ان کی بات پر رات کا واقع یاد کرتے زرہام کے چہرے کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔

"اور جو اس نے کیا، کیا وہ ٹھیک تھا۔۔۔میری ریپوٹیشن کا اسے کوئی خیال نہیں ہے۔۔۔وہ کبھی بھی کہیں بھی واویلا شروع کر دے گی۔۔کسی پر الزام لگا دے گی۔۔مجھے یہ برداشت نہیں ہے۔۔۔

میرے لیے میری ریپوٹیشن سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔۔۔میں اس پر بالکل بھی کمپرومائز نہیں کر سکتا۔۔"

وہ بھی غصے سے بولا تھا۔۔۔اس کی بات وہاں سب کو ٹھیک لگی تھی۔۔

"ایشا بہت رو رہی تھی کہ آپ نے اس کی انسلٹ کی ہے اس ڈرائیور کی بہن کے آگے۔۔۔اس معمولی سی دو ٹکے کی لڑکی کو آپ اپنے ساتھ گاڑی میں بیٹھا کر لے کر گئے ہیں۔۔۔ایشا بہت ہرٹ ہوئی ہے اس بات سے۔۔۔

وہ کل رات سے ہاسپٹل میں ہے۔۔۔۔بہت ٹینشن لے لی ہے اس نے اس بات کی۔۔۔"

تمنا نے لہجے کو نرم رکھتے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

جس پر زرہام نے سرخ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کون ہوتی ہیں اسے دو ٹکے کا کہنے والی۔۔۔ انسان کی عزت اس کے اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے۔۔۔ دوبارہ اس کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال مت کیجیے گا۔۔۔ میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔

اور رہی بات آپ کی بہن کی تو مام کے بہت مجبور کرنے پر میں کل اس کے ساتھ گیا تھا۔۔۔ ورنہ میرا اسے کہیں بھی ساتھ لے جانے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔"

وہ جب بولنے پر آیا تھا تو اس نے تمنا کی زبان بند کروادی تھی۔۔۔

عدیلہ نے چپس کا پیکٹ کھولا تھا اور مزے مزے لے لے کر کھانے لگی تھی۔۔۔

اسے بہت مزا آتا تھا جب تمنا کی ایسی باتوں اور حرکتوں کی وجہ سے زرہام اس کو منہ توڑ جواب دیتا تھا۔۔۔

"زرہام ایشا تمہاری۔۔۔۔"

شگفتہ بیگم نے اسے ٹوکا تھا۔۔۔ جبکہ نصیر صاحب خاموشی سے بیٹھے سب سن اور دیکھ رہے تھے۔۔۔

"میری طرف سے اس سے کوئی تعلق نہیں جوڑا گیا مام۔۔۔ میں نے آپ سے پہلے دن سے کہہ رکھا ہے کہ میں اپنی چوائس کے

مطابق ہی لڑکی سلیکٹ کروں گا۔۔۔ تو مجھے وہ لڑکی مل چکی ہے۔۔

"

اس کی بات پر وہاں گہرا سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

وہ کس لڑکی کی بات کر رہا تھا۔۔۔ سب یہ سمجھ چکے تھے اور اب حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"میں روداب سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ اور آپ سب سے بھی یہ توقع رکھتا ہوں کہ اسے پوری عزت اور محبت کے ساتھ اس خاندان کا حصہ بنایا جائے۔۔۔ اور آغا خاندان کی بہو کے طور پر پوری دنیا کے سامنے متعارف کروایا جائے۔۔"

وہ بول رہا تھا اور وہاں بیٹھے سبھی افراد کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔۔

جبکہ نصیر صاحب نارمل انداز میں اسے دیکھ رہے تھے۔۔

وہ شاید پہلے سے جانتے تھے کہ ان کا بیٹا ایسا ہی کوئی فیصلہ کرے گا۔۔۔وہ کچھ دنوں سے اس کے بدلے انداز کو نوٹ کر رہے تھے۔۔۔

تمنا کا چہرا مارے غصے اور اشتعال کے سرخ ہوا تھا۔۔۔زرہام نظامانی اس کی بہن کو ٹھکرا کر اس عام سی لڑکی کو چنے گا۔۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

ایشا کو اگر اس کی ذرا سی بھنک بھی پڑی جاتی تو اس نے قیامت برپا کر دینی تھی۔۔۔

"زرہام وہ لڑکی آپ کی بیوی اور ہماری بہو۔۔۔ آپ جانتے بھی ہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔"

شگفتہ بیگم نے اسے ایسے دیکھا تھا۔۔۔ جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔۔۔

"جی بالکل میں جانتا ہوں۔۔۔ آپ چاروں آج شام ان کے گھر جائیں گے۔۔۔ جتنی جلدی ہو سکے ڈیٹ فکس کریں۔۔۔ ایک ہفتے سے اوپر نہ ہو۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور سب کے چہروں پر کئی رنگ بدل رہے تھے۔۔۔

"زرہام میں یہ نہیں مانوں گی۔۔۔وہ لڑکی میری بہو کسی صورت نہیں بن سکتی۔۔۔"

شگفتہ بیگم نے صاف انکار کیا تھا۔۔۔۔

"کیوں کیا کمی ہے اس میں۔۔۔ سٹیٹس کے علاوہ۔۔۔"

اس نے سوالیہ نگاہوں سے ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"وہ عام سی لڑکی۔۔۔۔"

شگفتہ بیگم کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی جب اس نے بیچ میں ہی کاٹ دی تھی۔۔۔

"میرے لیے خاص ہے۔۔۔"

اس کی آنکھیں مسکرائی تھیں۔۔۔ شگفتہ بیگم اپنے بیٹے کی آنکھوں میں نمایاں ہوتے رنگوں کو دیکھ ساکت رہ گئی تھیں۔۔۔

"تائی جان ایشا مر جائے گی۔۔۔"

تمنا نے شگفتہ بیگم کو ڈھیلے پڑتے دیکھ روتے ہوئے انہیں اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔۔

"میں نے ایشا سے وعدہ کیا تھا۔۔۔ کہ آپ کی دلہن وہی بنے گی۔۔۔"

شگفتہ بیگم اس کے فیصلے کے لیے بالکل بھی راضی نہیں تھیں۔۔۔

مگر وہ یہ بھی اچھے سے جانتی تھیں کہ زرہام جو فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔

اسے پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا۔۔

یہ اس کی زندگی کا معاملہ تھا۔۔۔ جس میں وہ کسی بھی طرح سے کسی کی نہیں سننے والا تھا۔۔۔

نصیر صاحب کی خاموشی ان کی سمجھ سے باہر تھی۔۔۔۔اسی خاطر

اپنے شوہر کی جانب سے ملنے والے اشارے پر انہوں نے بھی مزید

کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ تمنا پیر پٹختی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

یہ بات تو وہ پہلے سے جانتی تھی کہ اگر زرہام نے ایشا کے لیے اگر

ایک بار انکار کر دیا تو اسے کوئی بھی راضی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اور

اس کی بہن کی اپنی بے وقوفی کی وجہ سے وہ اسے کھو چکی تھی۔۔۔

اس کو حد سے زیادہ غرور تھا کہ وہ آغا زرہام نظامانی کی ہونے والی

بیوی ہے۔۔۔جس کی بنا پر وہ کچھ بھی کرتی تھی۔۔۔

تمنا کو بہت فکر تھی کہ کہیں وہ زرہام ہی اسی لڑکی سے شادی کی خبر سن کر پاگل ہی نہ ہو جائے۔۔۔

"یہ بہت بڑا اور مشکل ترین فیصلہ ہے زرہام۔۔۔ بہت بھاری دی ایکشن آئے گا لوگوں کا۔۔۔ کیا تم سنبھال پاؤ گے وہ پریشر۔۔۔"

نصیر صاحب کو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔ یہ بات سب کو اور خاص کر شگفتہ بیگم کو حیران کر رہی تھی۔۔۔

وہ تو سب سے زیادہ سٹیٹس کانشئس تھے۔۔۔۔

ان کو بھلا یہ کیسے گوارہ ہوا تھا۔۔۔ زرہام سے ان کو بہت محبت تھی۔۔۔

شاید اسی خاطر وہ مان گئے تھے۔۔۔۔ سب کو یہی لگ رہا تھا۔۔

ان کے سوال پر زرہام نظامانی مسکرایا تھا۔۔۔ اس کی مسکراہٹ دیکھنے والوں کو ویسے ہی سکون سا بخش دیتی تھی۔۔

"اگر آپ کا بیٹا کمزور ہوتا تو ایسا فیصلہ ہی نہ کرتا۔۔۔ میں ہر طرف کو بری ایکشن اور پریشر جھیلنے کو تیار ہوں۔۔۔ بس میں یہ چاہوں گا کہ میرے اپنے میرا ساتھ دیں۔۔۔۔ میری خوشی میں خوش ہوں اور میری بیوی کو دل سے قبول کریں۔۔"

اس کی نگاہیں شگفتہ بیگم پر تھیں۔۔۔وہ جانتا تھا کہ باقی سب مان جائیں گے۔۔۔۔سب سے زیادہ اعتراض اس کی ماں کی طرف سے ہی ہونا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ سے اپنی بہو اپنے ہی سٹیٹس کی اپر کلاس سے بہو لانا چاہتی تھیں۔۔۔مگر اس وقت زرہام کا کیا گیا فیصلہ ان کو عجیب سے احساسات سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے تو مان گئی تھیں۔۔۔مگر کمرے میں آتے ان کا غصہ نکلنے لگا تھا۔۔۔۔

"آپ نے مجھے زرہام کے آگے کیوں نہیں بولنے دیا۔۔۔وہ کیسی عام سی مڈل کلاس کی لڑکی کو میرے زرہام کی دلہن بنا رہے پر اتنی آسانی سے کیسے مان گئے ہیں۔۔ آپ دونوں باپ بیٹا کیا چاہ رہے ہیں۔۔۔میں نہیں جانتی۔۔۔

لیکن وہ لڑکی مجھے اپنی اکلوتی بہو کے روپ میں کسی بھی قیمت پر قبول نہیں ہو گی۔۔۔پلیز آپ کچھ کریں اور زرہام کو ایسا کرنے سے روکیے۔۔۔وہ اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ اتنا نان سیریس ہو کر کیوں کر رہا ہے۔۔۔"

شگفتہ بیگم کافی زیادہ مشتعل لگ رہی تھیں۔۔۔

نصیر صاحب خاموشی سے بیٹھے انہیں سن رہے تھے۔

"جب خاندان والوں کو اور باقی جاننے والوں کو پتا چلے گا تو سب نجانے کیا کیا باتیں کریں گے۔۔۔۔اس لڑکی کی وجہ سے بہت شرمندگی اٹھانی پڑی تھی پہلے ہی سب کے سامنے۔۔۔

سب جانتے ہیں اسے۔۔۔اس دن تھوڑا تماشا تو نہیں کیا تھا اس نے۔۔۔زرہام کو یہی ملی تھی۔۔۔۔

میری دوستیں جن سب کی بیٹیوں کو مسترد کیا میں نے۔۔۔انہوں نے میرا بہت مذاق بنانا ہے۔۔۔اس راہ چلتی غریب لڑکی کو میری بہو کی صورت دیکھ کر۔۔۔"

ان کے دماغ میں اس وقت بہت ساری چیزیں چل رہی تھیں۔۔۔۔غصے سے ان کا بی پی شوٹ کر گیا تھا۔۔

رائنہ کو بھی یہ خبر مل چکی تھی۔۔وہ فوری طور پر گھر پہنچی تھی۔۔۔۔ وہ بھی شدید صدمے کا شکار تھی۔۔

اس نے بھی اپنی بھابھی کے روپ میں ہمیشہ ایشا کو ہی دیکھا تھا۔۔

وہ زرہام سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔مگر زرہام نے اس کو ایسا موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔

گھر میں ہر کونے پر اسی بارے میں بات ہو رہی تھی۔۔۔شام کو نصیر صاحب، شگفتہ بیگم ،رحیم صاحب اور سمیعہ بیگم زرہام کے ساتھ رودابہ کے گھر پہنچے تھے۔۔۔

زرہام تہمینہ بیگم سے پہلے ہی بہت حد تک بات کر چکا تھا۔۔۔تہمینہ بیگم دونوں خاندان کے فرق کی وجہ سے اس کے لیے راضی نہیں تھیں۔۔۔اور اوپر سے کیس کی وجہ سے جو معاملات چل رہے تھے۔۔۔

ان کو یہی لگ رہا تھا کہ زرہام کے گھر والے کبھی نہیں مانیں گے۔۔۔

وہ ساری زندگی کے لیے اپنی بیٹی کو ایسی جگہ نہیں بھیجنا چاہتے تھے۔۔۔جہاں اسے سب کے آگے نیچے ہو کر رہنا پڑے۔۔۔۔

زرہام نظامانی میں تو کوئی کمی نہیں لگی تھی انہیں۔۔۔وہ ایک سلجھا ہوا اور بہت اچھا انسان تھا۔۔۔

وہ انکار کا ارادہ ہی رکھتی تھیں۔۔۔۔مگر زرہام کے خود بات کرتے اور رخشندہ کے بھی سمجھانے پر وہ مان گئ تھیں۔۔۔اسنے انہیں کچھ حد تک رودابہ کی رضامندی کو حوالہ بھی دیا تھا۔۔۔۔

وہ رودابہ کی آنکھوں میں پسندیدگی محسوس کر چکی تھی زرہام نظامانی کے لیے۔۔۔۔

جس بات کو رودابہ اپنے آگے بھی نہیں دوہرا رہی تھی۔۔۔اسے

اس کی بہنوں سے زیادہ محبت کرنے والی بھابھی جان گئی تھی۔۔۔

شمریز کے قتل کا کیس ابھی بھی زرہام نظامانی کے خاندان پر قائم

تھا۔رودابہ کو اپنے بھائی کے قاتل کو پکڑوانے کا عزم اب بھی

تھا۔۔۔

جس سے وہ بالکل بھی پیچھے نہیں ہٹنے والی تھی۔۔۔

وہ عجیب سی بے چینی کا شکار تھی۔۔۔کچھ دیر میں ان لوگوں نے آنا

تھا۔۔۔

اور اس کے دل کی دھڑکنوں کو کسی صورت قرار نہیں تھا۔۔۔

"وہ لوگ آ گئے ہیں۔۔۔"

رخشندہ کے بتانے پر اس کے چہرے کی رنگت تپ اٹھی تھی۔۔وہ عجیب سی بے چینی کا شکار تھی۔۔

ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔۔یہ بہت بڑا فیصلہ تھا۔۔۔جو کرتے ہوئے اس کی سانسیں بند ہو رہی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟اتنی پہلی کیوں پڑ گئی ہو۔۔۔"

رخشندہ نے تشویش بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

اس نے گھبراہٹ زدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"ڈرنے کی کیا بات ہے۔۔۔؟؟ وہ سب لوگ امی سے بہت اچھے سے ملے ہیں۔۔۔ پریشان مت ہو۔۔۔ زرہام نظامانی کوئی ایسا ویسا انسان تو نہیں ہے ناں۔۔۔ اس نے جو وعدہ کیا ہے تم سے۔۔۔ اسے ضرور پورا کرے گا۔۔"

اس کے گھر والوں کا رویہ بھی بہت اچھا ہے۔۔۔ مجھے تو یقین نہیں آرہا کہ وہ اتنی آسانی سے مان جائیں گے۔۔۔"

رخشندہ نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔مگر رودابہ کے دماغ میں اس وقت بہت کچھ چل رہا تھا۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ فیصلہ درست تھا یا غلط۔۔۔

مگر اس کی سانسیں بہت زیادہ بے ترتیب تھیں۔اسے اس پل اپنے بھائی کی شدت سے یاد آئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد تہمینہ بیگم کے بلاوے پر وہ رخشندہ کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کو ٹھنڈے پسینے آرہے تھے۔جیسے ہی اس نے اندر قدم رکھا۔۔سب کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔

آج وہاں اس کے چاچو اور پھوپھو کی فیملیز بھی موجود تھیں۔

جن لوگوں نے مشکل وقت میں انہیں چھوڑ دیا تھا۔ اور اب جب نے کو خبر ملی تھی کہ روداب کے لیے زرہام نظامانی کا رشتہ آرہا ہے۔ تو آج پھر سب کے چہرے دکھائی دیئے تھے اسے۔۔

انسان کے لیے سب کچھ دولت اور معیار کیوں تھا اس دنیا میں۔۔۔

وہ اکثر اس سوچ پر تلخ حقیقت پر کڑھ کر رہ جاتی تھی۔۔۔ شگفتہ بیگم کی نگاہیں اس پر اٹھی تھیں۔۔۔

وہ اس وقت لائٹ پنک کلر کے سادہ سے لباس میں ملبوس تھی۔۔۔

جس کے کناروں پر کڑھائی کا باریک کام کیا گیا تھا۔۔وہ بہت سادہ سے سوٹ تھا۔۔۔شگفتہ بیگم نے نخوت سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔

سمیعہ بیگم نے بھی عجیب سے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

ایسے معمولی لباس پہننے کی اجازت ان کے ملازمین کو بھی نہیں تھی۔۔۔جو یہاں سبھی لوگوں نے پہنے ہوئے تھے۔۔۔

ان کے مینشن میں کام کرتے سبھی ملازمین اور گارڈز کے یونیفارم ایک خاص برینڈ سے آرڈر پر بنوائے جاتے تھے۔۔۔یہ سٹینڈرڈ تھا ان کا۔۔۔

اور جو لڑکی ان کے اکلوتے بیٹے کی بیوی بن کر ان کے گھر آرہی تھی۔۔۔اس کا اسٹیٹس ان کے ملازمین سے بھی کم تھا۔۔۔

اوپر سے یہ لڑکی جو ہنگامہ کر چکی تھی۔۔۔ان کے خاندان کو بدنام کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔اس کے بعد سے تو یہ انہیں دیکھنا بھی گوارہ نہیں تھیں۔

زرہام نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس پر انہوں نے بمشکل لبوں پر بمشکل مسکراہٹ سجاتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہاں آجاؤ بیٹے۔۔۔میرے پاس بیٹھو۔۔۔۔"

انہوں نے مصنوعی محبت بھرے انداز میں اسے اپنے پاس آنے کو کہا تھا۔۔۔

رودابہ خاموشی سے ان کے پاس جا بیٹھی تھی۔۔۔زرہام اس کے سامنے ہی بیٹھا تھا۔۔اس شخص کی نگاہوں کا فوکس محسوس کرتے وہ مزید پزل ہوئی تھی۔۔۔

زرہام کی نگاہیں اس کے لباس سے بھی زیادہ گلابی پڑتے چہرے پر گئی تھیں۔۔

انگلیوں کو سختی سے مروڑتی وہ اس وقت کنفیوژ ہو رہی تھی۔۔۔

زرہام نے نظریں نہیں ہٹائی تھیں۔۔۔وہ اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

بہت فرصت کے ساتھ۔۔۔جو بات اس کے گھر والوں نے بھی نوٹ کی تھی۔۔۔

اس کی جانب دیکھتے اس شخص کے انداز میں بے خودی سی تھی۔۔۔ رخشندہ نے اس پل دل سے دعا کی تھی۔۔۔

کی زرہام نظامانی کو رودابہ سے ٹوٹ کر محبت ہو۔۔ کہ وہ کبھی اس کی آنکھوں میں آنسو نہ آنے دے۔۔۔وہ اسے دنیا جہان کی ساری خوشیاں دے۔۔۔۔

"ہم یہاں رشتہ لے کر نہیں آئے بہن۔۔۔ہمیں تو اپنی بیٹی کو ساتھ لے جانے کی تاریخ مانگنے آئے ہیں۔۔۔

جو ہم آج سے دو دن بعد کی چاہتے ہیں۔۔۔"

نصیر صاحب ہی ساری بات کر رہے تھے۔۔۔۔ انہوں نے بہت عزت سے تہمینہ بیگم کو مخاطب کیا تھا۔۔ وہاں اس وقت رودابہ کے چچا بھی بیٹھے تھے۔۔۔۔ جو آج اس کے بڑے بن کر وہاں آئے تھے۔۔۔

"یہ تو بہت اچھی بات کی بھائی صاحب آپ نے۔۔۔۔ اتنے اچھے رشتے کو بھلا کون انکار کر سکتا ہے۔۔۔ زرہام صاحب جیسا انسان تو قسمت والوں کو داماد بنتا ہے۔۔۔"

اس کے چاچو رفیق صاحب اور ان کی بیوی مہرین بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی انہیں پکڑ کر اپنے گھر لے جائیں اور زرہام کی شادی اپنی بیٹی عالیہ سے کروا دیں۔۔۔

عالیہ جس نے کتنے سالوں سے ان کے گھر میں جھانکا بھی نہیں تھا۔۔۔وہ بھی آج بہت زیادہ تیار ہو کر وہاں موجود تھی۔۔

چیزیں اٹھا اٹھا کر سب کو پیش کر رہی تھی۔۔۔رخشندہ اس کی چالاکی دیکھ افسوس سے سر ہلا کر رہ گئی تھی۔۔۔رودابہ کے بہت سارے رشتوں کو انہیں لوگوں نے خراب کیا تھا۔۔۔

"بھائی صاحب اتنی جلدی۔۔۔ ہماری تو ابھی کوئی تیاری نہیں

ہے۔۔۔"

تہمینہ بیگم اتنی جلدی کا سن کر گھبرا گئی تھیں۔۔۔

"تو انکار کر دو۔۔۔"

شگفتہ بیگم زیر لب بڑبڑائی تھیں۔۔۔ جو بھی تھا مگر اس لڑکی کا بے

تحاشا حسن اور معصوم چہرا دیکھ کر بار بار نگاہیں اسی کی جانب اٹھ

رہے تھیں۔۔۔

اس لڑکی نے اپنی یہ معصوم ادائیں دکھا کر ہی پھانسا تھا ان کے بیٹے

کو۔۔۔ ایشا کے اتنا واویلا مچانے کی سمجھ انہیں اب آ رہی

تھی۔۔۔اگر حسن کے معاملے میں دیکھا جاتا تو ایشا اس کے آگے کچھ بھی نہیں تھی۔۔۔

ان کا بیٹا حسن پرست تو کبھی بھی نہیں تھا۔۔۔پھر اس لڑکی کی چوائس کیوں کی تھی۔۔۔کیا وہ واقعی اس سے محبت کر بیٹھا تھا۔۔۔ مگر وہ تو بہت پریکٹیکل انسان تھا۔۔۔

اچانک کیونکہ کر ان سب فضولیات میں پڑ گیا تھا۔۔۔

رودابہ کچھ دیر ہی وہاں اس شخص کی نگاہوں کے سامنے بیٹھ پائی تھی۔۔۔اس نے ملتجی نگاہوں سے رخشندہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو سب کو شادی کے حوالے سے باتوں میں مصروف اسے لیے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

زرہام نے سب کے سامنے تہمینہ بیگم کے پاس بیٹھتے بہت نرمی سے بات کی تھی ان سے۔۔۔

انہیں کسی بھی طرح سے تیاری کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔ وہ سب کچھ خود دیکھنے کا وعدہ کرتا انہیں پوری طرح سے ریلیکس کر چکا تھا۔۔۔ تہمینہ بیگم کو اس پل ان میں اپنے بیٹے شمریز کی جھلک نظر آئی تھی۔۔

وہ بھی ایسے ہی ان کو پریشان ہوتے دیکھ ساری زمہ داری اپنے سر لے لیتا تھا۔۔۔

زرہام نظامانی کی خواہش کے مطابق دو دن بعد نکاح اور رخصتی طے پائی تھی۔۔۔

روdابہ کی خواہش تھی۔۔ کہ یہ شادی جتنا ہو سکے سادگی سے ہو۔۔ مگر وہ اتنی جلدی کے لیے بھی تیار نہیں تھی۔۔۔ روdابہ کو جب سے اس بات کی خبر ملی تھی۔۔۔ اس کی حالت مزید غیر ہو چکی تھی۔۔۔

"بھابھی اتنی جلدی۔۔۔ آپ لوگوں کے لیے میں اتنی بھاری ہو گئی تھی۔۔۔ کہ انہوں نے کہا اور آپ مان گئے۔۔۔"

وہ بری طرح سے الجھن اور گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔

رخشندہ خاموشی سے بیٹھی اس کی یہ بوکھلاہٹ ملاحظہ کر رہی تھی۔۔۔

"ہمیں تو نہیں مگر آپ کے ہونے والے شوہر نامدار کو کچھ زیادہ جلدی لگ رہی تھی۔۔۔ انہیں کی وجہ سے یہ سب طے پایا ہے۔۔۔"

رخشندہ کو اپنی اس پیاری سے نند کے لیے اسد بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔وہ ہمیشہ سے اس کے اچھے نصیب کی دعا کرتی تھی۔۔

گزرے مہینوں میں جو کچھ ہوا تھا۔۔اس کا دل بہت ڈر گیا تھا رودابہ کو لے کر۔۔۔

مگر اب جب سے زرہام والی بات شروع ہوئی تھی۔۔۔اس کی فکر رودابہ کے لیے ختم ہو گئی تھی۔۔

زرہام کی رودابہ کے لیے اتنی شدید محبت۔۔اس کا کسی کا بھی لحاظ کیے بغیر اسے مبہوت ہو کر دیکھنا۔۔۔

یہ ساری باتیں ظاہر کرتی تھیں کہ رودابہ اس کے لیے بہت اہم ہو چکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دو دن کیسے گزرے تھے۔۔۔ اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔ آج اس کی بارات تھی۔۔

کل رات اس کے ہاتھوں پر زرہام نظامانی کے نام کی مہندی لگائی گئی تھی۔۔ ان دو دونوں میں اس شخص سے اس کی بالکل بھی بات نہیں ہوئی تھی۔۔

نہ زرہام نے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔رودابہ نجانے کیوں خوف کا شکار تھی۔۔۔

وہ گھر، وہ خاندان اس سب کے بارے میں سوچتے اس کا دل رکنے لگتا تھا۔۔۔وہ ان لوگوں میں جا رہی تھی۔۔۔جن میں اس کے بھائی کا قاتل بھی شامل تھا۔۔۔

رودابہ اس وقت سرخ رنگ کے بہت ہی قیمتی اور خوبصورت سے عروسی لباس میں ملبوس جیسے قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔

اس پر بہت زیادہ روپ آیا تھا۔۔۔ہر دیکھنے والی نظر جیسے ہٹنا بھول جاتی تھی۔۔۔ہر چیز کا انتظام زرہام نظامانی نے خود کیا تھا۔۔۔اس کی

ماں اور بھابھی کو کسی بھی بات کے لیے پریشان نہیں ہونے دیا

تھا۔۔۔

رودابہ کے دل میں اس انسان کے لیے اہمیت بڑھتی جارہی

تھی۔۔۔وہ اسے جتنا برا سمجھیں تھی وہ اتنا نہیں تھا۔۔۔

رودابہ کے خیالات اس کے لیے بدل رہے تھے۔۔۔۔

"کیا بات ہے بھئی رودابہ تمہاری بھی۔۔۔کیا گھول کر پلایا ہے

زرہام نظامانی کو۔۔۔کہ دنیا کی باقی ساری لڑکیاں چھوڑ کر وہ تمہارا

دیوانہ ہو گیا ہے۔۔۔ورنہ باہر بارات میں آئی لڑکیاں ایک سے

بڑھ کر ایک ہیں۔۔۔

ان سب کو چھوڑ کر اس نے تمہیں کیوں چنا۔۔۔ یہ بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔"

عالیہ کی بات پر رودابہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔ یہاں کوئی کسی کی خوشی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

اس کی تکلیف پر ان سب لوگوں کو کوئی مسئلہ نہیں رہا تھا۔۔۔ مگر اب خوشی کے موقع پر ہر کوئی بل کھاتا اپنے حسد پر قابو نہیں پا رہا تھا۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ وہ اس وقت اپنی دھڑکنوں سے جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔

جواب مکمل طور پر اس انسان کی دسترس میں جانے کی خیال سے

پاگل ہو رہی تھیں۔۔۔ جو انسان اس سے محبت کا دعوے دار

تھا۔۔۔ اور اسے اپنا بنانے کے لیے وہ پوری دنیا سے لڑ گیا تھا۔۔۔

اس نے کسی کی نہیں سنی تھی۔۔۔ اس نے صرف وہ کیا تھا جو اس کا

دل چاہتا تھا۔۔۔ کہ باتیں روداب کور خشندہ پچھلے دو دنوں سے سمجھا

رہی تھی۔۔۔ کہ اپنے شوہر کی قدر کرنا۔۔۔

وہ چپ چاپ ان کی ساری باتیں سنتی رہی تھی۔۔۔ بنا کوئی ری

ایکشن دیئے۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔مگر اس کے دل کا کوئی ایک کونا ابھی بھی بے سکون تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے سٹیج پر لا کر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔آغازرہام نظامانی کے پہلو میں۔۔۔۔

اس کے پاس آن بیٹھتے رودابہ کا پہلو سلگ اٹھا تھا۔۔۔وہ کانپ رہی تھی۔۔۔اس کی انگلیاں ایک دوسرے میں سختی سے پیوست تھیں۔۔۔۔

جب اسی لمحے اس کو اپنے ہاتھوں پر مضبوط بھاری لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔۔اتنی خوفزدہ کیوں ہو؟؟"

اس کے حسین سراپے کو گہری نگاہوں سے دیکھتا وہ بھاری لہجے میں بولتا رودابہ کی دھڑکنوں کی رفتار مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔

رودابہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔ مگر اتنے لوگوں کے سامنے اس کے اس استحقاق بھرے انداز پر اس کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔ سامنے ہی سٹیج سے کچھ فاصلے پر کھڑی تمنا اس منظر پر پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

ایشا کو جب سے یہ خبر ملی تھی۔۔ وہ غصے سے پاگل ہوئی پھر رہی تھی۔۔۔

وہ یہاں آکر ہنگامہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔مگر تمنا نے اسے زرہام کے سامنے مزید برا بننے سے روک دیا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ کام مزید خراب ہو۔۔۔زرہام نے لحاظ نہیں کرنا تھا۔۔۔

اور گارڈز سے کہہ کر اسے اٹھوا کر باہر پھینکوا دینا تھا۔۔

وہاں آئے سبھی گیسٹ زرہام نظامانی کی حسین دلہن کو دیکھ جہاں اس کے حسن سے متاثر ہوئے تھے۔۔۔وہیں اس کے خاندان کا سن کر حیرت و بے یقینی کا شکار بھی تھے۔۔۔

اتنے چھوٹے گھرانے میں شادی کیوں کر کی گئی تھی۔۔۔ان پر ترس کھا کر۔۔۔

سب مختلف باتیں سوچ رہے تھے۔۔۔ مگر ان سوالوں کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا۔۔۔۔

خود شگفتہ بیگم کے پاس بھی نہیں۔۔۔ کہ ان کا سمجھدار بیٹا ایسا فیصلہ کیوں کر گیا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد رخصتی ہوئی تھی۔۔۔ اور وہ اپنی ماں اور بھابھی سے ملتی آغا زرہام نظامانی کی گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔۔

وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔ آنسوؤں اور سسکیوں کے بیچ وہ اپنا گھر چھوڑ آئی تھی۔۔۔

آغا مینشن میں قدم رکھتے اسے بہت کچھ یاد آیا تھا۔۔۔ وہ زرہام نظامانی کو بدعائیں دیتے اس گھر سے نکلی تھی۔۔ س کی زندگی اور دل کی بربادی کی۔۔۔

اور اس وقت وہ اس کے دل اور گھر کو آباد کرنے خود وہاں آگئ تھی۔۔

کبھی کبھی انسان تقدیر کے فیصلوں کے آگے بالکل بے بس ہو جاتا تھا۔۔۔ جیسے وہ ہوئی تھی۔۔۔

اس کی کوئی رسمیں نہیں کی گئی تھیں۔۔۔اور سیدھا لے جا کر زرہام کے عالیشان اور بہت ہی شاندار طریقہ سے سجائے گئے بیڈ روم میں لا کر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔

اس کا بیڈ روم رودابہ کو اپنے گھر جتنا لگ رہا تھا۔۔۔

روم کا انٹیریئر بہت ہی زیادہ خوبصورت تھا۔۔وہاں سب کچھ گرے اور کریم کلر کے تھیم پر تیار کیا گیا تھا۔۔۔

رودابہ بیڈ پر بیٹھی بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔ماں اور بھابھی کو چھوڑ کر آجانے پر دل بری طرح سے دکھی تھا۔۔۔

آنکھوں سے بار بار آنسو نکل رہے تھے۔۔۔

وہ ایسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔ جب دروازہ کھلا تھا اور کوئی انسان اسے اندر آتا سنائی دیا تھا۔۔۔

ہیل کی آواز پر اس کے چہرا اٹھا کر اوپر دیکھا تھا۔۔۔ شگفتہ بیگم اپنی بیش قیمت سیاہ رنگ کی ساڑھی کا پلو سنبھالتی اس کے پاس بیڈ کے قریب آن رکی تھیں۔۔۔

ان کی نگاہیں اس کے حسین سراپے پر تھیں۔۔۔

"بہت خوبصورت ہو تم۔۔۔ شاید تمہارے ایس حسن سے متاثر ہو کر میرے بیٹے نے تمہیں اپنی زندگی میں شامل کیا ہے۔۔۔"

ان کی باتوں پر رودابہ نے خاموش نگاہوں سے انہیں دیکھا تھا۔۔۔

"میں اس شادی پر بالکل بھی خوش نہیں ہوں۔۔۔اور یاد رکھنا یہ شادی زیادہ دیر کے لیے نہیں چلے گی۔۔۔بہت جلد تمہیں اس گھر سے ایسے ہی نکالوں گی۔۔۔جیسے پچھلی بار میرے بیٹے نے تمہیں دھکے دے کر نکالا تھا۔۔

یاد ہے یا بھول گئی۔۔۔وہ اب بھی ویسا ہی ہے۔۔۔اپنے گھر والوں کی زرا سی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔اس کے بدلے اسے چاہے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔۔۔تم جیسی لڑکی سے شادی ہی کیوں نہیں۔۔

اس لیے زیادہ ہواؤں میں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تم محبت نہیں ہو زرہام کی۔۔۔ مجبوری ہو۔۔۔۔

دنیا کے سامنے اپنا امیج اچھا کرنے کے لیے تم جیسی بے سہارا اور مظلوم لڑکی کو بیوی بنا کر میرا بیٹا دنیا والوں کے سامنے ہیرو بن چکا ہے۔۔۔ سب لوگ اس کی تعریف کر رہے ہیں۔۔۔

اسے سراہ رہے ہیں۔۔۔"

شگفتہ بیگم بول رہی تھیں۔۔۔ اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"وہ آغاز رہام نظامانی ہے۔۔۔ان پیار محبت اور فضول چیزوں کے لیے وقت نہیں ہے اس کے پاس۔۔وہ کبھی گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔۔"

اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھے وہ ایسے بول رہی تھیں۔۔۔جیسے بہت بڑی جنگ جیت لی ہو ان لوگوں نے۔۔

روادبہ بے یقینی سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"وہ کہاں پر ہے۔۔۔؟؟"

بمشکل اس کے لبوں سے نکلا تھا۔۔پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔

"ارباز کو جیل سے آزاد کروانے۔۔جو وہ بہت پہلے کر سکتا تھا۔۔۔

مگر پھر دنیا والوں نے کہنا تھا کہ آغا خاندان نے اپنی طاقت استعمال

کی ہے۔۔۔مگر اب وہ میرے بیٹے کی تعریفیں کرنے میں اتنے

مصروف ہیں کہ وہ ارباز کی رہائی کو بھی اتنا ہائی لائٹ نہیں کریں

گے۔۔۔"

شگفتہ بیگم کی بات سنتے اس نے اذیت سے آنکھیں میچ لی تھی۔۔

تو یہ تھا اس کا وہ خوف جو اسے سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے لڑیوں کی طرح آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

شگفتہ بیگم نے ایک استہزایہ نظر اس کے آنسوؤں پر ڈالی تھی۔۔

"یہ ناٹک میرے بیٹے کے سامنے مت کرنا۔۔۔وہ پگھلنے والا نہیں ہے۔۔۔"

شگفتہ بیگم کی خوشی کا کوئی حساب نہیں تھا۔۔۔وہ کو پچھلے دو تین دنوں سے اپنے شوہر اور بیٹے کے فیصلے پر ناخوش تھیں۔۔۔اب اس کی اصل وجہ جان کر ان کو بہت خوشی ہو رہی تھی۔۔

وہ نیچے آئی تھیں۔۔جہاں اس وقت سکرین پر زرہام نظامانی کا چہرا روشن تھا۔۔۔ہر دوسرے چینل پر اس کی تعریفوں کے پل باندھے جا رہے تھے۔۔سوشل میڈیا پر بھی وہ چھایا ہوا تھا۔۔۔

اس کے لوگ بہت زیادہ خوش تھے اس سے۔۔گھر کے لوگوں کو بھی اب شاید ساری بات سمجھ آچکی تھی کہ زرہام نے یہ شادی کیوں کی تھی۔۔۔

نصیر صاحب کے چہرے پر فخریہ تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔وہ پہلے دن سے اپنے بیٹے کے ساتھ تھے۔۔رحیم صاحب بھی اس بات سے باخبر تھے کہ زرہام نظامانی یہ شادی کیوں کر رہا تھا۔۔۔

اسے رودابہ اکبر میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔ بلکہ اسے اپنے اس نام

اور وقار کی فکر تھی۔۔۔ جو اس لڑکی کی وجہ سے خراب ہوا

تھا۔۔۔

نصیر صاحب نے ہی اسے ایسا کرنے کا مشورہ دیا تھا اس دن جب

سمیعہ بیگم کی طبیعت خرابی پر انہوں نے اسے الگ سے بلایا تھا۔۔

اس نے پہلے انکار کیا تھا ایسا کرنے سے۔۔۔

مگر پھر نجانے کیا سوچ کر وہ مان گیا تھا۔۔ اسے خود بھی اندازہ

نہیں تھا کہ وہ ایسا کرے گا۔۔۔

رودابہ اپنی جگہ ساکت بیٹھی تھی۔۔۔اس کا پورا وجود پتھر کا ہو چکا تھا۔۔۔

شگفتہ بیگم کے الفاظ اس کا دل چیر گئے تھے۔۔۔ نجانے کتنی ہی دیر ایسے ہی بے حس و حرکت بیٹھے گزر گئی تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنے بڑے دھوکہ کا شکار ہو گئی تھی۔۔۔

آغا زرہام نظامانی کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔اسے تو صرف مہرا بنایا گیا تھا۔۔۔یہ نکاح کر کے اسے کمزور کیا گیا تھا۔۔۔

رودابہ کا اس شخص پر کیا گیا یقین اور بھروسہ ایک ہی پل میں ٹوٹ کر چکنا چور ہوا تھا۔۔۔

اسے ایسے ہی بیٹھے کتنے لمحے گزر گئے تھے۔۔۔جب دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔

اس نے درد کی انتہا پر پہنچتے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔۔یہ سچ تھا اور شاید اس کی زندگی کا کڑواترین سچ بن چکا تھا اس وقت اس کے لیے۔۔۔کہ اس شخص کے گزرے اچھے رویے اور محافظ بن کر اس کی حفاظت کرنے۔۔۔جس طرح سے وہ اس کی ڈھال بنا تھا بہت ساری جگہوں پر۔۔۔

وہ اس کا پچھلا غیر انسانی سلوک بھلاتی اپنے دل میں اس کے لیے جگہ بنا گئی تھی۔۔

وہ شخص اس کے اندر اپنا احساس جگانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔
وہ اسے چاہنے لگی تھی یہ جان کر کے وہ اسے دل سے اپنا رہا ہے۔۔۔
اس کی خاطر سب سے ٹکرا رہا ہے۔۔

مگر اس وقت اصل سچ جان کر اس کا دل چکنا چور ہوا تھا۔۔۔ دل میں اتنا درد اور اذیت بھر گئے تھے۔۔۔ کہ ٹوٹے کانچ کی کرچیاں سینے میں کھبتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

وہ تنہا لڑکی جسے لگا تھا جیسے وہ تپتی دھوپ سے گھنے سایہ دار درخت کے نیچے آن کھڑی ہوئی ہے۔۔۔ اب ایک دم سے اسے پھر سے اسی تپتی دھوپ میں پھینک دیا گیا تھا۔۔۔

جس میں وہ اندر تک جل کر راکھ ہوئی تھی۔۔۔

زرہام بیڈ کے قریب آیا تھا۔۔۔جب اسے وہ عروسی لباس میں سجا سنورا نازک وجود اس وقت ہچکیوں کے زیرِ اثر لگا تھا۔۔

اس کا چہرا جھکا ہوا تھا۔۔۔اور وہ بری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔

اسے شاید سب بتا دیا گیا تھا۔۔۔وہ گہرا سانس بھرتا اس کے مقابل آن بیٹھا تھا۔۔۔اب اس کا وہ معصوم چہرا زرہام کے سامنے تھا۔۔۔ آنسوؤں میں بھیگا ہوا سرخ چہرا۔۔۔

اس لڑکی نے اس کی جانب دیکھا نہیں تھا۔۔۔وہ نظریں جھکائے ہوئے تھی۔۔۔

"تمہیں سب پتا چل گیا ہو گا۔۔۔؟؟"

سرد لہجے میں پوچھا گیا تھا۔۔۔ رودابہ نے نگاہیں اب بھی نہیں اٹھائی تھیں۔۔۔

"میری پہلی محبت میرے پیرنٹس اور میرے سبھی گھر والے ہیں۔۔۔ ہم سب ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔ اس گھر کا کوئی بھی ایک فرد اگر تکلیف میں ہو۔۔۔ تو سکون مجھے بھی نہیں ملتا۔۔۔۔

مجھے ان لوگوں سے نفرت ہے جو میرے اپنوں کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔

میں نہیں چھوڑتا ان کو۔۔۔ تم بھی انہیں میں سے ایک ہو۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور رودابہ کا دل ٹکڑوں میں بٹ رہا تھا۔۔۔ باس شخص نے اسے کیا کوئی کھلونا سمجھ لیا تھا۔۔ کہ وہ اپنے گھر والوں کو خوشیاں دلانے کی خاطر اسے خرید لے۔۔۔

اس کی بات ختم ہونے پر رودابہ نے پلکیں اٹھا کر سامنے بیٹھے اس دنیا کے سب سے زیادہ ظالم شخص کو دیکھا تھا۔۔۔

جو پہلے سے ہی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ نگاہوں کا یہ تصادم بہت جان لیوا تھا۔۔۔ کچھ لمحوں کے لیے وہ ان بھیگی آنکھوں سے نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔

جن میں درد، اذیت اور یقین کی ٹوٹی کرچیوں کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

گھنیری نم پلکیں لرز رہی تھیں۔۔۔اس کا دودھیا کانپتا ہاتھ بار بار چہرے سے آنسو صاف کرتا تھا۔۔

زرہام بے ساختہ اسے تکے گیا تھا۔۔۔جو کچھ بھی نہیں بولی تھی۔۔۔شاید وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ اس کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا ہو چکا تھا۔۔۔

اس شخص کا وہ دوسرا روپ صرف فریب تھا۔۔۔اس کی وہ باتیں، وہ نرمی اور محبت کا اظہار۔۔۔

وہ سب جھوٹ تھا۔۔۔اس شخص کے نزدیک وہ محبت کے قابل بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

وہ ایک عام سی معمولی لڑکی تھی۔۔۔جسے اس نے صرف اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا تھا۔۔۔اور مقصد پورا ہوتے ہی اسے چھوڑ دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

رودابہ کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔۔

"تم جو کہنا چاہتی ہو۔۔۔کہہ سکتی ہو۔۔۔میں جانتا ہوں اس وقت میں تمہیں دنیا کا سب سے زیادہ برا انسان لگ رہا ہوں گا۔۔۔مگر یہ سچ ہے کہ میں اپنے گھر والوں کی خاطر کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔"

اس کی خاموشی مقابل کو ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔اسے تو لگا تھا کہ وہ لڑے گی، واویلا کرے گی۔۔۔مگر اس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ بس ایک نظر اس کی جانب دیکھنے کے بعد نظر جھکا گئی تھی۔۔۔

اور اس ایک نظر میں کچھ ایسا تھا جو زرہام نظامانی کو بے سکون کر گیا تھا۔۔۔پہلے جب وہ اس کے ساتھ غیر انسانی سلوک کرتا رہا تھا۔۔۔تب اسے اتنی تکلیف نہیں ہوئی تھی۔۔۔جتنی اب ہو رہی تھی۔۔۔

"اتنی خاموشی۔۔۔؟؟کچھ برا بھلا نہیں کہو گی۔۔۔ارباز بھی گھر واپس آچکا ہے۔۔۔اس کی سزا ختم ہو گئی ہے۔۔۔"

اس کی جانب گہری نگاہوں سے دیکھتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔رودابہ نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

اس کی کلائیوں میں پہنچ چوڑیاں کھنک اٹھی تھیں۔۔۔زرہام کی نظریں اس کے حسین سراپے میں الجھ رہی تھیں۔۔وہ آج بے انتہا حسین لگ رہی تھی۔۔۔نازک اور معصوم۔۔۔۔

جس کے چہرے پر اس وقت بے پناہ اذیت رقم تھی۔۔۔۔جو سامنے بیٹھے زرہام نظامانی کو بری طرح سے ڈسٹرب کر رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کی رنگت بالکل سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

نیچے اس کے گھر کے لوگ بہت زیادہ خوش تھے۔۔۔ارباز کے واپس آجانے سے۔۔۔اور سوشل میڈیا میں مچی ان کے خاندان کی دھوم کی وجہ سے۔۔۔سب بہت خوش تھے۔۔۔وہ جانتے تھے کہ زرہام یہ کیس ختم ہونے کے بعد اس لڑکی کو چھوڑ دے گا۔۔۔وہ اس کے معیار کی نہیں تھی۔۔۔

گھر کے سبھی لوگوں کو اس شادی کی اصلیت پتا چل چکی تھی۔۔۔ جس کے بعد تمنا بھی بہت خوش تھی۔۔۔۔

اس نے ایشا کو بھی اس حوالے سے بتا دیا تھا۔۔۔۔

مگر آغا زرہام نظامانی کے اندر کی ساری خوشی اس پل ملیامیٹ ہو رہی تھی۔۔۔اس لڑکی کی خاموشی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔وہ اسے اس دن کی طرح برا بھلا کیوں نہیں کہہ رہی تھی۔۔

کوئی ہنگامہ کیوں نہیں کر رہی تھی۔۔۔اتنی خاموش کیوں تھی۔۔۔

زرہام کے سوال پر اس نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

اس خوبرو اور مغرور انسان کو۔۔۔

جو دل کا اتنا بے رحم اور بے حس نکلا تھا۔۔۔ یا شاید ہمیشہ سے

تھا۔۔ بس وہ دھوکے کا شکار ہو کر اسے اچھا سمجھ بیٹھی تھی۔۔۔

اپنے دل میں اس کی محبت کا پھول کھلا بیٹھی تھی۔۔۔

جسے اب اسی شخص نے اپنے ہاتھوں بے دردی سے مسل دیا

تھا۔۔۔

"جب کسی اجنبی سے تکلیف ملتی ہے تو اتنا درد نہیں ہوتا۔۔ جتنا

اس انسان کے دینے سے ہوتا ہے جسے دل نے اپنا مان لیا ہو۔۔۔

میرا دل ٹوٹا ہے آغا زرہام نظامانی۔۔۔ آپ نے میرا دل توڑا ہے

اس بار۔۔۔

بہت زیادہ تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔"

وہ بول رہی تھی اور اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گرتے جا رہے تھے۔۔۔۔

وہ ساکت بیٹھا اس پل یہ جان لیوا منظر دیکھ رہا تھا۔۔ وہ روتی سسکتی لڑکی اس پل اس کے دل کی حشر بگاڑ گئی تھی۔۔۔ ابھی کچھ سیکنڈز پہلے وہ اسے کہہ چکا تھا کہ وہ محبت جیسی فضولیات پر یقین نہیں رکھتا تھا۔۔۔

اس کے لیے سب سے اہم اس کے گھر والے تھے۔۔۔ مگر اس وقت۔۔۔۔۔

اس وقت دل میں نہیں چنگاری بھڑک اٹھی تھی۔۔۔بہت شدت کے ساتھ۔۔۔۔

جس کی تپش اتنی شدید تھی کہ وہ بے چین ہو گیا تھا۔۔۔اس پل دل چاہا تھا کہ ہاتھ بڑھا کر ان آنسوؤں کو اپنے پوروں پر چن لے۔۔۔مگر ہمت نہیں ہوئی تھی ایسا کرنے کی۔۔۔

اس کا رونا تکلیف دینے لگا تھا۔۔۔زرہام نظامانی کو رودابہ اکبر کا رونا تکلیف دینے لگا تھا۔۔۔۔

وہ عجیب سی بے چینی اور اضطراب کا شکار ہوتا اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔۔۔رودابہ نے اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

جواب سٹڈی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔وہ چاہتا تو باہر جا سکتا تھا۔۔مگر اس پل نجانے کیوں اس نے کمرے میں رہنے کو ہی ترجیح دیا تھا۔۔۔

سٹڈی کا دروازہ بند ہوا تھا۔۔اور رودابہ کے لبوں سے سسکی برآمد ہوئی تھی۔۔۔

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی زرہام نظامانی۔۔۔کبھی معاف نہیں کروں گی اب۔۔۔۔تم نے میرا دل توڑا ہے۔۔۔میرے بھروسے اور یقین کی دھجیاں اڑائی ہیں۔۔۔اب میں زندگی میں تم پر کبھی بھروسہ نہیں کروں گی۔۔۔

کبھی یقین نہیں کروں گی۔۔۔"

وہ بری طرح سے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اس وقت دل درد سے پھٹ رہا تھا۔۔

اس کی ذات کا تماشا بنا دیا تھا اس انسان نے۔۔۔۔اس نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا تھا اور بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔۔اس کے سامان کا چھوٹا سا بیگ وہاں ایک جانب رکھا تھا۔۔۔

اسی کمرے میں بنے ڈریسنگ روم میں اس کے لیے مہنگے ترین ملبوسات رکھے گئے تھے۔۔۔۔ مگر اس نے ان کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔ تہمینہ بیگم نے اس کے لیے جو ڈریس بنائے تھے۔۔

انہیں میں سے ایک نکال کر پہنتے وہ کمرے میں آئی تھی۔۔۔۔نیوی بلو کلر کے سمپل سے لباس میں ملبوس اس نے ساری جیولری اور میک اتار کر شاور لیا تھا۔۔وہ اس وقت مکمل سادہ حلیے میں تھی۔۔

مگر پھر بھی بے پناہ پر کشش اور دلفریب لگ رہی تھی۔۔اس کے دونوں ہاتھ مہندی سے بھرے ہوئے تھے۔۔ مگر چہرا مرجھایا ہوا اور آنکھیں بے رنگ تھیں۔۔۔

پچھلی تین راتوں سے وہ جس خوف اور وسوسے کے شکار رہی تھی وہ آج پورا ہو گیا تھا۔۔اسے کبھی کبھی لگتا تھا کہ زرہام نظامانی جیسا بڑا انسان اس کی خواہش کیوں کر کرے گا۔۔

اس کی سوچ ٹھیک نکلی تھی۔۔زرہام نظامانی نے تواس سے واقعی ہی محبت نہیں کی تھی۔۔۔صرف اپنے نفع کی خاطر وقتی طور پر ایک سودا کیا تھا۔۔۔

جس نے بہت جلد ختم ہو جانا تھا۔۔۔جب اس کیس کے حوالے سے لوگوں کا دھیان ہٹنا تھا۔۔۔تو سب کچھ نارمل ہو جانا تھا ان بڑے لوگوں کی زندگیوں میں۔۔۔۔

اس کا پوراوجود بخار میں تپ رہا تھا۔۔۔پچھلے دو دن سے اس کی یہی کیفیت تھی۔۔۔۔

رخشندہ اسے یہی سمجھاتی آئی تھی کہ وہ ایسے ہی پریشان ہو رہی

ہے۔۔۔وہ اس قابل ہے کہ اس سے محبت ہو جائے انسان

کو۔۔۔زرہام نظامانی کو بھی ہو گئی۔۔۔رخشندہ کا کہنا تھا کہ اس کا یہ

خوف اور پریشانی کہ اس شخص کی دسترس میں جا کر ختم ہو جانی

تھی۔۔۔

مگر وہ یہ کہیں جانتی تھی۔۔۔کہ ختم ہونے کے بجائے آج وہ اذیت

کئی گنا مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

رودابہ نے ایک نظر کنگ سائز بیڈ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی

وہاں کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔۔نہ اسے چاہیے تھی۔۔۔۔

اس نے ڈریسنگ روم میں آتے وہاں الماری کھول کر دوسرا بلینکٹ تلاشا تھا۔۔۔ بہت کوشش کے بعد اسے ایک کونے میں پڑا نظر آگیا تھا۔۔۔ بیڈ سے ایک تکیہ اُٹھاتے وہ کمرے میں بچھے دبیز کارپٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

روم میں ہیٹر آن تھا۔۔۔ ٹھنڈ کی شدت کم تھی۔۔۔ اور یہ قالین کافی ملائم اور گرم تھا۔۔۔ اسے ٹھنڈ محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔ صوفے کے ساتھ نیچے کارپٹ پر نیم دراز ہوتے اس نے کمبل سے خود کو پوری طرح سے ڈھانپ لیا تھا۔۔۔

آنکھیں موندتے ہی کئی آنسو ٹوٹ کر چہرے پر پھسل آئے تھے۔۔۔

مگر وہ آنکھیں موندے اس وقت بس سونا چاہتی تھی۔۔۔ اپنے دماغ سے تکلیف دہ سوچوں کو جھٹکنا چاہتی تھی۔۔۔

اس اذیت سے کچھ وقت کے لیے چھٹکارا پانا چاہتی تھی۔۔۔ ورنہ اسے لگ رہا تھا کہ اس کے دل کو کچھ ہو جائے گا۔۔۔ وہ سہہ نہیں پا رہی تھی یہ تکلیف۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ ریوالونگ چیئر پر بیٹھا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں بند تھیں مگر تصور میں ایک ہی چہرا تھا۔۔۔

جو اسے کسی پل سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔ کیا اس نے بہت غلط کیا تھا۔۔۔ مگر اس نے کوئی غلط کام تو نہیں کیا تھا۔۔۔ نکاح کر کے اسے اپنے گھر ہی تو لایا تھا۔۔۔

دنیا کے سامنے اس اپنا نام اور عزت دی تھی۔۔۔اس کے گھر والوں کے ساتھ بہت اچھے سے پیش آیا تھا۔۔۔ہاں بس اس لڑکی سے ایک جھوٹ بولا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اور اس کا ساتھ دے گا۔۔۔

نہ ہی اس کے دل میں محبت تھی اور نہ ہی وہ اس کے ساتھ دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

اس کو بے پناہ غصہ تھا رودابہ اکبر پر۔۔۔ جس کا اظہار اس نے پہلی دو ملاقاتوں میں واضح طور پر کیا بھی تھے۔ مگر پھر معاملات کو بگڑتے دیکھ اور اپنے خاندان والوں کو اذیت کا شکار دیکھ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ جس طرح یہ لڑکی اس کے دشمنوں کے ساتھ مل کر اس کے خلاف سازش کر رہی تھی۔۔

ارباز کو بے گناہ ہونے کے باوجود اریسٹ کروادیا تھا۔۔۔وہ بھی ایسا ہی ایک کھیل کھیلے۔۔۔۔پہلے اس لڑکی کے ساتھ نرمی سے پیش آکر۔۔۔

اس کی بھابھی اور بھتیجیوں کے ساتھ حسن سلوک اور شفقت رکھا کر رودابہ اکبر کا دل تھوڑا سا موم کیا تھا۔۔۔پھر اسے راحیل کے کہنے پر عباس کے گھر سے باحفاظت نکال کر۔۔

اس کا نام کہیں نہیں آنے دیا تھا۔۔۔اس کا اعتبار جیتا تھا۔۔۔وہ چاہتا تو اس وقت اسے بدنام کروا سکتا تھا میڈیا کو اندر بھیج کر۔۔ مگر

اس نے ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔رودابہ اسے اس کی اچھائی سمجھی تھی۔۔۔

اس بات سے بے خبر کہ وہ شخص اس سے بھی بڑی پلاننگ کر چکا تھا۔۔۔اس نے صرف خواہش کی تھی۔۔۔

اور موقع اسے وقت نے دیئے تھے۔۔۔ایشا کے اسے بے عزت کرنا اور چوری کا الزام لگانا۔۔۔اس کا وہاں جا کر اسے بچانا۔۔۔

یہ اس کی پلاننگ کا حصہ نہیں تھا۔۔۔نہ عباس والا معاملہ اس کی پلاننگ کی حصہ تھا۔۔۔اس کو تو پتا ہی نہیں تھا کہ رودابہ وہاں پر

ہے۔۔۔راحیل کے بتانے پر وہ خود کو وہاں جانے سے نہیں روک

پایا تھا۔

اور اسے عباس کے ساتھ ایک جگہ قید دیکھ نجانے کیوں اس کا خون

کھول اٹھا تھا۔۔

خون تو اس کا اس وقت بھی ابلا تھا جب اس نے راحیل کو رودابہ کا

سکیچ بناتے دیکھا تھا۔۔۔ نجانے کیوں مگر اس لڑکی کو کسی اور مرد

کے تصور کے قریب جاتے بھی دیکھنا اس سے برداشت نہیں ہوتا

تھا۔۔

کیونکہ وہ اس کا ٹارگٹ تھی۔۔ وہ ہی اسے استعمال کرنا چاہتا تھا۔۔ جس میں وہ بہت حد تک کامیاب ہوا تھا۔۔۔ آج اتنے وقت بعد ارباز گھر آچکا تھا۔۔ شمریز کے قتل کیس کی فائل بھی بہت جلدی بند ہو جانی تھی۔۔۔

اس کے صرف ایک عمل سے اس کے گھر والوں کا سکون اور ان کے خاندان کی ساکھ بچ گئی تھی۔۔۔ ان کے دشمن بھی اس کایا پلٹ پر حیران تھے۔۔۔ کسی کو یقین نہیں آرہا تھا کہ زرہام نظامانی ایسا کر جائے گا۔۔۔

مگر اب اس کے دشمن بھی اس کی ذہانت اور شاطر دماغی سے آگاہ ہو چکے تھے۔۔

اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکتے خود کو اس لڑکی کے اثر سے باہر نکالا تھا۔۔اس نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔۔۔وہ بالکل حق پر تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ شمریز کے قتل کیس میں اس کے دشمن نصیر صاحب کو پھنسوانا چاہتے تھے۔۔

آغا نصیر نظامانی کا سیاست میں ایک بہت بڑا نام تھا۔۔اور اسی کے ساتھ ہی بے شمار دشمن بھی تھے۔۔اگر وہ یہ سب نہ کرتا تو اس کیس میں بہت جلد الٹے سیدھے ثبوت نکال کر شمریز کے قتل کے

معاملے میں اس کے فادر کو اریسٹ کر لیا جانا تھا۔۔۔جو وہ کبھی ہونے نہیں دے سکتا تھا اپنی زندگی میں۔۔۔

یہی وجہ تھی جس نے اسے یہ شادی کرنے پر سب سے زیادہ اکسایا تھا۔۔۔

اپنے آپ سے حق کی جنگ لڑتے وہ سرخرو ٹھہرا تھا۔۔۔اس نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو ایک کا ہندسہ کر اس کر چکی تھی۔۔۔۔گہرا سانس خارج کرتا وہ اپنی جگہ سے اٹھتا سٹڈی سے نکل آیا تھا۔۔۔

کمرہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔ہاں بس اب وہ بیڈ پر موجود نہیں تھی۔۔۔

پورے کمرے میں نظر دوڑانے پر وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دی تھی۔۔۔اس کا کارپٹ کی طرف دھیان ہی نہیں گیا تھا۔۔۔

واش روم بھی خالی دیکھ اس کی روشن پیشانی پر شکنوں کے جال بنے تھے۔۔۔لب بھینچتے وہ باہر کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔جب کسی احساس کے تحت اس نے بیڈ روم کے دوسرے حصے میں بنے سٹنگ ایریا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کارپٹ پر کمبل میں لپٹے وجود کو دیکھ اس کی شکنوں میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

وہ سرد تاثرات کے ساتھ اس کی جانب گیا تھا۔۔۔

اسے یوں نیچے بنا کسی میٹرس کے کارپٹ پر سوتے دیکھ وہ غصے کا شکار ہوا تھا۔۔۔یہ لڑکی یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اس کے قریب آیا تھا۔۔جب نظر تکیے پر بکھرے اس کے بالوں پر پڑی تھی۔۔۔

سیاہ لانبی سلکی زلفیں تکیے سے نیچے تک بکھری ہوئی تھیں۔۔۔

اسکی نگاہیں ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔ کمبل روداب کے آدھے چہرے پر تھا۔۔۔اس کی آنکھیں کمبل سے جھانک رہی تھیں۔۔۔

گھنیری مڑی ہوئی پلکیں آرزوؤں پر سایہ فگن تھیں۔۔زرہام کا ہاتھ بے اختیار اٹھا تھا اور اس کے چہرے سے کمبل کو پوری طرح سے ہٹا گیا تھا۔۔۔وہ معصوم اور دلکش نقوش سے سجا چہرا اس وقت اس کے سامنے تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں ہٹنا بھول چکی تھیں۔۔۔گداز اناڑی ہونٹ سوتے میں ہلکے سے کھلے تھے۔۔۔

گال بھی گہرے سرخ ہو چکے تھے۔۔۔بار بار آنسو صاف کرنے کی

وجہ سے۔۔۔

چھوٹی سی ناک بھی لال تھی۔۔۔سوتے میں بھی چہرے پر اذیت

اور تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔۔

اس نے کمبل مزید نیچے سرکایہ تھا۔۔۔اس کی گردن پر اس وقت

بھی سیاہ بالوں کا حصار قائم تھا۔۔۔وہ لڑکی اس وقت بری طرح

سے اس کے حواسوں پر اثرانداز ہوئی تھی۔۔

اس کے اعصاب بوجھل ہوئے تھے۔۔۔وہ نہیں جانتا تھا ایسا کیوں

ہو رہا تھا۔۔مگر اس پل دل شدت سے اس نازک گردن سے ان

بالوں کو جدا کرنے کو چاہا تھا۔۔۔جو ہمیشہ اسے ڈسٹرب کرتے تھے۔۔۔

جب بھی اس کا دوپٹہ ہٹے دیکھا تھا۔۔۔ان بالوں نے ایسے ہی اس نازک گردن کو جکڑے ہوئے ہوتا تھا۔۔۔

اس نے باقی ساری سوچوں کو اپنے دماغ سے جھٹکتے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کی گردن سے بالوں کو کو اٹھایا تھا۔۔۔ایسا کرتے ہوئے اس کی انگلیاں رودابہ کی گردن کو چھو گئی تھیں۔۔۔وہ اس عمل پر کسمسائی تھی۔۔۔

اس کے ملنے پر زرہام کے حواس مزید بوجھل ہوئے تھے۔۔۔

اس نے ہاتھ کی پشت سے اس کی گردن کو چھوا تھا۔۔

لمس شدت بھرا تھا۔۔۔رودابہ بری طرح سے کسمسائی تھی اور مندی مندی آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔اسے سوئے ابھی ایک گھنٹہ ہی گزرا تھا۔۔

کچی نیند سے بیدار ہونے پر اس کے نیند کے خمار سے بوجھل ہوتی آنکھوں کے ساتھ غائب دماغی کے عالم میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس کے قریب جھکا ہوا تھا۔۔

اس کے چہرے کی رنگت اڑ گئی تھی۔۔۔پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔اس کا ہاتھ اپنی گردن پر دیکھ وہ یہی سمجھی تھی کہ یہ شخص پھر سے اس کا گلا دبانے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خوف ابھرا تھا۔۔۔مقابل کی سرخ بوجھل نگاہوں اور حواسوں کا بھاری پن وہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔اسے نے گھبرا کے کمبل واپس اپنے اوپر کھینچ لیا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے اس طرح سے مظلوم بن کر تم میری توجہ اپنی جانب کھینچ لو گی۔۔۔"

اس کے اٹھ جانے پر وہ سرد تاثرات کے ساتھ اسے گھورتا اپنی کیفیت پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

رودابہ نے اس کی بات پر گھنیری پلکوں کو اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ اب اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔۔

کمبل کو اس نے اچھے سے اپنے گرد لپیٹ لیا تھا۔۔۔بال ایک بار پھر سے اس کے گردن کے گرد لپٹے ہوئے تھے۔۔۔ جنہیں دیکھ وہ ہونٹ بھینچ گیا تھا۔۔۔

"مجھے آپ کی توجہ نہیں چاہیے۔۔۔نہ ابھی اور نہ زندگی میں کبھی بھی۔۔۔اگر ابھی مجھے اپنی ماں کا خیال نہ ہوتا تو میں اسی پل یہ

سب چھوڑ کر چلی جاتی۔۔۔جب مجھے آپ کے اصلی چہرے کا پتا

چلا۔۔۔

مگر میں مجبور ہوں۔۔۔ایسا کوئی بھی صدمہ دے کر اپنی ماں کو کھونا

نہیں چاہتی۔۔۔۔"

یہ بات کرتے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔جبکہ

سامنے بیٹھا شخص جو اتنی دیر تک خود سے جنگ لڑتا اپنے دماغ سے

بوجھ کو کم کر چکا تھا۔۔۔اب ایک بار پھر سے اسی بھاری احساس تلے

دب گیا تھا۔۔۔

"جیسے تمہیں تمہارے گھر والوں کی فکر ہے۔۔۔ویسے مجھے بھی ہے۔۔۔ تمہیں میں غلط لگ رہا ہوں۔۔۔اور مجھے ہمیشہ سے تم لگی ہو۔۔۔"

اس شخص کو زرا سی شرمندگی بھی نہیں تھی۔۔۔رودابہ کا غصہ اس کے لیے بڑھ گیا تھا۔۔۔

یہ شخص اب کچھ بھی کر لے۔۔۔اس کی معافی کے قابل کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

"آپ نے کسی کو نہیں کھویا۔۔میں نے اپنے بھائی کو کھویا ہے۔۔۔

آپ کے گھر والوں کی وجہ سے۔۔ آپ اپنے بھائی کو جیل میں نہیں

دیکھ پائے۔۔اور میرا جوان بھائی بنا کسی قصور کے سزا پا کر مٹی تلے دفن ہو چکا ہے۔۔۔

آپ کے پاس سارے رشتے ہیں۔۔۔کوئی محرومی کوئی تکلیف نہیں ہے آپ کو۔۔۔ صرف خاندان کے نام پر لگنے والا داغ برداشت نہیں ہوا آپ سے۔۔۔میرے درد کا اندازہ لگا ہی نہیں سکتے آپ۔۔

اس وقت آپ کے سامنے آپ کی جھوٹی محبت کا شکار مظلوم لڑکی نہیں بیٹھی۔۔۔بلکہ ایک مجبور اور بے بس بیٹی ہے۔۔۔جس کا سب

سے بڑا خوف یہ ہے کہ اس کی ماں اس کی بربادی برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔

میری ماں کو کچھ ہوا تو میں بھی مر جاؤں گی۔۔۔اسلیے میں اس دھوکے کے باوجودِ یہاں رہنے کو تیار ہوں۔۔۔مجھے نہ آپ کی توجہ چاہیے اور نہ ہی کوئی ہمدردی۔۔"

رودابہ کا چہرا پھر سے آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔وہ لڑکی بہت زیادہ اذیت کا شکار لگ رہی تھی اس وقت۔۔۔

سامنے بیٹھے شخص کے دل پر ہاتھ آن پڑا تھا۔۔۔وہ پگھلنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔وہ دوسروں کے معاملے میں بے رحم تھا۔۔۔اور بے رحم ہی رہنا چاہتا تھا۔

اس کی ہمدردی اور محبت صرف اس کے اپنے گھر والوں کے لیے تھی۔۔۔

"یہ تعلق زندگی بھر کا نہیں ہے۔۔۔کچھ وقت تک ختم ہو جائے گا۔۔۔پھر کیا کرو گی۔۔۔"

وہ اس پر واضح کر دینا چاہتا تھا۔۔۔

"اللہ مالک ہے۔۔۔ میں نے اپنا معاملہ اس پر چھوڑ دیا ہے۔۔اب وہ میرا حساب لے گا۔۔۔"

وہ ہونٹ کچلتے اسے دیکھنے سے بھی گریزاں تھی۔۔۔اسے نفرت محسوس ہو رہی تھی اس خوبرو چہرے سے۔۔۔جو دنیا کے سامنے تعریفیں وصول رہا تھا۔۔۔اس سے شادی کر کے۔۔۔

مگر اس کے دل سے ہمیشہ کے لیے اتر چکا تھا۔۔۔وہ محبت کی کونپل اس نے کچل ڈالی تھی۔۔۔

یہ شخص اس کے دل میں رہنے کا حقدار نہیں تھا۔۔۔

اس کی بات پر زرہام نظامانی کی آنکھوں میں وحشت آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔خاموشی سے اس کے پاس سے اٹھتا واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

رودابہ نے خود کو پھر سے کمبل میں ڈھانپ لیا تھا۔۔۔کچھ دیر بعد وہ شاور لے کر باہر نکلتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

رودابہ نے چہرے سے کمبل سرکاتے اسے دیکھا تھا۔۔۔سیاہ رنگ کے قمیض شلوار میں ملبوس وہ سلیوز کو کہنیوں تک فولڈ کیے بے پناہ وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔

رودابہ نے نفرت سے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔کمرے کی لائٹس آف ہو چکی تھیں۔۔۔

زیرو پاور کا بلب روشن تھا۔۔۔اس شخص کے ساتھ زندگی کی شروعات ایسی ہوگی اس نے شاید نہیں سوچا تھا۔۔ایک آنسو ٹوٹ کر تکیے میں جذب ہوا تھا۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△

دروازہ پر دوسری بات دستک ہوئی تھی۔۔۔وہ مرر کے سامنے کھڑی بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھ دس بجے کے قریب کھلی تھی۔۔۔وہ کمرے میں نہیں تھا۔۔۔رودابہ کے لیے اس شخص کا ہونا نہ ہونا برابر تھا۔۔۔اس نے شاور لیا تھا اور کپڑے بدلے تھے۔۔۔

ابھی بھی اس نے تہمینہ بیگم کا دیا سوٹ ہی پہنا تھا۔۔۔براؤن کلر کا سلک کا بہت ہی خوبصورت لباس تھا۔۔۔جس پر گولڈن کلر کے نفیس نگوں کا کام کیا گیا تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک جاتی۔۔۔

دروازہ کھلا تھا اور تمنا چہرے پر انتہائی سختی بھرے تاثرات سجائے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"تم بہری ہو۔۔۔سنائی نہیں دیتا تمہیں۔۔۔کب سے باہر کھڑی دستک دے رہی ہوں۔۔۔ایک ہی رات میں اتنی مہارانی بن گئی ہو تم۔۔۔کہ نخرے دکھانے لگو گی ہمیں۔۔۔"

تمنا انتہا توہین آمیز لہجے میں بولتی اس کے سر پر آن پہنچی تھی۔۔۔

رودابہ نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھا تھا۔۔۔

"آپ ایسے بات نہیں کر سکتیں مجھ سے۔۔۔میں ملازمہ نہیں ہوں آپ کی۔۔۔"

رودابہ نے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے اسے واضح کیا تھا کہ وہ اس سے ایسے بات نہ کرے۔۔

جبکہ اس کی جانب سے جواب سن کر تمنا مزید تپ اٹھی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔ تم ملازمہ نہیں ہو۔۔۔ مگر اس سے بھی نیچے کی اوقات ہے تمہاری۔۔۔۔ جو تمہیں دیکھ کر واضح ہو رہی ہے۔۔"

تمنا نے طنزیہ نگاہوں سے اس کے لباس کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"اوقات کی پہچان لباس سے نہیں انسان کے رکھ رکھاؤ سے ہوتی ہے۔۔۔ اور آپ ایک انتہائی بدتمیز۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ رودابہ کی بات مکمل ہو پاتی تمنا آگے بڑھی تھی اور اس کی کلائی انتہائی بے دردی سے اپنی گرفت میں لے لی تھی۔۔۔

رودابہ کے ہاتھ میں کانچ کی چوڑیاں تھیں۔۔جو اس سفاکی پر اس کی کلائی میں بری طرح سے کھب گئی تھیں۔۔

"آہ۔۔۔"

مارے تکلیف کے اس کے لبوں سے کراہ نکلی تھی۔۔۔تمنا نے اس کی تکلیف کو دیکھتے ہاتھ مزید مضبوطی سے اس کی کلائی پر دبا دیا تھا۔۔۔

"پلیز چھوڑو مجھے۔۔۔"

رودابہ کے لبوں سے درد کے مارے بمشکل نکلا تھا۔۔اسی لمحے باہر سے آتی قدموں کی بھاری چاپ اور زرہام کی آواز پر تمنا نے ایک دم سے اس کی کلائی چھوڑ دی تھی۔۔۔

رودابہ نے اپنی کلائی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔چوڑیوں کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے اس کی کلائی میں کھب گئے تھے۔۔۔۔بہت سی جگہوں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

"اوقات تو میں تمہیں اب بتاؤں گی۔۔۔رودابہ تمہیں اگر نیچے سب کے ساتھ آ کر ناشتہ نہیں کرنا تو مت کرو۔۔۔مگر ایسے بے عزتی تو مت کرو سب گھر والوں کی۔۔۔"

تمنا نے جان بوجھ کر قدرے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔۔ تاکہ اندر داخل ہوتا زرہام بھی سن سکے۔۔۔

رودابہ نے حیرت بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر ایک نظر دروازے میں آن رکے زرہام کو۔۔۔

رودابہ کا چہرا آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔ اس وجہ سے وہ رخ موڑ گئی تھی۔۔۔ اس کے بال اس کھ گرد بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ جن میں اپنے چہرے کو چھپاتے وہ اپنی کلائی کو بھی دوپٹے کے پیچھے ڈھک گئی تھی۔۔۔

اپنے کسی بھی درد کو وہ اب اس شخص کے سامنے نہیں لانا چاہتی تھی۔۔

اس کی اس حرکت کو تمنا نے غور سے دیکھا تھا۔۔۔اور اندر کی اندر مسکرادی تھی۔۔اس لڑکی کو تو وہ زیادہ وقت یہاں اپنی بہن کی جگہ پر نہیں ٹکنے دینے والی تھی۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟"

زرہام فون بند کرتا اندر آیا تھا۔۔

"میں آپ کی زوجہ محترمہ کو ناشتے پر انوایٹ کرنے آئی تھی۔۔۔

نیچے سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ مگر اس کا کہنا ہے اسے نیچے موجود

لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھنا۔۔۔"

تمنا نے جان بوجھ کر یہ بات کی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی زرہام کو برا

لگے گا۔۔۔ اور ہوا بھی ایسا ہی تھا۔ زرہام کے چہرے پر ناگواری

بھرے تاثرات پھیل گئے تھے۔۔

اس کی نظریں چہرا موڑے کھڑی رودابہ پر تھیں۔۔۔

"آپ جائیں۔۔۔ ہم آتے ہیں۔۔۔"

تمنا کو لگا تھا وہ اس کے سامنے روداب کی انسلٹ کرے گا۔۔۔ مگر اس کے جانے کا کہنے پر وہ منہ بناتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

"تم اس گھر میں میری بیوی کی حیثیت سے ہو تو میرے گھر کے سبھی لوگوں کی عزت کا خیال بھی رکھنا پڑے گا تمہیں۔۔۔ بھابھی کو ایسے کیوں بولا تم نے۔۔۔۔"

انداز انتہائی سنگیت بھرا تھا۔۔۔۔

روداب اپنے آنسو پینے کی کوشش کرتی اس کی جانب سے بالکل رخ موڑے ہوئے تھے۔۔۔ اسے کلائی میں بہت زیادہ درد ہو رہا

تھا۔۔۔ مگر اس شخص کے جانے کے بعد ہی وہ اپنی زخم صاف

کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔

"میں تم سے بات کر رہا ہوں۔۔ سنائی نہیں دے رہا تمہیں۔۔۔"

زرہام نے اس کا بازو پکڑا تھا اور ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی جانب

کرتے اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔

اس کے ایسا کرنے سے وہ بالکل اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

اس کا آنسوؤں سے بھیگا چہرا زرہام کے سامنے تھا۔۔۔

وہ اس پل اس کے بے پناہ قریب تھی۔۔۔ نظریں جھکائے، لب کچلتی وہ اپنے آنسوؤں کو پینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔زرہام کا دل ان کپکپاتے بھیگے ہونٹوں پر ٹھہر گیا تھا۔۔۔

جن پر وہ ظلم ڈھا رہی تھی۔۔۔

"تم رو رہی ہو۔۔۔۔"

اس کے چہرے کو ٹھوڑی سے تھام کر اوپر کرتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"

رودابہ نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"کیوں رو رہی ہو اس طرح سے۔۔۔بد تمیزی بھی تم نے کی ہے

بھابھی سے۔۔۔کیا تم یہاں سکون سے نہیں رہ سکتی۔۔۔جتنے دن

رہنا ہے۔۔۔"

وہ اس کے مزاحمت کرنے پر اس کی کمر کی گرد اپنا بازو حمائل کرتا

اسے اپنے مزید قریب کر گیا تھا۔۔۔

رودابہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ان کے درمیان

اب فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔۔۔وہ سحر انگیز آنکھیں بہت

قریب سے اسے گھور رہی تھیں۔۔۔

رودابہ کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔لب بھینچتے اس نے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔

لیکن اس شخص کی گرفت اتنی سخت تھی کہ وہ حل بھی نہیں پائی تھی۔۔

"میں نے کچھ نہیں کہا۔۔۔"

رودابہ کو اس سے فاصلہ قائم کرنا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے دور ہونے کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔۔۔

رودابہ کے چہرے کی رنگت سرخ ہو چکی تھی۔۔

"تو تمہارے کہنے کا مطلب ہے۔۔۔وہ جھوٹ بول رہی

ہیں۔۔۔؟؟"

زرہام کا لہجہ سخت تھا۔۔۔رودابہ نے پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔

"میری اوقات نہیں ہے آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے

ساتھ بیٹھنے کی۔۔۔مجھے نہیں جانا نیچے سب کے بیچ۔۔۔"

رودابہ نے اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں رکھتے اسے خود سے دور

کرنا چاہا تھا۔۔

اتنی کوشش کے باوجود وہ اسے ایک انچ بھی دور نہیں کر پائی تھی۔۔۔ مگر زرہام کی نظر اس کی کلائی پر پڑ چکی تھی۔۔۔

جس پر خون کے واضح نشان تھے۔۔۔۔ چوڑیوں کے چھوٹے چھوٹے نوکیلے ٹکڑے ابھی بھی اس میں چبھے ہوئے تھے۔۔۔

"یہ کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

اس نے کلائی پکڑ کر اپنے سامنے کرتے پوچھا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔۔ آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔۔۔ یہ ہمدردی کا جھوٹا دکھاوا کر کے پھر سے کونسا دھوکا دینے کا ارادہ ہے۔۔۔ میری کسی بھی تکلیف سے آپ کا کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

روداب نے اس کی گرفت سے اپنی کلائی کھینچ لی تھی۔۔۔اسے بہت زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔۔

مگر اس شخص سے اسے کوئی ہمدردی نہیں چاہیے تھی۔۔۔

زرہام کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تھی۔۔روداب اس کا حصار توڑتی جانے لگی تھی۔۔۔

جب وہ ایک بار پھر سے اس کا دوپٹہ اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔

"آئندہ میں اپنے گھر کے کسی بھی فرد کے ساتھ تمہیں بدتمیزی کرتے ہوئے نہ دیکھوں۔۔۔ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

اس کا دوپٹہ پکڑ کر اسے جھٹکے سے اپنے قریب کھینچتے کہا تھا اس نے۔۔۔

رودابہ پھر سے اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔ اس کے بال زرہام کے بازو پر پھیل گئے تھے۔۔۔۔

رودابہ کو بھی اس پل اس شخص کے بے انتہا غصہ آیا تھا۔۔۔ اسے نجانے کیا ہوا تھا کہ اس نے زرہام کا گریبان اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

"کیا اچھا نہیں ہو گا۔۔۔اب تک آپ جو کچھ میرے ساتھ کر چکے ہیں۔۔۔کیا اس سے بھی بد تر کچھ ہو سکتا ہے۔۔؟؟ آغا زرہام نظامانی اس سے بھی نیچے گر سکتا ہے۔۔۔؟"

وہ اس پل اپنے غصے کے قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔اس کی اس حرکت پر زرہام کے چہرے پر ناگواری بھرے تاثرات پھیل گئے تھے۔۔۔

اس نے ایک ہاتھ رودابہ کی کمر میں حمائل کیا تھا اور دوسرے سے اس کے بالوں کی گدی کو اپنی گرفت میں جکڑتے اس کا چہرا اپنے چہرے کے قریب تر کر لیا تھا۔۔۔

وہ دونوں اس لمحے ایک دُوسرے کے بے پناہ قریب آ گئے تھے۔۔۔

زرہام کی گرم بوجھل سانسیں اس کے چہرے کو جھلسانے لگی تھیں۔۔۔روداب سے سانس لینا دشوار ہوا تھا۔۔۔

"ابھی تو تمہارے ساتھ کچھ برا نہیں کیا۔۔۔ دنیا کے سامنے تمہیں اپنی عزت بنایا ہے۔۔۔نیت جو بھی ہو۔۔ مگر تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو۔۔۔ جیسے بہت بڑا ظلم ہو گیا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔"

ان سیاہ آنکھوں کی وحشت ناکی اس پل واضح ہو رہی تھی۔۔۔وہ شخص اندر سے کس قدر بے سکون تھا۔۔۔اور اوپر سے یہ لڑکی۔۔۔اس کو مزید الجھن کا شکار کر رہی تھی۔۔۔۔

زرہام کے بولنے پر اس کے ہونٹ رودابہ کے گداز ہونٹوں سے ٹچ ہوئے تھے۔۔۔رودابہ کے پورے وجود میں جیسے کرنٹ دوڑ گیا تھا۔۔زرہام بھی اپنی جگہ ساکت ہوا تھا۔۔

وہ گلابی پنکھڑیاں بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔زرہام نظامانی جو پچھلے کئی گھنٹوں سے بے سکونی اور اضطراب کا شکار تھا۔۔۔اس

پل اس مہکتے لمس پر اس کے دل و دماغ پر ایک سرور سا آن ٹھہرا تھا۔۔

رودابہ کی سانسوں کی رفتار پر تیز ہوئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ مقابل کے ارادے سمجھ پاتی اور فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کرتی۔۔۔

اس کے بالوں پر اپنی گرفت مضبوط کرتا وہ جھکا تھا اور اسکے گداز ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتا اپنے اندر اٹھتے طوفان پر قابو پانے کی کوشش کرتا اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلنے لگا تھا۔۔۔

رودابہ اس سے اس حرکت کی قطعاً توقع نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔۔

اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

پورے وجود پر کپکپی طاری ہوئی تھی۔۔۔وہ پوری طرح سے اس کی سانسوں پر چھایا ہوا تھا۔۔

اس کا لمس بہت شدت بھرا تھا۔۔۔رودابہ جو اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی اس کے سینے پر مکے برسا گئی تھی۔۔۔

اس کی مزاحمت پر دور ہونے کے بجائے زرہام نے اس کی کمر کے گرد بازو کو مزید مضبوط سے باندھتے اس کو اپنے قریب تر کر لیا تھا۔۔۔

وہ اسے سانس لینے کا موقع بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔اس کے گداز ہونٹ اس شخص کی بے باکی پر سلگ اٹھے تھے۔۔

وہ جو اس میں بالکل بھی انٹرسٹڈ نہیں تھا۔۔اب یہ کیسا مدہوشی بھرا انداز تھا۔۔۔جیسے اس شخص کا خود پر بھی اختیار نہ رہا ہو۔۔۔وہ اس کے لمس کی گدازیت میں جیسے ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں بند تھیں۔۔وہ بس اسے محسوس کر رہا تھا۔۔۔اس کے ہونٹوں کی غیر ہوتی حالت دیکھ وہ ان کو چند لمحوں کی آزادی بخشتا اس کے چہرے کی ملائمت کو اپنے ہونٹوں سے محسوس کرتا وہ رودابہ کی دھڑکنوں کو بے حال کر گیا تھا۔۔

"میں کل سے اب تک یہی سمجھ نہیں پا رہا کہ اصل میں دھوکا تمہارے ساتھ ہوا ہے۔۔۔یا میری اپنے ساتھ۔۔۔"

بھاری بوجھل سرگوشیانہ لہجہ تھا۔۔۔اس کی سانسیں بھاری تھیں۔ مگر وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔

اس کے گلابی گال پر اپنے لب رکھتا وہ عجیب بے قراری بھرے

انداز میں بولا تھا۔۔۔ جبکہ رودابہ کی سے وقت جو حالت تھی۔۔۔

وہ اس کی کیفیت نہیں سمجھ پائی تھی۔۔۔

وہ تو ابھی تک اسی شاک میں گھری ہوئی تھی کہ یہ شخص اس کے

اتنے قریب ترکیوں آیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی بھی جھلملا رہی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ ان بھیگے حسین لبوں پر جھکتا جب باہر

دستک ہوئی تھی۔۔۔ زرہام کے دھیان زرا سا بٹا تھا۔۔۔ اور وہ بہت

تیزی کے ساتھ اس کی گرفت سے نکل گئی تھی۔۔۔

زرہام کچھ دیر وہیں کھڑا اسے تکے گیا تھا۔۔۔جو بنا پیچھے

مڑے۔۔۔۔واش روم میں گم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

زرہام نے گے چینی کی عالم میں اپنی پیشانی کو مسئلہ تھا۔۔سانسوں

سے اٹھتی ان گداز سانسوں کی مہک۔۔۔۔وہ اس لمحے اپنی اس بے

اختیار حرکت پر اسے کوس بھی نہیں پایا تھا۔۔

وہ وہیں صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔دروازہ پر ایک بار ہی دستک ہوئی

تھی۔۔۔

کیونکہ اب اندر زرہام نظامانی تھا۔۔۔اور بار بار دستک کرنے کی

گستاخی نہیں کرسکتے تھے باہر والے۔۔۔

"آج سے پہلے کبھی کسی لڑکی کے لیے ایسا محسوس کیوں نہیں ہوا جیسا اس کے لیے ہو رہا ہے۔۔۔ یہ کیوں میرے حواسوں پر اس بری طرح سے چھائی ہوئی ہے۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔"

وہ اپنی کیفیت سے اچھا خاصہ زچ ہو چکا تھا۔۔۔

نگاہیں بار بار واش روم کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔ اس کی کلائی پر وہ زخم۔۔۔۔ انگلیوں کے نشان۔۔۔۔

زرہام کے دل میں بے قراری بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ لب بھینچتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر واش روم میں کھڑی رودابہ کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

اس نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

"زرہام نظامانی تم یہ سب کر کے میرے دل میں اپنے لیے نفرت کو مزید بڑھا رہے ہو۔۔۔مجھے شدید نفرت محسوس ہو رہی ہے تم سے۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اس سے اپنی نفرت کو اظہار کر رہی تھی۔۔

ہونٹوں پر اب بھی اس کا دہکتا گستاخ لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے اپنے ہونٹوں کو بہت بار رگڑا تھا۔۔۔ مگر وہ احساس وہ سحر انگیز مہک وہ جان لیوا قربت کا احساس۔۔۔

کچھ بھی کم نہیں ہوا تھا۔۔۔ اس کے دل کی دھڑکنیں مزید زور پکڑ گئی تھیں۔۔۔ وہ مٹھیاں بھینچتے اپنے دل کی اس غیر ہوتی حالت پر خود سے ہی خفا ہوئی تھی۔۔۔

زرہام نیچے آیا تھا۔۔ جہاں سب لوگ ناشتے کے ٹیبل پر موجود تھے۔۔۔ انتہائی خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا جارہا تھا۔۔۔ سمیعہ بیگم ارباز کے ساتھ بیٹھی اسے کھلائے جارہی تھیں۔۔ اتنے دنوں بعد ان کا بیٹا ان کے پاس آیا تھا۔۔۔

زرہام کو نیچے آتے دیکھ ان سب کی مسکراہٹ میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔وہ لڑکی ساتھ نہیں تھی۔۔۔یہ دیکھ کر شگفتہ بیگم اور تمنا کو دلی خوشی ملی تھی۔۔۔

"زرہام بیٹا آپ کا کب سے انتظار کر رہے تھے ہم۔۔۔آؤ بیٹھو۔۔۔ پھر سب ناشتہ شروع کریں۔۔۔"

شگفتہ بیگم نے اسے اپنے پاس آنے کو کہا تھا۔۔جو سرخ آنکھوں سے اس وقت تمنا کو دیکھ رہا تھا۔۔

"مجھے آپ سب سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔جو میں دوبارہ نہیں دوہراؤں گا۔۔۔'

انتہائی سنجیدہ اور سرد تاثرات کے ساتھ وہ ٹیبل کے قریب آتے بولا تھا۔۔۔ سب ناشتے سے ہاتھ روکے اسے دیکھنے لگے تھے۔۔۔

اس کی سرخ آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ اس وقت بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے زرہام۔۔۔؟؟"

شگفتہ بیگم پریشان سی اپنی جگہ سے اٹھتے اس کے پاس آئی تھیں۔۔

"وہ لڑکی اب میری بیوی ہے۔۔۔ اس کا یہاں آنا۔۔۔ جس بھی وجہ سے ہوا ہے۔ اس سب میں میری مرضی تھی۔۔ اس کے

ساتھ کیسے رہنا اور کیسے ڈیل کرنا ہے۔۔ یہ بھی میں ڈیسائیڈ کروں گا۔۔

آپ میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ برا رویہ نہیں رکھے گا۔۔۔وہ جب تک یہاں پر ہے۔۔۔

آپ سب پر لازم ہے کہ اسے اس گھر کی ہی ایک فرد کی طرح ٹریٹ کریں۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور سب کی نظریں اس کے غصے بھرے غضبناک تاثرات پر تھیں۔۔۔

"آپ نے آج جو کیا ہے۔۔۔اگر دوبارہ ایسا ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا بھابھی۔۔۔"

اس کے آخر میں تمنا کو مخاطب کرتے کہا تھا۔۔

"اوہ تو اس نے پہلے ہی دن ہماری شکایت بھی کر دی۔۔۔۔یہ مڈل کلاس لڑکیاں بہت خاطر ہوتی ہیں۔۔۔مردوں کو بہلانے پھسلانے کے بہت طریقے آتے ہیں انہیں۔۔۔اوپر سے یہ لڑکی حسین بھی بہت ہے۔۔"

شگفتہ بیگم سے زرہام کا اس کی سائیڈ لینا برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔

مگر زرہام نے ان کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی تھی۔۔۔

"اس نے مجھ سے کچھ نہیں کہا ہے مام۔۔۔۔میں نے خود دیکھا ہے۔۔۔"

زرہام کے کاٹ دار لہجے پر شگفتہ بیگم خاموش ہوئی تھیں۔۔

"زرہام بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔معاملے کی شدت تھوڑی کم ہوئی ہے۔۔کے ختم نہیں ہوئی ابھی۔۔۔"

نصیر صاحب سمجھ گئے تھے کہ زرہام ایسا کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔

"ڈیڈ سمجھائیں ان سب کو۔۔۔بہت مشکل سے معاملات ہینڈل ہوئے ہیں۔۔ہمارے گھر روز بہت سارے لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔۔میں نہیں چاہتا کہ کسی کو بھی کوئی تماشا دیکھنے کو ملے۔۔۔"

زرہام نے سنجیدگی سے کہا تھا اور وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

اوپر سیڑھیوں کے پاس کھڑی رودابہ نے اس کی یہ بات سنی تھی

صرف۔۔۔۔

اس شخص کو صرف پرواہ تھی تو اپنے خاندان کی عزت کی۔۔۔وہ

اسی خاموشی سے واپس لوٹ گئی تھی۔۔۔

کمرے میں آتے اس نے عندلیب کا نمبر ملایا تھا۔۔۔جو شہر سے باہر

ہونے کی وجہ سے اس کی شادی میں شریک نہیں ہو سکی تھی۔۔۔

ایک واحد وہی تھی جس نے اسے کہا تھا کہ اسے یہ شادی ٹھیک نہیں

لگ رہی تھی۔۔۔زرہام نظامانی کی نفرت اتنی جلدی محبت میں بھلا

کیسے بدل سکتی ہے۔۔۔ ان دونوں میں بہت فرق اور اختلافات

تھے۔۔

جو اتنی آسانی سے ختم نہیں ہو سکتے تھے۔۔۔ تب رودابہ چاہ کر بھی

عندلیب سے بات نہیں کر پائی تھی۔۔۔

مگر اب اس نے کال کرتے عندلیب کو سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔ جو

سنتے عندلیب گہرا سانس بھر کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا نا۔۔۔ زرہام نظامانی کی محبت تم کبھی نہیں ہو

سکتی رودابہ۔۔۔۔ تم نے اپنے ساتھ بہت غلط کر لیا ہے یہ شادی

کر کے۔۔۔تم اب پوری طرح سے وہاں پھنس گئی ہو۔۔۔کچھ نہیں کر سکتی اب۔۔"

عندلیب کی بات پر رودابہ کی ہمت ٹوٹ سی گئی تھی۔۔۔

"تم ایسے کیوں بول رہی ہو۔۔؟کیا تم میری مدد نہیں کرو گی۔۔۔؟"

رودابہ نے بھیگے ناامید لہجے میں پوچھا تھا اس سے۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں مدد نہیں کر سکتی۔۔۔۔پہلے ہی تمہارا ساتھ دینے پر مجھے بہت کچھ برداشت کرنا پڑا ہے۔۔۔اب جو کچھ بھی کرنا ہے

تم خود کرو۔۔۔مجھے اس دشمنی میں نہیں آنا۔۔۔ تمہیں وہ شادی کرنی ہی نہیں چاہیے تھی۔۔۔

مگر تم زرہام نظامانی کے سٹیٹس اور شخصیت کی ایسی دیوانی ہوئی کہ تمہیں کچھ اور دکھائی ہی نہیں دیا۔

اپنے بھائی کا قتل بھی نہیں۔۔۔"

عندلیب انتہائی سخت الفاظ کہہ کر کال کاٹ گئی تھی۔اس کی واحد دوست نے بھی اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔وہ اب بالکل تنہا تھی۔۔۔۔اس نے آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔۔۔

یہ دنیا اتنی ظالم ہو سکتی تھی اس نے سوچا نہیں تھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں بھابھی۔۔۔ آپ کیسی ہیں۔۔؟؟"

رخشندہ کی کال پر اس نے بہت مشکل سے اپنے لہجے کو نارمل رکھا تھا۔۔۔ اس کی ہمت بہت بار ٹوٹی تھی۔۔

دل چاہا تھا خود پر بیتی ہر بات بتا دے۔۔۔ مگر وہ اپنی وجہ سب انہیں مزید تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

سب سے بڑی بات وہ اپنی ماں کو کھونے سے ڈرتی تھی۔۔۔ اس لیے اس نے اپنے لبوں کو سی کیا تھا۔۔ اس نے صبر کر لیا تھا۔۔

"تمہاری ساس کو کال کی تھی۔۔۔ہم نے سوچا رسم کے مطابق تمہیں لینے آئیں گے۔۔۔ مگر انہوں نے ہمیں وہاں آنے سے منع کر دیا۔۔۔ان کا کہنا ہے تم خود آکر مل لو گی۔۔۔

بہت مغرور عورت ہے بھئی۔۔۔ تمہارے ساتھ سب ٹھیک ہیں وہاں۔۔۔زرہام کی محبت کا یقین آگیا اب تمہیں۔۔۔"

رخشندہ کی بات پر روداب نے اذیت سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔ اس کے گھر والوں کی بھی انسلٹ کی گئی تھی۔۔

اسے خبر بھی نہیں تھی۔۔۔

"جی بھابھی۔۔۔سب اچھے ہیں یہاں۔۔۔۔"

وہ اس سے زیادہ جھوٹ نہیں بول سکتی تھی۔۔۔

"شکر ہے۔۔۔ اللہ کرے ہمیشہ اچھے رہیں اور میری پیاری سی بہن وہاں راج کرے۔۔۔ اچھا شام کو لازمی آنا۔۔۔ دعوت ہے تمہاری چاچو کے گھر۔۔۔ زرہام بھائی کو بھی کال کر کے کہہ دوں گی میں۔۔۔"

رخشندہ کی بات پر رودابہ اسے انکار کرنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اس کا بہت دل چاہ رہا تھا تہمینہ بیگم سے ملنے کو۔۔۔ وہ انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔

لیکن اسے اب یہی فکر تھی کہ وہ شخص اس کے ساتھ آئے گا یا نہیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اسے رخشندہ نے آٹھ بجے آنے کو کہا تھا۔۔۔ جو بجنے والے تھے زرہام ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ پورا دن کمرے میں ہی بند رہی تھی۔۔۔ یہاں سے باہر نکل کر ان لوگوں کی حقارت بھری نگاہیں سہنے کا حوصلہ نہیں تھا ابھی اس کے اندر۔۔۔

اس نے دو بار زرہام کو کال کی تھی۔۔ وہ اس کی کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔

رودابہ جانتی تھی وہ اس کے ساتھ نہیں آئے گا۔۔۔ اس کی اذیت بڑھنے لگی تھی۔ اسے تہمینہ بیگم کی فکر تھی کہ وہ کیا سوچیں گی۔۔۔

اس کے خاندان کے باقی لوگ۔۔۔ نجانے سب نے کیا کیا باتیں کرنی تھی۔۔۔

وہ ایسے ہی بیٹھی تھی۔۔ جب کمرے کو دروازہ کھلا تھا۔۔۔ اندر داخل ہونے والی شگفتہ بیگم تھیں۔۔۔

"تمہیں اپنے میکے جانا ہے تو ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔زرہام نے کہا ہے وہ ایشا کے ساتھ بزی ہے۔۔اس کا آنا ممکن نہیں ہے۔۔۔ایشا بچپن کی محبت ہے اس کی۔۔۔

شادی پر بہت خفا ہے۔۔۔اسے ،ں ماننے میں میرے بیٹے کو ٹائم تو بہت لگے گا۔۔۔"

اس کے جانب دیکھتے وہ نخوت سے بولی تھیں۔۔۔

نظر اس کے اداس مرجھائے چہرے پر ٹھہر گئی تھی۔۔

ایشا کے بارے میں سن کر اس کے چہرے پر تاریک سایہ سا لہرایا تھا۔۔۔یہ شخص پہلے سے ہی کسی اور کی محبت کا شکار تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئی تھیں۔۔۔

"یہ کیسا لباس پہن رکھا ہے تم نے۔۔۔ الماری قیمتی ملبوسات سے بھری پڑی ہے۔۔۔ ان میں سے کوئی ایک پہن کر جاؤ۔۔۔"

اس کے کپڑوں کو ناگواری سے دیکھتے کہا تھا انہوں نے۔۔۔

رودابہ خاموشی سے کھڑی ان کو سن رہی تھی۔۔۔ جب وہ اس کے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔ اور اس میں سے بلیک کلر کا ایک بہت ہی خوبصورت لباس نکال کر اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔

سفید رنگ کی بہت ہی خوبصورت ایمبرائیڈری کی وجہ سے اس کی دلکشی مزید بڑھی ہوئی تھی۔۔۔

"شکریہ آنٹی۔۔۔"

اس نے بنا کوئی اعتراض کیے لباس پکڑ لیا تھا۔۔۔ شگفتہ بیگم نے نگاہیں اٹھا کر اس کے معصوم چہرے کو تکا تھا۔۔

"میرا بیٹا اپنے خاندان کی توہین معاف نہیں کرتا۔۔۔ تم نے تو بہت بار کی ہے۔۔۔"

ان کی نظریں اس کی آنکھوں میں چمکتے آنسوؤں پر تھیں۔۔۔

"محبت تو نہیں کرتی نا تم میرے بیٹے سے۔۔"

ان کی گہری نگاہیں اس کے چہرے پر تھیں۔۔۔ان کی بات پر اس کی پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔

اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ مگر اس کے چہرے کے تاثرات نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔۔۔

شگفتہ بیگم طنزیہ انداز میں مسکرائی تھیں۔۔۔

"میرا بیٹا ہے ہی ایسا کہ اس سے ملنے والی کوئی بھی لڑکی اس سے محبت کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔"

ان کے انداز میں اپنے بیٹے کو لے کر غرور بول رہا تھا۔۔۔

"میری ماں کو بھی اپنے بیٹے سے ایسے ہی محبت تھی آنٹی۔۔۔ جیسے آپ کو اپنے بیٹے سے ہے۔۔۔ میری دعا ہے آپ کے لیے۔۔۔ کہ آپ کا بیٹا ہمیشہ سلامت رہے۔۔۔ اور ایسے ہی آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن کر رہے۔۔ اس نے میرا دل توڑا ہے۔۔

میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ اور نہ آپ کے بیٹے کو میری معافی کی ضرورت ہے۔۔۔"

وہ بات کے دوران بار بار اپنے آنسو صاف کرتی تھی۔۔۔ مگر پھر سے وہ چہرے کو بھیگو دیتے تھے۔۔۔ شگفتہ بیگم ساکت سی اسے تکے

گئی تھیں۔۔۔یہ لڑکی اس پل انہیں بہت زیادہ تکلیف میں لگی تھی۔۔۔

وہ کپڑے لیے واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔مگر وہ کتنی ہی دیر ساکت سی وہاں کھڑی رہی تھیں۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے ہی سہی۔۔۔مگر ان کا دل خوفزدہ ہوا تھا۔۔۔

وہ بوجھل قدموں سے واپس اپنے کمرے میں آئی تھیں۔۔۔

انہوں نے آج جان بوجھ کر اپنی قسم دے کر زرہام کو ایشا کے ساتھ بھیجا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھیں کہ زرہام اپنے سسرال جائے۔۔۔

اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔

زرہام اس بات سے بے خبر تھا کہ اسے وہاں جانا ہے۔۔۔رخشندہ نے کوشش کی تھی مگر اس کا زرہام سے رابطہ نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

"آپ سچ میں نہیں جانتے کہ شمریز کا قاتل کون ہے۔۔؟؟"

وہ اپنے روم میں آتے بیڈ پر بیٹھتے کھوئے کھوئے سے انداز میں بولی تھیں۔۔۔

نصیر صاحب نے چونک کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"خیریت ہے۔۔۔؟؟ آپ ایسا کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔۔اس لڑکی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔"

انہوں نے کتاب بند کرتے بیوی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں اس نے نہیں کہا۔۔۔ مگر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اتنے یقین سے کیوں یہ بات کہتی ہے کہ اس کے بھائی کا قتل ہمارے خاندان میں سے ہی کسی نے کیا ہے۔۔"

شگفتہ بیگم کو جب اپنے بیٹے کا خیال آیا تھا تو وہ ڈر گئی تھیں۔۔۔

"اگر اسے واقعی یقین ہوتا تو وہ کبھی اسی خاندان کے بیٹے سے شادی نہ کرتی۔۔۔ڈرامے ہوتے ہیں ان مڈل کلاس عورتوں کے۔۔۔ اپنی مصیبت دوسروں کے سر ڈال کر پیسے بٹورنے کی۔۔"

وہ نخوت سے بولتے دوبارہ کتاب پر لگ گئے تھے۔۔۔ جبکہ شگفتہ بیگم کی آنکھوں کے سامنے بار بار وہ آنسوؤں سے بھیگا معصوم چہرا گھوم رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زرہام تم نے مجھے میری ایک غلطی کی اتنی بڑی سزا کیسے دے سکتے ہو۔۔۔میں نے ٹوٹ کر چاہا ہے تمہیں۔۔۔مجھے یہ تصور اندر سے ختم کر دے گا کہ تم کسی اور کے شوہر ہو۔۔

تمہاری زندگی میں میرے علاوہ کوئی اور لڑکی ہے۔۔"

ایشا اس کا ہاتھ پکڑے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔وہ اس وقت ایک ریسٹورنٹ کے پرائیویٹ ایریا میں موجود تھے۔۔۔

وہ اس وقت سر عام ایشا سے نہیں مل سکتا تھا۔۔۔ایشا پچھلے آدھے گھنٹے سے یہی سب بول رہی تھی۔۔۔اور وہ کوفت زدہ سا اسے دیکھ

رہا تھا۔۔۔ شگفتہ بیگم کو نجانے کیا خوف تھا کہ کہیں ان کا بیٹا رودابہ

کے حسن کے جال میں واقعی نہ پھنس جائے۔۔

انہوں نے اسے اپنی قسم دے کر مجبور کرتے ایشا کے ساتھ بھیج دیا

تھا۔۔۔ جبکہ وہ اس وقت ذہنی طور پر بہت زیادہ ڈسٹرب تھا۔۔۔

اسے اچانک سامنے بیٹھی ایشا میں رودابہ کی جھلک دکھائی دینے لگتی

تھی۔۔

وہ اپنے حواسوں پر قابو نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے یار۔۔۔ تم سے آج تک کبھی میں نے ایسے کوئی

وعدے نہیں کیے تھے۔۔۔ تمہیں خود پر تھوڑا اختیار رکھنا

چاہیے۔۔ تم ایک ایسا انسان ڈیزرو کرتی ہو۔۔۔ جو تمہاری اس شدید محبت کے بدلے تم سے محبت کرتا ہو۔۔۔ مجھ جیسا انسان نہیں۔۔۔ جس کے لیے پیار محبت ایک ڈیلنگ سے زیادہ کچھ نہ ہو۔۔۔"

وہ صاف گوئی سے بولا تھا۔۔

ایشا کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔ یہ شخص کسی طور اس کی جذباتی باتوں میں نہیں آتا تھا۔۔

وہ حد سے زیادہ پریکٹیکل تھا۔۔۔

"محبت میں مرضی نہیں چلتی۔۔۔۔ کہ جب جس سے دل چاہے کر لو۔۔۔"

ایمشا کی بات پر زرہام نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسے ایسے لگا تھا جیسے اس کے سامنے وہ روتی کسمساتی لڑکی آن بیٹھی ہو۔۔۔

نظریں اس کی بالوں سے ڈھکی گردن پر جا ٹھہری تھیں۔۔۔۔

"تم ان بالوں کو گردن سے ہٹاتی کیوں نہیں ہو۔۔۔ ہر وقت یہ اس سے لپٹے رہتے ہیں۔۔۔"

اس کے تصور میں اس وقت رودابہ کی سیاہ بالوں سے ڈھکی نازک گردن چھائی ہوئی تھی۔۔

جبکہ اپنی اتنی سیریس بات کے جواب میں۔۔۔اس کی ایسی بات پر ایشا نے حیرت سے اپنی گردن کی جانب دیکھا تھا۔۔اس نے ٹیل پونی کر رکھی تھی۔۔۔اس کے کلرڈ بل کندھوں تک آرہے تھے۔۔۔

ایک بال بھی گردن سے نہیں لپٹا تھا۔۔۔

"زرہام۔۔۔تم کیا بول رہے ہو۔۔۔؟؟"

اس نے کسی احساس کے تحت خفگی سے پوچھا تھا۔۔۔شاید وہ سمجھ گئی تھی۔۔۔

اس کی بات پر زرہام بھی جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔۔اس نے شکر کیا

تھا کہ اس سے کوئی گستاخی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"یہ لڑکی میرے ساتھ کیا کر رہی ہے۔۔۔کیوں میرے حواسوں پر

چھائی رہتی ہے۔۔۔"

وہ دانت پیستے بولا تھا۔۔۔جب اسی لمحے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

رخشندہ کا نمبر دیکھ اس نے کال پک کی تھی۔۔۔ صبح سے وہ کام میں

مصروف تھا۔۔۔

موبائل سائلنٹ پر تھا۔۔۔اس نے کال لاگ چیک نہیں کیا تھا۔۔۔

رخشندہ اس سے دعوت پر نہ آنے کا پوچھ رہی تھی۔۔۔

"میں نے صبح کالز کی تھیں آپ کو۔۔۔ آپ شاید بزی تھے اٹینڈ نہیں کر سکے۔۔۔ آنٹی اور رودابہ سے بات ہوئی تھی۔۔ رودابہ نے کہا کہ آپ دونوں آئیں۔۔۔۔ مگر اب اسے اکیلا دیکھ کر نور اور مریم بار بار آپ کا پوچھ رہی ہیں۔۔۔

صبح سے منتظر تھیں۔۔۔ رودابہ نے کہاں آپ بزی ہیں کام میں۔۔۔ نہیں آپائیں گے۔۔۔

اب بھی منع کر رہی ہے کہ آپ کو کال کر کے ڈسٹرب نہ کروں۔۔۔ آپ کی بیوی کو بہت خیال ہے آپ کا۔۔۔ پر وہ چاچو

کے گھر دعوت ہے تو سب رودابہ سے اکیلے آنے پر بہت سوال کر رہے ہیں۔۔۔

اگر آپ فارغ ہو جائیں تو ایک بار چکر لگا لیجئے گا۔۔۔"

رخشندہ کی بات پر زرہام نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

اسے اس دعوت کی خبر ہی نہیں تھی۔۔۔

"مجھ دس منٹ تک پہنچ جاؤں گا۔۔۔بس ادھر کے لیے ہی نکل رہا ہوں۔۔۔"

اس کی بات سن کر رخشندہ بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ زرہام نے پہلے کال لاگ چیک کیا تھا۔۔

جہاں رخشندہ کے ساتھ ساتھ روادبہ کی مسڈ کالز بھی تھیں۔۔۔ وہ پیشانی مسل کر رہ گیا تھا۔۔۔

اسے اپنے گھر والوں کی عزت کرنے کا حکم دیتے وہ خود اس معاملے میں بہت بڑی لاپرواہی برت گیا تھا۔۔۔ ایشا کے روکنے کے باوجود وہ ضروری کام کا کہتا وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بھابی آپ کو منع کیا تھا۔۔پھر کال کیوں کی آپ نے۔۔۔وہ بزی ہیں۔۔۔ نہیں آسکتے۔۔۔بتایا تو تھا آپ کو۔۔۔"

روودابہ نے رخشندہ کی بات پر خفگی سے کہا تھا۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ شخص نہیں آئے گا۔۔۔جان بوجھ کر آنے کا کہا ہو گا۔۔

"تم بس الٹا سیدھا ہی سوچتی رہنا اس انسان کے بارے میں۔۔۔ اتنے اچھے تو ہیں۔۔۔پتا نہیں کب ان کے بارے میں منفی سوچنا بند کرو گی تم۔۔۔"

رخشندہ نے اسے مصنوعی خفگی سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"تمہارے سسرال سے کسی کو تو آنا ہی چاہیے تھا رودابہ۔۔۔ لگتا ہے تمہارے شوہر اور سسرال میں تمہاری کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔ کم از کم تمہارے شوہر کو تو آنا ہی چاہیے تھا۔۔۔"

وہاں اس وقت اس کے چاچو اور پھوپھو کی فیملیز موجود تھیں۔۔۔ جو صبح سے منتظر تھے کہ زرہام نظامانی یا اس خاندان کے لوگوں سے ملاقات ہو گی۔۔۔ مگر اسے اکیلا دیکھ انہیں اپنی دعوت ضائع جاتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

رودابہ صبح سے سب کے آگے صفائیاں دیتے دیتے تھک گئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی۔۔۔جب باہر گاڑیاں رکنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

"دیکھ لو۔۔۔جس کے نزدیک اہمیت ہے۔۔وہ پہنچ چکا ہے۔۔۔یہ بڑے لوگ ہیں عالیہ۔۔۔ان کے پاس ہماری طرح اتنا فالتو وقت نہیں ہوتا۔۔۔کہ ہر جگہ منہ اٹھائے چل پڑیں۔۔۔"

رخشندہ نے اسے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا اور باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

جہاں سب لوگ زرہام نظامانی کے استقبال کے لیے اٹھ کھڑے

ہوئے تھے۔۔۔یہیں اگر اس کی جگہ کوئی عام انسان ہوتا تو کسی نے

منہ بھی نہیں لگانا تھا۔۔۔۔

رودابہ رخشندہ کے بلانے کی باوجود اندر کمرے میں ہی بیٹھی رہی

تھی۔۔۔

سب سے ملتے اس شخص کی نگاہیں اپنی بیوی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔

یقیناً وہ اس کے ایشا سے ملنے جانے سے واقف تھی۔۔

"آنٹی رودابہ کہاں ہے۔۔؟؟"

جب وہ سامنے نہ آئی تو زرہام نے خود ہی پوچھ لیا تھا۔۔۔

"ناراض ہے آپ سے۔۔۔شاید لیٹ آنے پر۔۔۔"

رخشندہ نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔ جبکہ تہمینہ بیگم اپنی بیٹی کی نادانی پر افسوس میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

"نادان ہے بس۔۔۔یہ بھی کوئی ناراض ہونے والی بات ہے۔۔۔ اس کو بلاؤ زرا۔۔۔ میں ٹھیک کرتی ہوں اسے۔۔۔"

تہمینہ بیگم کو بہت غصہ آیا تھا۔۔

"وہ شروع سے ایسی ہی ہے۔۔۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی کرنے والی اور ناراض ہونے والی۔۔۔سب اس کی اس عادت سے بہت تنگ ہیں۔۔۔"

عالیہ اپنی جیلسی کے ہاتھوں مجبور بول گئی تھی۔۔۔جس پر رخشندہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔۔"

اس نے اندر آتے سلام کیا تھا۔۔۔زرہام نظامانی کی نظریں اس کی جانب اٹھتے واپس پلٹنا بھول گئی تھیں۔۔۔

وہ بے خودی اور استحقاق کے عالم میں اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

اس کو رودابہ کو یوں بے اختیار ہو کر دیکھنا سب نے نوٹ کیا تھا۔۔۔ رودابہ اس کی نگاہوں پر بری طرح سے پزل ہوئی تھی۔۔۔

اس کی آمد پر سب بہت خوش تھے۔۔۔ بہت ہی خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا۔۔

زرہام نظامانی کو تو وہاں ہاتھوں ہاتھ لیا جا رہا تھا۔۔ روادابہ اپنے خاندان والوں کی حرکتیں دیکھ اندر ہی اندر زچ ہو رہی تھی۔۔۔ یہ سب لوگ جان بوجھ کر اس سے تعلقات بڑھانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

ہر انسان کا اپنا ہی مفاد تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ شخص شکل سے جتنا اچھا لگتا تھا اتنا تھا نہیں۔۔۔

"بھابھی مجھے نہیں جانا آج۔۔ پلیز آپ امی سے کہیں نا مجھے رکنے

دیں۔۔۔"

اس نے رخشندہ کا بازو پکڑتے کہا تھا۔۔

"پاگل ہو۔۔۔چپ کر کے شوہر ہے ساتھ جاؤ۔۔۔ کوئی ضرورت

نہیں ہے یہاں رکنے کی ابھی۔۔۔ پھر کبھی آجانا۔۔۔"

رخشندہ نے اس کی ایک بھی سنے بغیر اس کا بازو پکڑا تھا اور باہر

لاتے زرہام کے ساتھ لا کھڑا کیا تھا۔۔۔

"اللہ یہ جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے۔۔۔۔ اور دونوں کے دل ایک

دوسرے کی محبت سے ہمیشہ بھرے رکھے۔۔۔۔۔"

تہمینہ بیگم نے ان دونوں کو دعا دیتے رخصت کیا تھا۔۔۔جب ان سے ملتے ہوئے نجانے روادبہ کو کیا ہوا تھا کہ وہ ان کے گلے لگتی بری طرح سے سسک اٹھی تھی۔۔۔

سب اس کو اس بری طرح سے روتے دیکھ پریشان ہوئے تھے۔۔۔ جس کی وجہ وہاں کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

سوائے زرہام نظامانی کے۔۔۔۔جو لب بھینچے اسے تکے گیا تھا۔۔۔ اس کے چہرے کے تاثرات بالکل سرد ہوئے تھے۔۔۔

"روادبہ۔۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

تہمینہ بیگم نے گھبرا کر پوچھا تھا۔۔اس کا چہرا بہت زیادہ سرخ

تھا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔بس آپ اپنا خیال رکھنا۔۔۔"

وہ ان کو پریشان دیکھ بمشکل مسکرائی تھی۔۔جس پر سب کو یہی لگا

تھا کہ ماں کو چھوڑ کر جانا اس کے لیے تکلیف دہ تھا۔۔۔

اس کے دل پر بنے بوجھ سے کوئی بھی واقف نہیں تھا۔۔

وہ زرہام کے ساتھ گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔۔

گاڑی ڈرائیو کرتے اس کی نگاہیں بار بار روادبہ کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔جو چہرا موڑے گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔

"اگر ایک دو بار کال اٹینڈ نہیں کر سکا تو دوبارہ کال کر لینی چاہئے تھی تمہیں۔۔۔بھابھی کال نہ کرتیں تو مجھے خبر نہ ہوتی اس دعوت کی۔۔۔"

اس نے خود مخاطب کیا تھا۔۔۔

روادبہ نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔سوجی آنکھیں اس پل زرہام کے دل کے تار بری طرح سے چھیڑ گئی تھیں۔۔۔

بنا کوئی جواب دیئے وہ پھر سے نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔۔وہ اس شخص سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"تم مجھے میری باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتی۔۔۔"

اس شخص کو نظر انداز کیا جانا پسند نہیں تھا۔۔۔ایک دم سے اس نے گاڑی کو بریک لگائی تھی۔۔۔

رودابہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں اچھا لگتا آپ سے بات کرنا۔۔۔"

اس کی جانب دیکھنے سے گریزاں وہ جواب دے گئی تھی۔۔۔زرہام ہوٹل سے جلدی میں نکلا تھا۔۔۔

اس کے ساتھ گارڈز کی گاڑیاں نہیں تھیں اس وقت۔۔۔جس بات پر دھیان دیئے بغیر وہ تو رات کے وقت اس سنسان جگہ پر گاڑی روک گیا تھا۔۔۔

"تم میں کچھ زیادہ غرور نہیں ہے۔۔۔؟؟ایسا کیا ہے تم میں۔۔جس کی بناء پر اتنا اکڑتی ہو تم۔۔۔"

زرہام نے اس کی کلائی پکڑی تھی اور اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔یہ لڑکی اس کے حواسوں پر بہت بری طرح سے سوار ہو

چکی تھی۔۔۔وہ ابھی بھی ایشا کے سامنے ظاہر کی جانے والی اپنی بے اختیاری پر شرمندہ تھا۔۔

اس کی گردن پر ابھی بھی بال لپٹے ہوئے تھے۔۔۔نجانے کیوں یہ لڑکی گردن سے اپنے بال نہیں سمیٹتی تھی۔۔۔

زرہام نے اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے اس کے چہرے پر جھلکتے خفگی بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔

"آپ نے کوئی اکڑ باقی چھوڑی کہاں ہے۔۔۔آپ نے میری ذات کے غرور کو اپنے پیروں تلے کچل ڈالا ہے۔۔۔میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

روداب اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔ جبکہ وہ اس کی جانب دیکھتے ہولے سے مسکرایا تھا۔۔

"تمہیں اتنی خوش فہمی کیوں ہے کہ میں تم سے معافی مانگوں گا کبھی۔۔۔۔ تم اتنی اہم نہیں ہو سکتی میرے لیے کبھی۔۔۔ معافی تو میں نے ابھی بھی نہیں مانگی تھی اپنے پچھلے سلوک پر۔۔۔

تم تو میرے جھوٹے محبت کے اقرار پر ہی مان گئی۔۔۔ میں زرہام نظامانی ہوں۔۔۔ میرے لیے کچھ بھی حاصل کرنا مشکل نہیں ہے۔۔۔ تمہاری معافی بھی اور تمہاری محبت بھی۔۔۔

میں جب چاہوں یہ دونوں چیزیں حاصل کر سکتا ہوں۔۔۔ مگر مجھے ابھی طلب نہیں ہے۔۔۔ نہ تمہاری معافی اور نہ محبت کی۔۔۔"

وہ اس کی جانب دیکھتا اس کے گالوں کو نرمی سے چھوتا اسے خود سے دور کر گیا تھا۔۔

اس کی بات پر رودابہ کے لبوں پر زخمی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"یہ دونوں چیزیں آپ کو زندگی میں کبھی نصیب نہیں ہو نگی۔۔۔ یہ وعدہ ہے میرا آپ سے۔۔۔"

رودابہ کی نگاہیں یہ الفاظ ادا کرتے اس شخص کی نگاہوں سے ٹکراتی لرز اٹھی تھیں۔۔۔اس شخص کو یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں رودابہ کو چنگاریاں سی اٹھتی دکھائی دی تھیں۔۔۔

"لگتا ہے تمہیں اپنی موت کا خوف بھی نہیں ہے۔۔۔اس لیے تم اتنی بے خوفی کے ساتھ میرے سامنے کچھ بھی بول جاتی ہو۔۔۔"

اس کی آنکھوں کی رنگت سرخ تھی۔۔۔وہ اسے بری طرح سے غصہ دلا گئی تھی۔۔۔

"جو ہر روز اپنی موت کی دعا کرتی ہو۔۔۔ اسے موت سے کیونکر ڈر لگے گا۔۔۔ بس ایک بار اپنے بھائی کے قاتل کو اپنی آنکھوں کے سامنے سزا پاتے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔ یہ میری زندگی کی ایک اکلوتی خواہش ہے اب۔۔۔"

وہ مسکرا رہی تھی۔۔ مگر یہ مسکراہٹ بہت عجیب تھی۔۔۔ درد اور اذیت سے بھری ہوئی۔۔۔۔

زرہام اس کے الفاظ پر ساکت نگاہوں سے اسے تکے گیا تھا۔ اس کے الفاظ پر دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ کر مسل دیا تھا۔۔۔

وہ کچھ لمحوں کے لیے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا تھا۔۔ آنکھوں کے ساتھ ساتھ دل بھی جلنے لگا تھا۔۔۔

"میں یہ بھی جانتی ہوں۔۔۔ کہ میرے مرنے پر دنیا کا سب سے خوش انسان آغاز رہام نظامانی ہی ہو گا۔۔۔"

وہ پھر سے مسکرائی تھی۔۔۔۔ زرہام کا صبر جواب دے گیا تھا۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔ بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔ اس کے بعد اگر ایسی فضول بات کی تو میں ابھی اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دبا دوں گا۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔رودابہ کو اس لمحے اس کی آنکھوں میں خون اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ کچھ سیکنڈز کے لیے نگاہیں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔کیا اس شخص کو اس سے فرق پڑتا تھا۔۔۔اس لمحے اسے دیکھ کر ایسا ہی لگ رہا تھا۔۔۔مگر رودابہ کسی بھی فریب میں نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ زرہام گاڑی سٹارٹ کرتا جب اچانک ایک گاڑی ان کے سامنے آن رکی تھی۔۔۔

زرہام نے جلدی سے گاڑی سٹارٹ کرتے وہاں سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر سامنے والی گاڑی سے دو افراد نکل کر رودابہ پر بندوق تان گئے تھے۔۔۔ اگر وہ گاڑی چلاتا تو رودابہ کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔۔۔

اس نے گاڑی وہیں روک دی تھی۔۔۔ اور تیزی سے گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ لوگ رودابہ کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔ جو ساکت نگاہوں سے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"تمہیں جو بھی چاہیے مجھ سے بات کرو۔۔۔ خبر دار جو میری بیوی کو ہاتھ بھی لگایا تو۔۔۔"

وہ رودابہ کی سائیڈ کا دروازہ کھول چکے تھے۔۔۔ ان کا ارادہ رودابہ کو اغوا کرنے کا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ رودابہ کو ہاتھ لگا پاتے۔۔ ان کے ہاتھ میں موجود ہتھیار کی پرواہ کیے بغیر زرہام ان کو دور دھکیلتا رودابہ تک پہنچا تھا۔۔ اور اسے گاڑی سے باہر نکالتے اپنے حصار میں قید کر گیا تھا۔۔

رودابہ نے حیرت و بے یقینی بھری نگاہوں سے اس شخص کا یہ انداز

دیکھا تھا۔۔۔ وہ کیسے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اسے بچا رہا تھا۔۔۔

وہ اس پل سکتے میں آگئی تھی۔۔۔

جب اس شخص نے اسے قیمتی متاع کی طرح اپنے حصار میں قید کر لیا

تھا۔۔۔

"اگر اپنی زندگی کی پرواہ ہے۔۔۔ تو اس لڑکی کو ہمارے حوالے کر

دو۔۔۔"

انہوں نے زرہام پر بندوق تانتے کہا تھا۔۔۔

رودابہ اس دھمکی پر لرز اٹھی تھی۔ اسے لگا تھا یہ شخص ابھی اسے

ان لوگوں کے حوالے کر کے اپنی جان بچالے گا۔۔ اس کے لیے

تو وہ ویسے بھی وقتی مہرا ہی تھی۔۔۔ جسے وہ اپنے فائدے کے لیے

استعمال بھی کر چکا تھا۔۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔"

زرہام ان پر دھاڑا تھا۔۔ اسے احساس ہوا تھا کہ گارڈز کے بغیر اور بنا

کسی ہتھیار کے اس لڑکی کے ساتھ یوں سنسان جگہ پر رک کر اس

نے بہت بڑی غلطی کر دی تھی۔۔

مگر وہ کیا کرتا۔۔۔اس لڑکی نے بری طرح سے اس کے حواسوں پر اپنا قبضہ جمار کھا تھا۔۔

اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جیسے ختم ہو گئی تھی۔

زرہام انہیں رودابہ کی جانب دیکھنے بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔جب اسی لمحے ان لوگوں نے زرہام کو خوف زدہ کرنے اور رودابہ کو اس سے چھیننے کی خاطر اس پر گولی چلادی تھی۔۔۔

گولی جان سے مارنے کے لیے نہیں تھی۔۔صرف خوفزدہ کرنے کے لیے اس کے بازو پر ماری گئی تھی۔۔۔۔

رودابہ کے لبوں سے بے ساختہ چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔ گولی کی آواز پر وہ مارے خوف کے لرز اٹھی تھی۔۔۔ اس نے سر اٹھا کر زرہام کو دیکھا تھا۔۔ جسے گولی لگی تھی۔۔

اسے لگا تھا اب تو یہ شخص اسے ان کے حوالے کر دے گا۔۔۔ وہ گولی چلا چکے تھے۔۔ اسے جان سے بھی مار سکتے تھے۔۔۔

ان لوگوں کو بھی لگا تھا کہ وہ اس لڑکی کو چھوڑ دے گا۔۔۔ مگر زرہام نظامانی نے اسے مزید مضبوط سے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

"میرے ہوتے ہوئے کسی کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دوں گا اپنی بیوی کو۔۔۔"

اس کے الفاظ پر رودابہ پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔ عجیب جنونی انداز تھا اس کا۔۔۔ رودابہ کے لیے۔۔۔

اسی لمحے پولیس کی گاڑی کا سائرن بجا تھا۔ وہ لوگ انہیں دھمکیاں دیتے تیزی سے وہاں سے بھاگ گئے تھے۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ کو گولی لگی ہے۔۔۔"

رودابہ خوف سے رو دی تھی۔۔۔ اسے یاد آیا تھا شمریز کا خون میں لت پت وجود۔۔۔ وہ بری طرح سے سہم گئی تھی۔۔۔

اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔ زرہام نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس کے لیے رو رہی تھی۔۔۔

اس کے بازو کو پکڑتے وہ اپنا دوپٹہ پھاڑتی اس کے اوپر باندھ گئی تھی۔۔۔اس کے بازو سے بہت زیادہ خون نکل رہا تھا۔۔

"ریلیکس میں ٹھیک ہوں۔۔۔کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔"

زرہام نے اس کے کانپتے وجود کو اپنے بازو کے حصار میں قید کرتے کہا تھا۔۔

اس کے گارڈز اور باقی سب بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔۔

"سر آپ کا بہت خون بہہ رہا ہے۔۔۔آپ پہلے ہاسپٹل چلیں پلیز۔۔۔۔"

یوسف تیزی سے اس کے پاس آتے تشویش بھرے انداز میں بھولا تھا۔۔۔ جبکہ زرہام کی نظریں خوف سے کانپتی رودابہ پر ٹھہر گئی تھیں۔۔ یہ بات وہ دونوں جانتے تھے کہ یہ حملہ اس پر نہیں رودابہ پر کیا گیا تھا۔۔۔

اس کی نہیں رودابہ کی جان خطرے میں تھی۔۔۔ ایسا کون تھا جو اسے مارنا چاہتا تھا۔۔۔

زرہام کی پیشانی پر شکنوں کا جال بن گیا تھا۔۔ اس لڑکی کی کہانی کا ولن صرف وہی تھا۔ پھر کیسے کوئی اور اسے تکلیف پہنچانے کی کوشش کر سکتا تھا۔۔۔

وہاں سب کو یہی لگ رہا تھا کہ یہ حملہ زرہام نظامانی پر ہوا ہے۔۔۔ مگر وہ دونوں اصل بات سے واقف تھے۔۔۔ زرہام نے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔

"بی بی کو پہلے صحیح سلامت گھر پہنچانا ہے۔۔۔ اس کے بعد میں جاؤں گا۔۔۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا تھا۔ جس پر یوسف اور باقی سب خاموشی سے پیچھے ہٹ گئے تھے۔۔ رودابہ نے نگاہیں موڑ کر اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ آج پھر سے اس کی جان بچانے کا سبب بنا تھا۔۔ایک طرف اس پر ستم ڈھاتا تھا تو دوسری طرف مہربان بھی بن جاتا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

"آپ کو ہاسپٹل جانا چاہیے۔۔میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی پلیز۔۔۔۔"

رودابہ نے اسے منع کیا تھا۔۔جس پر زرہام کی نظریں اس پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔

وہ خوفزدہ تھی۔۔۔وہ جانتی تھی اس کو ختم کر دیا جانا تھا۔۔۔اس کی

زندگی ان لوگوں کے لیے بہت سستی تھی۔۔۔مگر وہ اپنی زندگی

کا آخری مقصد پورا ہونے سے پہلے مرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"ابھی زمہ داری ہو تم میری۔۔۔ایسے نہیں چھوڑ سکتا۔۔"

زرہام نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔رودابہ نے اس

شخص کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔جن میں اس وقت وحشت نا کی

واضح تھی۔۔۔کیا وہ واقعی بے خبر تھا اس حملے سے۔۔۔

اس کے دیکھنے پر رودابہ نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے تم پر یہ حملہ کروا کر تمہیں مروانے کی کوشش میں نے کی ہے۔۔۔۔"

اس کے قریب جھکتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔اس کی گرم سانسیں رودابہ کے چہرے کو چھونے لگی تھیں۔۔

اس کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔

"ہو بھی سکتا ہے۔۔ مجھ سے اب مقصد پورا ہو گیا ہے۔۔ مجھ مروا کر ایشا سے شادی کرنا آسان ہو جائے گا آپ کے لیے۔۔۔"

یہ بات کرتے اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گال پر گرا تھا۔۔۔جب اگلے لمحے اس کی جان نکل گئی تھی۔۔۔

وہ اس کے قریب تر ہوتا اس کے گالوں سے لڑھکا آنسو اپنے ہونٹوں پر چن گیا تھا۔۔۔رودابہ اس کی اس گستاخی پر کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اس کا لمس بہت شدت بھرا تھا۔۔۔کچھ باور کرواتا ہوا۔۔۔

اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"ایشا سے شادی کرنا میرے لیے اب بھی مشکل نہیں ہے۔۔۔ تمہارا مرنا ضروری نہیں ہے اس کے لیے۔۔۔میں تمہارا دشمن

ضرور ہو سکتا ہوں۔۔ مگر تمہاری زندگی کا نہیں۔۔۔ تمہیں زندہ دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ تب ہی تو ہرانے میں مزا آئے گا۔۔۔"

اس کے گلابی گداز گال کو اپنے ہاتھ کی پشت سے چھوتے اس نے کہا تھا۔۔۔

رودابہ کی گھنیری پلکیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ ان آنکھوں میں عجیب سا جنون تھا۔۔۔

نفرت کہیں نہیں تھی۔۔۔

"مجھے بچا کر بہت غلطی کر دی آپ نے ایک بار پھر سے۔۔۔ میرے ہاتھوں ہارنے کے بعد بہت پچھتاوا ہو گا آپ کو۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں واضح چیلنج تھا۔۔۔وہ اس انسان کے احسانوں

کے بوجھ سے نکلنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اتنا ہی زیادہ دبتی جا رہی تھی۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا

کرے۔۔

وہ شدید غصے کا شکار تھی۔۔۔۔زرہام نے کچھ دیر اس کے چہرے

کے بدلتے رنگوں کو دیکھا تھا۔۔۔۔

پھر دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔۔۔

"دیکھتے ہیں۔۔کس کی جیت ہوتی ہے۔۔۔اور کس کی ہار۔۔۔۔۔"

وہ بھی تیار تھا اس جنگ کے لیے۔۔۔ رودابہ کو اس شخص کی

آنکھوں سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔

جو ایک بھرپور نگاہ اس پر ڈالتا گاڑی کا دروازہ بند کر گیا تھا۔۔

وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔ اس کے برابر میں بیٹھا یوسف

گاڑی چلا رہا تھا۔۔ اس کی نظریں روڈ پر تھیں۔۔۔ جبکہ رودابہ کی

نظریں زرہام نظامانی کے چوڑے کندھے پر تھیں۔۔

اس کے بازو پر رودابہ کا دوپٹہ بندھا تھا۔۔۔ اور اس کے دوسرے

ہاتھ میں سیگریٹ تھا۔۔۔ جسے وہ پی رہا تھا۔۔۔

اور اپنے اندر کا اضطراب باہر نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

آغا مینشن کے سامنے گاڑی رکی تھی۔۔۔وہ باہر نکلا تھا۔۔۔اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔روادبہ باہر نکلی تھی۔۔۔۔

نظر اس کے زرد پڑتے چہرے پر اٹھی تھیں۔۔۔افعان مین گیٹ سے باہر نکلتا پریشانی کے عالم میں اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

"بھائی گھر میں سب بہت پریشان ہیں۔۔انہیں یہی پتا ہے کہ آپ ہاسپٹل چلے گئے ہیں۔۔"

افعان کو اس نے روادبہ کو لے جانے کا کہا تھا۔۔یہ بتانے سے منع کیا تھا کہ وہ بھی ساتھ ہے۔۔۔

"بھابھی کو اندر لے کر جاؤ۔۔"

اس نے افغان کی بات نظر انداز کرتے اسے رودابہ کو باحفاظت اندر لے جانے کو کہا تھا۔۔۔

رودابہ نے اس کے ساتھ ہاسپٹل جانے کی بات نہیں کی تھی۔۔۔۔

نہ زرہام نے اسے ساتھ آنے کو کہا تھا۔۔۔اس لڑکی نے اس جذباتی لمحے کے بعد اس کے لیے فکر ظاہر نہیں کی تھی۔۔۔

یا وہ اپنی جذبات کو اپنے اندر چھپانا چاہتی تھی۔۔۔یا واقعی اس کی طرف سے کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔

وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔بنا اس کی جانب دیکھے بنا پلٹے۔۔۔وہ گہرا سانس خارج کرتا گاڑی میں آن بیٹھا تھا۔۔۔۔

افعان اس کے ساتھ جانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اس کے انکار پر منہ بناتا

رودابہ کے پیچھے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

گاڑی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔ اور اس شخص کی آنکھوں کی سرخی

مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے فون پر کسی کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

"ان لوگوں کو ڈھونڈواور پتا لگواؤ کہ انہیں وہاں بھیجنے والا کون

تھا۔۔ جتنا جلدی ہو سکے مجھے اس بارے میں معلومات چاہیے۔۔۔

میں دوبارہ ایسا موقع نہیں آنے دے سکتا۔۔۔"

اس نے اپنے خاص آدمی کو حکم دیا تھا۔۔۔ کون تھا وہ انسان کو اتنی بار رودابہ کو مروانے کی کوشش کر چکا تھا۔۔۔

کیوں اور کیا وجہ تھی رودابہ کو مروانے کے پیچھے۔۔۔ اس کے دماغ میں اس وقت یہی چل رہا تھا۔۔۔۔

کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں۔۔ چوڑی کشادہ پیشانی پر شکنیں واضح تھیں۔۔۔۔

آنکھوں کے سامنے بار بار وہ روتا ہوا معصوم چہرا آن ٹھہر تا تھا۔۔

وہ اس کے لیے روئی تھی۔۔۔یا وہ صرف وقتہ خوف تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔اس نے ایک نظر بازو پر بندھے دوپٹے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اور پھر سر سیٹ کی پشت سے ٹکا گیا تھا۔۔۔۔اس کا دل و دماغ دو حصوں میں بٹ چکے تھے۔۔۔

جب تک وہ خود اس لڑکی کو تکلیف پہنچاتا آیا تھا تو اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔ مگر اب جب اسے کسی اور کی جانب سے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی جا رہی تھی تو وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رودابہ نے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔

وہاں آغا مینشن میں اس وقت سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔زرہام نے کسی کو بھی ہاسپٹل جانے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔جس کی اس وقت سب سے زیادہ طلب محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اس نے ساتھ آنے کی بات ہی نہیں کی تھی۔۔۔

"بھابھی۔۔۔۔"

رائنہ کی پکار پر سب کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ ایشا بھی اس وقت وہاں موجود تھی۔۔۔

رودابہ کو دیکھ شگفتہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھتے اس کی طرف بڑھی تھیں۔۔۔ ان کے انداز میں غصہ اور نفرت واضح تھی۔۔۔ اس سے پہلے کے کوئی کچھ سمجھ پاتا۔۔۔

ان کا ہاتھ پوری قوت سے اٹھا تھا اور رودابہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔ سب نے ساکت نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔ ان کا تھپڑ اتنا زور دار تھا کہ وہ اپنی جگہ لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

اس نے گال پر ہاتھ رکھتے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ بولی کچھ نہیں تھی۔۔۔

"میرے بیٹے کو مروانا چاہتی ہو نا تم۔۔۔ تم نے کیا ہے نا یہ سب۔۔۔ اپنے بھائی کو بدلہ تم اس طرح سے لینا چاہتی ہو۔۔۔ صبح تم نے مجھے یہی بولا تھا نا۔۔۔ میرے اکلوتے بیٹے کو مجھ سے چھیننا چاہتی ہو نا تم۔۔۔

تم چاہتی ہو مجھے بھی ویسا ہی دکھ ملے جو تمہاری ماں کو ملا۔۔۔"

شگفتہ بیگم نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے روتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔ رودابہ کی آنکھوں میں بھی نمی تھی۔۔۔

"مام پلیز۔۔۔"

افغان نے ماں کو سنبھالا تھا۔۔۔

"میں ایسا نہیں چاہتی۔۔۔ہاں نفرت ضرور کرتی ہوں میں آپ کے بیٹے سے۔۔۔ مگر نہ کبھی اسے مرنے کی بد دعا دی ہے نہ دوں گی۔۔۔اور یہ جان لیوا حملہ آپ کے بیٹے پر نہیں کیا گیا تھا۔۔۔مجھے مارنے آئے تھے وہ لوگ۔۔

آپ کا بیٹا مجھ بچانے خود بیچ میں آیا ہے۔۔۔مجھے بھی آپ کے بیٹے کا احسان نہیں چاہیے۔۔ آپ ان سے کہہ دیں اگلی بار وہ ایسا نہ کریں۔۔۔"

رودابہ کی بات پر سب شا کی نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

زرہام نے اس لڑکی کو بچانے کے لیے اپنی زندگی خطرے میں ڈالی تھی۔۔۔جو اس کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی۔۔۔

رودابہ وہاں رکی نہیں تھی۔۔۔اپنی بات کہتے وہ کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ وہاں کھڑے ہر شخص کے چہرے پر بے یقینی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ایشا نے غصے بھری نگاہوں سے تمنا کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں نے کہا ہے تم سے۔۔۔وہ محبت کرنے لگا ہے اس سے۔۔۔بے وقوف بنا رہا ہے سب کو۔۔۔۔"

ایشا کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔ نصیر صاحب خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

"یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔ زرہام اس کی خاطر اپنی زندگی خطرے میں کیوں ڈالے گا۔۔"

شگفتہ بیگم ماننے سے ہی انکاری تھیں۔۔۔ مگر اندر ہی اندر انہیں بھی کچھ کھٹکنے لگا تھا۔۔۔

آغ زرہام نظامانی نے اصل میں کھیل کھیلا کس کے ساتھ تھا۔۔۔ روداب کے ساتھ۔۔۔ ان سب کے ساتھ۔۔۔ یا پھر اپنے ساتھ۔۔۔

رودابہ کمرے میں آتے وہیں دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

اس کا دل اتنا بے چین کیوں ہو رہا تھا اس انسان کے لے۔۔۔وہ کیوں اسکی تکلیف پر تکلیف محسوس کر رہی تھی۔۔

"آغا زرہام نظامانی تم خود کو کیا سمجھتے ہو۔۔۔چاہتے کیا ہو تم۔۔۔ میری زندگی کو مزید مشکل کر دیا ہے تم نے۔۔اگر مجھ مہرا بنا کر صرف استعمال ہی کرنا تھا۔۔۔یہ شادی تمہاری سازش کا ایک حصہ ہی تھی تو پھر کیوں اس طرح سے مجھ پر اپنا اثر چھوڑ رہے ہو۔۔۔

کیوں میرے دل کو اپنی جانب مائل کر رہے ہو۔۔۔اب یہ کونسا کھیل ہے تمہارا۔۔اگر تم یہ سب کسی سازش کے تحت جان بوجھ کر۔۔۔کر رہے ہو۔۔۔تو تم دنیا کے سب سے ظالم اور بے رحم انسان ہو۔۔۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اس سے لڑ رہی تھی۔۔۔۔اس کے دل کو کسی بھی صورت سکون نہیں تھا۔۔

اسی لمحے اس کا فون بجا تھا۔۔۔رخشندہ کا فون دیکھ اس نے اپنے آنسو کیے تھے۔۔۔۔

"جی بھابھی۔۔۔۔"

اس نے اپنے لہجے کو نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔وہ بھی نیوز پر اس حملے کی خبر سن چکی تھیں۔۔۔۔

اسی کے بارے میں پریشان ہو کر پوچھ رہی تھیں۔۔۔اس نے مختصر اًبتادیا تھا۔۔۔یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ اسے مارنے آئے تھے۔۔۔

وہ انہیں پریشان نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔

"تمہارا شوہر ہاسپٹل میں ہے۔۔۔تم ساتھ کیوں نہیں گئی۔۔۔؟"

رخشندہ نے خفگی سے پوچھا تھا۔۔۔

"میں کیوں جاتی ساتھ۔۔۔اس کے گھر والوں کو جانا چاہیے

تھا۔۔۔"

اس نے بھیگے لہجے میں کہا تھا۔۔۔وہ غصہ تھی اس شخص پر۔۔۔

بہت زیادہ غصہ۔۔۔

"تم گھر والی ہو ان کی۔۔۔تمہیں پہلے جانا چاہیے۔۔۔تمہارا فرض

بنتا ہے سب سے پہلے۔۔۔"

رخشندہ کو اس پر غصہ آیا تھا۔۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔پلیز آپ مجھے مزید پریشان مت کریں۔۔مجھے

اس انسان کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"

وہ رخشندہ کی پوری بات سنے بغیر کال کاٹ گئی تھی۔۔۔رخشندہ اس کا رونا نوٹ کر چکی تھی۔۔۔

"یا اللہ جی۔۔ہدایت دیں اس لڑکی کو۔۔۔۔"

رخشندہ کو اس کی فکر ہوئی تھی۔۔۔۔

"جب وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر ہی نہیں گیا تو میں کیوں جاتی۔۔"

ایسے ہی ٹھنڈ میں زمین پر بیٹھتی وہ گھٹنوں میں چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔

شگفتہ بیگم کا مارا تھپڑ اس کے گلابی گال پر واضح طور پر ثبت تھا۔۔۔

مگر اسے اس گھر کے کسی فرد کی بات کی پرواہ نہیں تھی اب۔۔۔۔

یہ سب لوگ اس کے نزدیک اہمیت نہیں رکھتے تھے۔۔۔

مگر وہ ایک شخص۔۔۔۔وہ اس کی جانب سے بھی ایسے ہی لاپرواہ ہونا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ہو نہیں پا رہی تھی۔۔۔

نجانے کتنا اسے ایسے ہی بیٹھے گزر گیا تھا۔۔جب اس کا موبائل بجا تھا۔

اسے یہی لگا تھا کہ رخشندہ کی کال ہے پھر۔۔۔۔نام پر دھیان دیئے بغیر اس نے کال پک کی تھی۔۔۔

"بھابی آپ سے کہا نا مجھے نہیں پرواہ اس شخص کی۔۔۔نہ مجھے اس کے پاس جانا ہے۔۔۔"

وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔جب دوسری جانب سے سنائی دیتی بھاری بوجھل سانسوں پر اس نے فون کان سے ہٹاتے سکرین کو گھورا تھا۔۔۔

زرہام کی کال تھی۔۔اس کے ہاتھ میں فون لرز گیا تھا۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔؟؟"

بہت نرمی سے پوچھا گیا تھا۔۔۔ رودابہ بے چینی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔ گولی اسے لگی تھی۔۔۔ مگر یہ شخص پوچھ اس سے رہا تھا۔۔

"ہاں۔۔مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔؟؟"

وہ اپنی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش نہیں آنے دینا چاہتی تھی۔۔۔

"میرا زخم زیادہ گہرا نہیں تھا۔۔۔۔ بینڈیج ہو گئی ہے۔۔۔ مگر ڈاکٹرز کا کہنا ہے مجھے آج ہاسپٹل میں ہی رہنا ہو گا۔۔۔۔"

اس نے اس کی شہرت دریافت نہیں کی تھی۔۔وہ خود بتا رہا تھا۔۔

رودابہ اپنے آنسوؤں کو دبانے کی کوشش کرتی کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔

"روداب۔۔۔۔"

اس کی بھاری گھمبیر آواز روداب کی سماعتوں میں ٹکراتیں اس کی سانسوں کو تیز کر گئی تھی۔۔۔

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔میں تمہیں کبھی کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔"

وہ اسے کہہ رہا تھا یا اپنے آپ کو باور کروا رہا تھا۔۔

"سوشل میڈیا پر ایک بار پھر سے آپ کے نام کی دھوم مچ گئی ہے آغا صاحب۔۔۔ ایک گولی کھا کر ہیرو بن گئے ہیں پھر سے۔۔۔ اچھی پلاننگ تھی ویسے۔۔۔ مگر اب میں آپ کی کسی سازش کا حصہ نہیں بنوں گی۔۔۔

آپ دنیا کے آخری انسان ہونگے جس پر اعتبار کروں گی میں۔۔۔"

وہ اس واقع کا مجرم اسے ٹھہرا رہی تھی۔۔ شاید وہ جانتی تھی کہ اس شخص نے کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے جان بوجھ کر اذیت دینے کی خاطر اسے مجرم ٹھہرا رہی تھی۔۔

جنگ دونوں طرف سے لڑی جا رہی تھی تو وہ اکیلے اذیت کیوں برداشت کرتی۔۔۔

"تمہارا کہنا ہے میں نے ہیرو بننے کے لیے وہ حملہ خود کروایا ہے۔۔۔"

وہ ہنسا تھا۔۔۔ عجیب سی ہنسی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ زرہام نظامانی گارڈز کے بغیر نکلے۔۔"

وہ ہر طرف سے سوچ رہی تھی۔۔۔ وہ اس پر اعتبار نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کا سنسان جگہ پر گاڑی روکنا اور پھر وہ سب ہوں ا۔۔۔۔ یہ کیسے اتفاق ہو سکتا تھا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں تمہیں مروانا چاہتا ہوں۔۔؟؟"

وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

"لگتا نہیں ہے یقین ہے۔۔۔ اس واقع کے بعد آپ دنیا کے سامنے ہیرو بنے ہونگے۔۔۔ مگر میرے دل میں آپ کے لیے نفرت مزید بڑھ گئی ہے۔۔۔۔ مجھے آپ کی قطعاً کوئی فکر نہیں ہے۔۔

میری طرف سے ایک رات کیا۔۔ ساری زندگی ہاسپٹل میں رہیں۔۔"

وہ غصے سے کہتی کال کاٹ گئی تھی۔۔ موبائل آف کرتے اس نے ٹیبل پر پٹخ دیا تھا۔۔۔۔

وہ اس شخص کو اتنا سب کچھ بول تو گئی تھی۔۔۔۔ مگر اس کے آنکھوں میں اس وقت صرف اذیت تھی۔۔۔۔ آنسو تھے۔۔۔

اور ان لمحوں کے مناظر تھے۔۔ جس میں اس شخص نے اسے ہاتھ تک نہیں لگنے دیا تھا کسی کا۔۔ اس کے ہر انداز میں جنون اور بے قراری وہ صاف دیکھ سکتی تھی۔۔

"مجھے تم سے نفرت ہے اور ہمیشہ رہے گی۔۔ تم مجھے استعمال کر رہے ہو اپنی خاندان کو بچانے کے لیے۔۔۔میں تمہیں استعمال کروں گی اپنے بھائی کے قاتل کو سزا دلوانے کے لیے۔۔۔

اور پھر اس کے بعد ہم دونوں کی راہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہو جائیں گی۔۔۔۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔۔جب اس کی آنکھوں کے کناروں سے آنسو لڑھک گئے تھے۔۔۔۔اس کے اندر بے سکونی سی گھلی ہوئی تھی۔۔۔۔ نظریں بار بار خالی بیڈ کی طرف جا رہی تھیں۔۔

پھر ٹیبل پر پڑے فون کو گھورا تھا۔۔۔اس شخص کی آواز میں بات کرتے ہوئے درد کو احساس واضح تھا۔۔۔

یقیناً وہ تکلیف میں ہو گا۔۔اس نے خیریت نہیں پوچھی تھی ایک بار بھی۔۔۔

"مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔"

اس نے خود کو یقین دلایا تھا۔۔۔پورے وجود میں جیسے تھکن سی طاری ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے کارپٹ پر اپنا بستر بچھایا تھا۔۔۔ مگر وہ بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہلتی رہی تھی۔۔۔۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔

اسے بہت سخت پیاس لگی تھی۔۔۔۔پانی لینے کی خاطر وہ کمرے سے نکلی تھی۔۔۔جب باہر پورے گھر کی لائٹس اب بھی آن تھیں۔۔۔وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔جب اسے لاؤنج سے آوازیں آتی سنائی دی تھیں۔۔۔

نیچے آتے اس نے دروازے سے اندر جھانکا تھا۔۔۔جب سامنے ہی وہ بیٹھا دکھائی دیا تھا۔۔۔۔اس کے بازو پر سفید پٹی بندھی

تھی۔۔۔ جبکہ دوسرے بازو سے اس نے شگفتہ بیگم کو اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔۔۔

جو اس کے کندھے پر سر رکھے بار بار اس کے چہرے کو دیکھتے چوم رہی تھیں۔۔۔

اس ماں کے ہر ہر انداز میں سکون اور اطمینان واضح تھا۔۔۔

رودابہ کے دل سے بے اختیار اس ماں کی خوشی سدا ایسے ہی سلامت رہنے کی دعا نکلی تھی۔۔۔ وہ پورا خاندان وہاں جمع تھا۔۔۔

خوشیاں اور قہقہے گونج رہے تھے۔۔۔وہاں کسی کی کمی نہیں تھی۔۔۔ایشا بھی اسے وہیں ایک جانب بیٹھی نظر آئی تھی۔۔۔

روداب بنا آواز پیدا کیے خاموشی سے پلٹ گئی تھی۔۔۔

مگر ایک شخص تھا جو اس کی اس خاموش آہٹ کو محسوس کر چکا تھا۔۔۔

اس کی نگاہوں نے وہ آنچل دروازے سے مڑتے دیکھ لیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔

"زرہام مجھے اس لڑکی کی موجودگی برداشت نہیں ہے۔۔۔اسے جلدی سے فارغ کریں۔۔۔جب سے اس نے اپنا منحوس قدم

ہمارے گھر میں رکھا ہے۔۔تب سے مصیبتوں نے اس گھر کا رخ ہی کر لیا ہے۔۔"

شگفتہ بیگم نے نخوت بھرے انداز میں کہا تھا۔اور ساتھ ہی اس پر ہاتھ اٹھانے کا بھی بتا دیا تھا۔۔۔

ان کی بات پر زرہام کے چہرے پر غضبناک تاثرات پھیل گئے تھے۔۔۔

"آپ نے اس پر ہاتھ کیوں اٹھایا ہے۔۔۔؟"

اس کی آواز لاونج میں ایسے گرجی تھی کہ ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

شگفتہ بیگم نے بھی بے یقینی سے بیٹے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ آج سے پہلے اس نے ان سے ایسے بات نہیں کی تھی۔۔۔۔

"میں اس وقت غصے میں تھی۔۔۔۔مجھے لگا اس کی وجہ سے سب۔۔۔۔"

ان کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئیں تھی کہ وہ کاٹ گیا تھا۔۔۔

"میں آخری بار آپ سب کو بتا رہا ہوں۔۔۔ اگر دوبارہ آپ میں سے کسی کی طرف سے اسے زرا سی تکلیف بھی پہنچی۔۔۔ تو میں معاف نہیں کروں گا۔۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔وہ لڑکی بہت زیادہ اہم ہو گئی ہے تمہیں۔۔۔؟؟ہم سے بھی زیادہ۔۔۔ کہ تم اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اس کی جان بچا رہے ہو۔۔اس کو ایک زرا سا تھپڑ لگنے پر تمہارا یہ پاگل پن۔۔۔

کہیں محبت تو نہیں کر بیٹھے اس سے۔۔۔۔ آغا زرہام نظامانی اعصاب کا اتنا کمزور نکلے گا مجھے اندازنہیں تھا۔۔۔ایک معمولی سی لڑکی کے حسن نے گھائل کر دیا تمہیں۔۔۔"

نصیر صاحب کے سنگین الفاظ پر اس کے اٹھتے قدم وہیں رک گئے تھے۔۔۔

گھر کے باقی سب افراد کی نظریں بھی اسی پر تھیں۔۔۔وہ رکا تھا اور پلٹ کر انہیں دیکھا تھا۔۔۔

"پاگل پن۔۔۔۔؟؟ آپ کو لگتا ہے میرا پاگل پن ایسا ہو گا۔۔۔۔ محبت کا نام مت لیں۔۔۔یہ تو ابھی نفرت ہے۔۔۔اور نفرت کرنے کے بھی میرے کچھ اصول ہیں۔۔۔۔جن سے باہر نکلنے کی اجازت میں کسی کو نہیں دوں گا۔۔

اگر مجھے ہو گئی تو پھر تو قیامت آجانی ہے۔۔۔بس دعا کریں آپ۔۔۔وہ قیامت نہ ہی آئے۔۔۔ورنہ سب کچھ برباد ہو جاہے گا۔۔۔۔"

اس نے ایک سلگتی نظر وہاں بیٹھے ہر انسان پر ڈالی تھی۔۔ ااور آخر میں ایشا پر رک گئی تھیں۔۔۔

"آج کا حملہ جس نے بھی کروایا ہے۔۔۔ میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔"

اس کے انداز میں شعلوں کی سی لپک تھی۔۔ وہ اپنی بات مکمل کرتا آخر میں نصیر صاحب کو دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔ رحیم صاحب کی نظریں بڑے بھائی کی جانب گئی تھیں۔۔

جن کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ انہیں بیٹے کی باتیں بے انتہا ناگوار گزری تھیں۔۔۔۔ ابھی کوئی بہت بڑا طوفان آنا تھا۔۔۔۔ جس نے بہت کچھ بدل دینا تھا۔۔۔

تمنا نے نظریں موڑ کر بہن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔؟؟"

ایشا اس کے دیکھنے پر خفگی سے بولتی وہاں سے اٹھنے لگی تھی۔۔۔

جب تمنا نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔۔۔

"بات سنو۔۔۔۔ کہیں اس حملے کے پیچھے تم تو نہیں ہو۔۔۔؟؟ غلطی سے بھی ایسا مت کرنا۔۔۔۔ ورنہ ساری زندگی جیل کی

سلاخوں کے پیچھے سڑنا پڑے گا۔۔۔میں بھی نہیں بچا پاؤں گی تمہیں۔۔۔۔"

تمنا کی آواز بہت آہستہ تھی۔۔۔ مگر گہری نگاہیں ایشا کے چہرے کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔

"آپی میں ایسا کیوں کروں گی۔۔۔ اتنی بے وقوف نہیں ہوں۔۔۔"

ایشا نے اس کی جانب خفگی سے دیکھا تھا اور وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

تمنا کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ روم میں داخل ہوتا دروازہ بند کر گیا تھا۔۔۔ کمرے کی لائٹس آف تھیں۔۔۔۔

زرہام نے ہاتھ بڑھا کر لائٹس آن کی تھیں۔۔ کمرہ ایک دم سے روشنیوں میں نہا گیا تھا۔۔۔

وہ سامنے ہی اپنی مخصوص جگہ پر لیٹی کمبل سر تک اوڑھے خود کو سوتا ہوا ظاہر کرتے اس بات سے بے خبر تھی کہ وہ اسے ییچے دیکھ چکا تھا۔۔

آنکھیں میچے وہ اس کے قدموں کی چاپ سن رہی تھی۔۔۔

زرہام کو ڈاکٹر نے صبح ڈسچارج ہونے کو کہا تھا۔۔۔ مگر وہ ضد کر کے ابھی آگیا تھا۔۔۔۔ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا تھا۔۔۔

اس کی نظریں کمبل پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ اسے عادت تھی روز سونے سے پہلے شاور لینے کی۔۔۔

اس وقت بھی وہ یہی ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ اپنے زخم کی پرواہ کیے بغیر اس نے وہیں کھڑے کھڑے اپنی شرٹ اتارنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اس کا زخم ابھی تازہ تھا۔۔۔۔

زیادہ حرکت دینے کی وجہ سے اس کے بازو سے درد کی ٹیسیں اٹھی تھیں۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی لبوں سے کراہ نکل گئی تھی۔۔۔جو رودابہ کی سماعتوں تک بھی پہنچی تھی۔۔۔

اس نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔وہ شرٹ اتار چکا تھا۔۔۔

رودابہ نے کمبل سے زرا سا چہرا نکال کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اسے واش روم کی جانب جاتے دیکھ وہ حیرت سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

یہ انسان پاگل تو نہیں تھا۔۔۔ایک تو ایسے ہی گھر آگیا تھا اور اب زخم کو گیلا بھی کرنے جارہا تھا۔۔۔

بنا شرٹ کے اس کا کسرتی وجود نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔رودابہ نے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔

چہرے پر خفت زدہ سے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔اس کی پلکیں لرز رہی تھیں۔۔۔

"زخم خراب ہو جائے گا۔۔۔ابھی شاور مت لیں۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے نا چاہتے ہوئے بھی نکل گیا تھا۔۔۔زرہام نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔اس کی حسین زلفیں اس کے نازک وجود کے گرد بکھری ہوئی تھیں۔۔۔ابھی تک وہ اسی سیاہ لباس میں تھی۔۔۔جس میں اس کے حسین وجود کی رعنائیاں بھرپور طریقے سے واضح ہو رہی تھیں۔۔

درد کے احساس کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں میں خماری بھی بھر گئی تھی۔۔۔

"میرا نقصان ہو گا۔۔تمہیں خوش ہونا چاہیے۔۔۔"

اس فکر کے اظہار پر اس نے اسے گھورا تھا۔۔جواب بستر سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے زرہام کی نظریں اس کے سرخ ہوتے گال پر پڑی تھیں۔۔اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

"چہرے پر کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

اس نے جان بوجھ کر سوال کیا تھا۔۔

روداب اس کی نگاہوں سے گھبرا گئی تھی۔۔۔۔مگر وہ اسے بتانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

"کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔؟"

اس نے نگاہیں پھیرتے کہا تھا۔۔۔وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس شخص کو ایسے تکلیف میں دیکھ رہا وہ سکون سے کیوں نہیں سو پا رہی تھی۔۔۔

شاید اس وجہ سے کہ یہ زخم اس کی جان بچاتے ہوئے ملا تھا اس شخص کو۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔پھر ایسے ہی انگلیوں کے نشان چہرے پر نقش ہو گئے۔۔۔۔"

اس کے مقابل آتے اسے کڑے تیوروں سے گھورا تھا۔۔۔وہ چاہتی تو اس کی ماں کیلیے خلاف بول سکتی تھی۔۔۔مگر وہ کچھ نہیں

بولی تھی۔۔۔زرہام کو سے کے سی صبر سے خوف آنے لگا تھا

اب۔۔۔۔

ہاتھ کی پشت سے اس کے گال کو چھونا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ پیچھے ہو گئی

تھی۔۔

اس نے چھونے نہیں دیا تھا۔۔۔وہ اس سے گریز برتتی تھی۔۔ جتنا

ہو سکتا تھا اس سے فاصلہ برقرار رکھنے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔

زرہام کی نظریں اس کی گردن کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

جو اب بھی بالوں سے لپٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔زرہام آگے ہوا تھا اور

اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔۔

"تم پر ماما نے ہاتھ اٹھایا ہے۔۔۔۔ میرے سامنے آرام سے ان کا نام لے سکتی ہو۔۔۔ کیوں نہیں لیا۔۔۔؟؟"

اس کے اعنابی ہونٹ بولنے پر روادبہ کے گال کو چھو گئے تھے۔۔۔

روادبہ کو ایسا لگا تھا کہ دہکتے کوئلوں نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہوا۔۔۔ دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔

زرہام نظامانی کی یہ قربت اس کی سانسیں اکھڑنے کا باعث بن جاتی تھی۔۔۔۔ اس نے مٹھیاں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔۔

"میری اتنی اوقات ہرگز نہیں ہے کہ آپ کی مام کا نام لے سکوں۔۔۔۔"

اس نے گھنیری پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور اسکے الفاظ یاد دلائے تھے۔۔۔

وہ جھیل سی گہری آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئی تھیں۔۔۔۔

اس نے دور ہونے کی کوشش کی تھی مگر زرہام اس کی کمر کو ہلکا سا جھٹکا دیتا اپنے مزید قریب کر گیا تھا۔۔۔۔

اسکے اعنابی ہونٹ رودابہ کے گال کو چھو رہے تھے۔۔۔وہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اس سکی گستاخ انگلیاں روادبہ کی کمر کی نرماہٹوں میں کھبنے لگی تھیں۔۔۔مارے شرم کے اس کے چہرے کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"تمہیں بہت نفرت ہو گی نا مجھ سے۔۔۔پہلی ملاقات سے لے کر اب تک جیتنا بدترین سلوک کیا تمہارے ساتھ۔۔۔"

اس کی بھاری بوجھل سانسیں روادبہ کو اپنے کان کی لوح پر محسوس ہوئی تھیں۔۔

وہ اس کی گرفت میں کسمسا کر رہ گئی تھی۔۔۔اس شخص کی سحر انگیز مہک روداب کے حواسوں پر سوار ہو رہی تھی۔۔۔اس کا دل بہت شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"

روداب نے اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر اس نے ایک انچ بھی نہیں ہلنے دیا تھا۔۔۔روداب کا دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔

"میرے سوال کا جواب یہ نہیں ہے۔۔۔"

اس کی گھمبیر سرگوشی رودابہ کی سانسیں منتشر کر گئی تھی۔۔۔

"آپ کی سوچ سے بھی زیادہ نفرت کرتی ہوں۔۔۔ایک ایک لمحہ یاد ہے مجھے۔۔۔جب مجھے جانوروں کی طرح زنجیر سے باندھ کر ان بھوکے کتوں کے آگے پھینکا تھا آپ نے۔۔۔میرے سکول آکر مجھے حراساں کیا تھا۔۔۔

مجھ سے دوبار میری جاب چھینی۔۔۔میری بے بسی اور کمزوری کا تماشا بنایا۔۔۔"

وہ اس کی جانب دیکھتی اس کے سوال کا جواب دے گئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے۔۔وہ لہو رنگ آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"میری آواز دبانے کی بہت کوشش کی نا آپ نے۔۔۔جب آواز دبا نہیں پائے تو توڑ دیا مجھے۔۔۔یہ سب کر کے۔۔۔آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔میں سب بھول گئی ہوں۔۔۔"

رودابہ کی سسکیاں زرہام نظامانی کے سینے میں جذب ہو رہی تھی۔۔۔

وہ بھی تو کبھی نہیں بھولا تھا۔۔۔وہ اتنا سفاک اور بے رحم

تھا۔۔۔اس پل اسے اپنا آپ بہت ہی بدصورت لگا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔وہ بھولنا آسان نہیں ہے۔۔۔ کبھی نہ بھولنا۔۔۔نہ

معاف کرنا۔۔۔"

وہ اس کے حسین چہرے کو تکتے بھاری لہجے میں بولتا اس پر جھک گیا

تھا۔۔

رودابہ اس جارحانہ کارروائی کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چومنے لگا

تھا۔۔۔اس کے اعنابی ہونٹوں کا لمس بہت زیادہ شدت بھرا

تھا۔۔۔۔

رودابہ جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے

اس کے سینے پر نازک ہتھیلیاں رکھتے اسے دور کرنے کی کوشش کی

تھی۔۔۔مگر وہ اس کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

"چھ چھوڑیں مجھے۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟"

رودابہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔وہ شخص پوری طرح سے

اس پر حاوی تھا۔

"جس دن سے تم سے ملا ہوں میرا ذہنی سکون برباد ہو چکا ہے

رودابہ اکبر۔۔۔ میں جانتا ہوں تمہارے دل سے میرے لیے

صرف بددعائیں نکلتی ہیں۔۔۔ تمہارے لیے میں دنیا کا بدترین

انسان ہوں۔۔۔۔

مجھے تکلیف میں دیکھ کر سکون ملتا ہے تمہیں۔۔۔ بولو ایسا ہی ہے

نا۔۔۔"

اس کے چہرے کو اپنی گرفت میں لیتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔ رودابہ کا

دل لرز گیا تھا اس شخص کی اس شدت پسندی پر۔۔۔

اس نے اس کے سینے پر ہتھیلیاں رکھتے اسے خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔وہ رو رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

"ہاں۔۔۔دی ہیں بد دعائیں۔۔۔اور روز دیتی ہوں۔۔۔سکون تو آپ کو کبھی نہیں ملے گا۔۔۔"

وہ اسے غصے سے دیکھ رہی تھی۔۔۔زرہام خاموشی سے اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

پھر چند قدم آگے بڑھا تھا۔۔روداب الٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے خفگی بھری نگاہوں سے گھور رہی تھی۔۔۔

"مجھے جب کوئی چیز نہیں ملتی تو میں اسے چھین لیتا ہوں۔۔۔۔"

اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتا وہ اسے اس کی کمر پر موڑتا ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

رودابہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔۔

اس کی رنگت حیا سے سرخ ہوئی تھی۔اس شخص کو آج کیا ہو گیا تھا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"

وہ اس کی گرفت سے نکلنے کو تڑپی تھی۔۔۔۔جب اسے لمحے اس شخص نے اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔اور انگوٹھے سے اس کے گلابی ہونٹوں کو چھوا تھا۔۔۔

روداب کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔اس نے ہاتھ جھٹکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔جب وہ اس کا دوسرا بازو بھی کمر پر موڑ گیا تھا۔۔

ان کا درمیانی فاصلہ بالکل ختم ہو گیا تھا۔۔۔

"مجھے ایسا کیوں لگتا ہے۔۔ایک دن یہی ہونٹ میرے لیے دعا کریں گے۔۔۔'

وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا اسے ساکت کر گیا تھا۔ وہ رکتی سانسوں کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اس کے پورے وجود پر کپکپی طاری تھی۔ کیونکہ وہ اب اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا۔۔ رودابہ نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔ اس کے ہونٹوں کی گرفت بہت سخت تھی۔۔۔

"مجھے ایسے مت اکسایا کرو۔۔۔ کسی دن بہت نقصان اٹھاؤ گی۔۔۔

"

اس کے ہونٹوں پر اپنا نقش چھوڑتا وہ اس کے کان کی لوح پر ہونٹ رکھتا سنگین دھمکی دے گیا تھا۔۔۔

رودابہ کے ہونٹ بری طرح سے کانپ رہے تھے۔۔۔اس نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"بیڈ پر سو جاؤ۔۔۔ آج کے بعد نیچے سوتے نہ دیکھو میں تمہیں۔۔۔۔ورنہ انجام کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔"

وہ اس کی جانب جھکتا ایک بے باک گستاخی کرتا اس کی جان نکال گیا تھا۔۔۔

وہ کانپ کر اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ مقابل کے ہونٹوں پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"آج کے بعد بددعاؤں کی شدت مزید بڑھ جائے گی۔۔۔میں جانتا ہوں۔۔۔۔"

اس کے سرخ ہوتے ہونٹوں کو بے باک نگاہوں سے گھورتے اس نے چوٹ کی تھی۔۔۔۔

رودابہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کا منہ توڑ دے۔۔۔ایک طرف اس کے لیے یہ شادی ہوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔اور دوسری طرف۔۔۔۔اس کی یہ بے باکیاں۔۔۔۔۔

"بدتمیز انسان۔۔۔"

وہ اس کی جانب سے رخ موڑتے صوفے پر آن بیٹھی تھی۔۔۔وہ واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔اس نے آٹھ کر دروازہ کھولا تھا۔۔۔سامنے ہی تمنا کھڑی تھی۔۔۔

"مام نے سوپ بھجوایا ہے زرہام کے لیے۔۔۔تمہیں تو خیال نہیں ہے اپنے شوہر کا۔۔۔"

تمنا کے پیچھے ملازمہ ہاتھ میں ٹرے اٹھائے کھڑی تھی۔۔۔رودابہ سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔۔جب اندر داخل ہوتے تمنا کی نظر نیچے بچھے اس کے بستر پر پڑی تھی۔۔۔

تمنا کی نظریں وہاں ٹھہر گئی تھیں۔۔۔اگلے ہی لمحے اس کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

رودابہ بے تاثر نگاہوں سے اس کی یہ خوشی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تمہیں تمہاری اوقات میں رکھا ہوا ہے تمہارے شوہر نے۔۔۔"

اس نے پلٹ کر رودابہ کو دیکھا تھا۔۔۔ملازمہ سوپ رکھ کر واپس چلی گئی تھی۔۔۔

"تمہارا یہ حسن بھی تمہارے کام نہیں آسکا۔۔۔ چچچ بہت افسوس ہوا۔۔۔"

وہ اس کی جانب طنزیہ نگاہوں سے دیکھتے بولی تھی۔۔۔

"چپ کر کے یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔۔ورنہ نیچے سب جتنے غصے میں ہیں۔۔۔تمہارا انجام بہت برا ہو گا۔۔۔"

تمنا نے اسے وارن کیا تھا۔۔وہ خاموش کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"آپ کو مجھ سے کیا مسئلہ ہے بھابھی۔۔میں نے تو کبھی آپ کا کچھ نہیں بگاڑا۔۔۔نہ کبھی بگاڑ سکتی ہوں۔۔"

روادبہ آنکھوں میں نمی بھرے اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

تمنا نے اس کی بات پر عجیب نظروں سے اسے دیکھا تھا۔اس لڑکی کو اچانک سے کیا ہو گیا تھا۔۔پہلے اسے جو بھی کہا جاتا تھا وہ کچھ نہیں بولتی تھی۔۔۔۔

"یہ جگہ میری بہن کی ہے۔۔۔جہاں تم کھڑی ہو۔۔یہ مسئلہ ہے مجھے تم سے۔۔زرہام اور ایشا ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔۔"

تمنا نے اسے دیکھتے غصے سے کہا تھا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے بھابھی آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔زرہام صرف مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔اسی خاطر انہوں نے مجھ سے شادی

کی۔۔گھر والوں سے انہوں نے جھوٹ بولا کہ وہ مجھ سے بدلہ لے رہے۔۔

زرہام نظامانی صرف بدلے کی خاطر پوری دنیا کے سامنے ایک مڈل کلاس لڑکی کو نہیں اپنائے گا۔۔۔"

وہ اپنے چہرے پر معصومیت اور بچارگی طاری کیے بولتی تمنا کا سکون چھین گئی تھی۔۔

کئی بار اس نے بھی یہی سوچا تھا۔۔۔زرہام اس معاملے کو کسی اور طریقے سے بھی ہینڈل کر سکتا تھا۔۔۔صرف رودابہ سے شادی کرنا ہی اس مسئلے کا حل نہیں تھا۔۔۔

رودابہ اچھی سے جانتی تھی کہ یہ شخص اس سے محبت نہیں کرتا تھا۔۔۔ مگر اس کے تمنا کو جان بوجھ کر اس ٹریپ میں لیا تھا۔۔۔

وہ اسی سکون سے اس گھر کے ہر فرد کا سکون برباد کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔

"اور رہی بات آپ کی بہن ایشا کی تو وہ بھی زرہام سے محبت نہیں کرتی۔۔۔ بس اس کی ضد ہے کہ اسے وہ انسان چاہیے۔۔۔ جو ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے۔۔۔ دولت، شہرت، طاقت سب کچھ ہے اس کے پاس۔

کیونکہ اگر ایشا جو محبت ہوتی تو وہ ایسے کسی اور مرد کی بانہوں میں نہ جھول رہی ہوتی۔۔وہ بھی نشہ کرکے۔۔۔"

رودابہ نے اپنا موبائل تمنا کے سامنے کرتے اسے ایشا کی تصویر دکھائی تھی۔۔

جسے دیکھ کر تمنا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔ایشا کسی لڑکے کی بانہوں میں انتہائی نامناسب حلیے میں کھڑی تھی۔۔۔وہ کسی بیڈروم کا منظر تھا۔۔۔جو یہی ظاہر کر رہا تھا وہ کسی کے ساتھ وقت گزار چکی تھی۔۔۔

"اس کو اس گھر کی بہو بنا کر۔۔۔ کیوں اپنا بھی گھر خراب کرنا چاہتی ہیں۔۔۔ سوچیں اگر یہ تصویریں میں میں نے زرہام اور اس گھر کے باقی لوگوں کو دکھا دی تو کیا عزت رہ جائے گی آپ کی۔۔۔"

رودابہ کے چہرے پر ویسے ہی معصومیت بھرے تاثرات تھے۔۔۔ مگر بہت اطمینان کے ساتھ اس نے تمنا کا اطمینان چھین لیا تھا۔۔۔

اسی لمحے واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

"پلیز رودابہ۔۔۔ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔ زرہام یا کسی کو ہی تصویریں مت دکھانا۔۔۔"

تمنا کانپ رہی تھی۔۔۔اس کے ماتھے پر پسینہ نمودار ہوا تھا۔۔۔

ااس لڑکی کے پاس یہ تصویریں کہاں سے آئی تھیں۔۔۔

"بھابھی۔۔۔کیا ہوا؟ آپ اس وقت۔۔۔"

زرہام کو لگا تھا شاید پھر سے اس نے رودابہ کو کچھ کہا ہے۔۔۔

"رودابہ بہت پریشانی کی حالت میں گھر آئی تھی۔۔۔اوپر سے تائی جان نے بھی ڈانٹ دیا۔۔۔میں بس اس سے ملنے آئی تھی۔۔مجھے چھوٹی بہنوں کی طرح عزیز ہو گئی ہے رودابہ۔۔۔

پہلے سمجھنے میں غلطی کر دی۔۔مگر بہت پیاری ہے یہ۔"

تمنا کی ٹون ہی ایکدم بدل گئی تھی۔۔۔اس نے رودابہ کا بازو پکڑتے محبت سے کہا تھا۔۔اسے بالکل اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔۔

رودابہ اس والہانہ پن کے لیے قطعی تیار نہیں تھی۔۔۔۔زرہام نے بھی مشکوک نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

اس کے مطابق رودابہ کو قبول کرنے والی وہ آخری فرد ہونے والی تھی۔۔مگر یہ کایہ پلٹ۔۔۔اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

"آپ دونوں آرام کرو۔۔۔ صبح ملاقات ہوتی ہے۔۔۔اپنے شوہر کا اچھے سے خیال رکھنا۔۔۔پلیز مت بتانا کچھ بھی۔۔"

اس کی ٹھوڑی پیار سے پکڑتے اس نے آخری جملہ بہت آہستہ سے کہا تھا۔۔۔اور وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

زرہام اسے گھور رہا تھا۔۔۔جس کی آنکھیں کسی احساس سے چمک رہی تھیں۔۔۔

"ان کو اچانک سے کیا ہوا ہے۔۔؟؟"

وہ ابھی بھی حیرت کا شکار تھا۔۔۔

"مجھے کیا پتا۔۔۔؟؟"

وہ کندھے اچکاتے اس کی جانب سے رخ موڑتے صوفے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ اب بیڈ پر نیم دراز ہو رہا تھا۔۔۔

"بیڈ پر آؤ۔۔۔"

اس نے سرخ نگاہوں سے اسے گھورتے پکارا تھا۔۔۔

"میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔"

رودابہ اس کی جانب دیکھنے سے گریزاں تھی۔۔

"میں آخری بار کہہ رہا ہوں۔۔۔"

وہ پھر سے بولا تھا۔۔۔ مگر وہ کمبل سر تک تان کر لیٹ گئی تھی۔۔۔

وہ انتہائی غصے کے ساتھ بیڈ سے اٹھا تھا۔۔۔

روداب نے قدموں کی چاپ پر کمبل سے سر نکالا تھا۔۔۔ وہ اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔۔۔

"کک کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟"

اس کے لبوں سے بمشکل نکلا تھا۔۔۔ مگر تب تک وہ اس کے اوپر سے کمبل ہٹاتا جھک کر اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈال گیا تھا۔۔۔

رودابہ کے لبوں سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔۔۔اس نے مزاحمت کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر تب تک وہ اسے بیڈ پر پٹخ چکا تھا۔۔۔ رودابہ کے چہرے کی رنگت شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کے لیے یہ شادی کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔۔پھر یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟؟ آپ کو کیا لگتا ہے مجھے کمزور سمجھ کے مجھ سے اپنا ازدواجی حق وصولیں گے۔۔۔اور پھر جب دل بھر جائے گا تو اس گھر سے باہر پھینک دیں گے۔۔۔یہی مقصد ہے نا آپ کا۔۔؟؟"

وہ غصے سے چیخی تھی۔۔۔جبکہ اس کے الفاظ اتنے سنگین تھے کہ زرہام کی کنپٹی سلگ اٹھی تھی۔۔۔

آنکھوں میں خون ان ٹھہرا تھا۔۔۔اس کی نیت کیا تھی اور یہ لڑکی اس کے ہر عمل کو کتنا غلط سمجھ رہی تھی۔۔۔

اس نے خود اعتبار توڑا تھا اس کا۔۔۔پھر اس کی یہ ساری باتیں سن کر تکلیف کیوں ہو رہی تھی اسے۔۔۔

اس نے مٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔۔گہرا سانس ہوا میں خارج کرتے اس نے خود پر قابو پایا تھا۔۔۔اس نے جو کیا تھا۔۔۔یہ لڑکی شاید اب کبھی اس پر بھروسہ نہ کرتی۔۔۔

اسے تو کوئی پرواہ نہیں تھی کہ روداب اکبر اس پر بھروسہ کرے یا نہیں۔۔۔اس کے بارے میں اچھا سوچے یا برا۔۔۔

پھر اب کیوں اتنی تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔اتنا برا کیوں لگ رہا

تھا۔۔۔

اس کے کہے الفاظ خنجر کی طرح سینے میں پیوست ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ کچھ لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔اور پھر نگاہیں پھیر گیا

تھا۔۔۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گا تمہارے اجازت کے بغیر۔۔۔۔تم پر

پورا حق رکھتا ہوں۔۔۔مگر تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔جب یہ شادی ہی

کوئی معنی نہیں رکھتی تو پھر حق کیسا۔۔۔"

وہ جب بولا تھا تو اس کی آواز بہت زیادہ بھاری ہو رہی تھی۔۔۔۔

آنکھوں کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ تھے۔۔۔۔

"تم جو کرنا چاہو کر سکتی ہو۔۔۔میں نہیں روکوں گا اب۔۔۔۔"

پیشانی مسلتے اس نے کہا تھا اور وہ واپس پلٹ گیا تھا۔۔

جب اسی لمحے رودابہ کی نظر اس کے بازو پر پڑی تھی۔۔۔

اس کی سفید شرٹ خون آلود ہو چکی تھی بازو سے۔۔۔۔اسے

اٹھانے کی وجہ سے زرہام کا زخم خراب ہو چکا تھا۔۔۔"تم میری

رودابہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب سٹڈی میں جا چکا

تھا۔۔۔

روودابہ بیڈ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔ مگر نگاہوں کے سامنے بار بار اس کا زخمی بازو گھوم رہا تھا۔۔۔

"یہ شخص صرف میرے معاملے میں نہیں اپنے معاملے میں بھی بے رحم ہے۔۔۔ کم از کم اپنے بازو کا ہی خیال کر لیتا۔۔۔"

وہ بے چینی کے عالم میں کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔ اس کا پہلے ہی ہاسپٹل لیٹ پہنچنے کی وجہ سے اچھا خاصہ خون بہہ گیا تھا۔۔۔ اوپر سے اب پھر سے زخم بری طرح سے ہرٹ ہوا تھا۔۔

اس نے سونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔۔

بار بار وہ شخص دماغ پر سوار ہو جاتا تھا۔۔۔اس نے اٹھ کر پہلے کمرے میں فرسٹ ایڈ باکس تلاش کیا تھا۔۔۔

پھر دبے قدموں سے سٹڈی کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔بنا آواز کے اس نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

سامنے ہی وہ ریوالونگ چیئر پر انتہائی غیر آرام دہ حالت میں بیٹھا نظر آیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔۔بازو سینے پر پڑا تھا۔۔۔۔خون کافی زیادہ نکل رہا تھا۔۔۔۔

رودابہ کچھ دیر کھڑی اس بات کا یقین کرتی رہی تھی کہ وہ سویا ہے یا جاگ رہا ہے۔۔۔ جب اس کے وجود میں کافی دیر کوئی حرکت نہ ہوئی تو وہ اس کے سوئے ہونے کا یقین کرتی آگے بڑھ آئی تھی۔۔۔

بنا آواز پیدا کیے وہ اس کے قریب آئی تھی۔۔۔ نظر اس کے زخمی بازو پر ٹھہر گئی تھی۔۔۔

اس نے کچھ سوچ کر موبائل پر ڈاکٹر ردا کا نمبر ملایا تھا۔۔۔ جو دوسری بیل پر اٹھا لیا گیا تھا۔۔۔

شاید وہ نائٹ ڈیوٹی پر تھی۔۔۔

"ڈاکٹر ردا مجھے مدد چاہئے آپ کی۔۔۔"

وہ بہت آہستہ آواز میں بات کر رہی تھی۔۔۔اس نے اسی انداز میں ڈاکٹر ردا کو ساری بات بتائی تھی۔۔۔ڈاکٹر ردا نے اس کا ٹریٹمنٹ کیا تھا۔۔۔تب سے اس کی واقفیت تھی ان سے۔۔۔

وہ کافی خوش مزاج لڑکی تھی۔۔۔اس سے جلدی سب کی بن جاتی تھی۔۔۔

"یوں خون بہنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔آپ انہیں ہاسپٹل لے جائیں۔۔۔"

ڈاکٹر ردا کی بات پر اس نے سامنے پڑے شخص کو گھورا تھا۔۔

"آپ تو ایسے بول رہی ہیں جیسے اس جلاد کو جانتی نہ ہوں۔۔۔اور نہ ہی مجھے اس کے سامنے ظاہر کرنا ہے کہ مجھے۔۔۔مجھے زخم کی فکر ہے۔۔۔"

وہ چور آواز میں بولی تھی۔۔جبکہ ردا افسوس میں سر ہلا کر رہ گئی تھی۔۔۔ان دونوں کو ایک دوسرے کی فکر بھی تھی مگر ظاہر بھی نہیں کرنا تھا۔۔۔

اس کے پوچھنے پر ردا اسے بتانے لگی تھی۔۔۔

"انہوں نے شرٹ پہن رکھی ہے۔۔۔اس کا کیا کروں۔۔۔؟؟"

روادابہ نے پریشانی سے کہا تھا۔۔

"ظاہر سی بات ہے رودابہ اسے اتارنا پڑے گا۔۔۔"

ردا نے اس کے انوکھے سوال کا جواب اسی کے انداز میں دیا تھا۔۔

"وہ جاگ جائیں گے۔۔۔"

رودابہ کی بات پر ردا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔وہ ایسے بولی تھی جیسے وہ آدم خور ہو اور اسے کھا جائے گا۔۔

رودابہ نے اس کی بات مانتے بہت مشکل سے اس کی شرٹ اتاری تھی۔۔۔وہ ہانپ گئی تھی۔۔۔۔

اس کے کسرتی وجود سے نگاہیں چراتے اس کا چہرا حیا آلود ہوا

تھا۔۔۔

یہ شخص اس کے لیے بہت بے رحم رہا تھا۔۔۔اس کے ساتھ بہت

بات غلط کیا تھا۔۔۔ مگر بہت ساری جگہوں پر اس کے لیے ہمدرد

بھی بنا تھا۔۔۔اس کی ڈھال بن کر اس کے آگے کھڑا بھی رہا تھا۔۔

ورنہ اب تک اسے کچل دیا جاتا۔۔۔وہ بھی معاشرت میں سنائی دی

جانے والی روزمرہ کی ظلم کی کسی ایک داستان کا حصہ بن چکی

ہوتی۔۔۔اس کا نام تک یاد نہ رہتا کسی کو۔۔۔

یہ شخص اس کا محافظ بھی تھا۔۔۔جو بات وہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔شاید وہ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتی۔۔۔مگر اس بے رحم شخص نے جیسے اس کی محبت کو استعمال کر کے دل توڑا تھا۔۔

اس گناہ کا کوئی کفارہ نہیں تھا۔۔۔وہ اسے کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔

دل ٹوٹ کر لہولہان ہونے کے باوجود وہ اس کو اپنے دل سے نہیں نکال پائی تھی۔۔۔وہ اس کی تکلیف نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔اس کی بینڈیج کرتے وہ بار بار اس کے مغرور نقوش کر تکتی رہی تھی۔۔۔

وہ ایک بار بھی نہیں ہلا تھا۔۔۔رودابہ نے ڈاکٹر ردا کی ساری ہدایت فالو کرتے اس کی بینڈیج کر دی تھی۔۔۔۔اس کے بازو کو صاف کیا تھا۔۔۔اس کے سینے پر گیلے پانی کا ٹاول رکھتے اس کے ہاتھ کانپ گئے تھے۔۔۔

نظریں بار بار اس کے چہرے کو تکے جا رہی تھیں۔۔۔

"یہ بالکل بے حس و حرکت کیوں ہیں۔۔۔؟؟"

اس نے گھبرا کر ردا سے پوچھا تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔؟؟سانسیں تو چل ہی رہی ہیں نا۔۔۔؟کیا پتا تکلیف کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے ہوں۔۔"

ڈاکٹر ردا نے اس کی بات پر حیرت سے کہا تھا۔۔رودابہ نے ہاتھ اس کے ناک کے قریب کیا تھا۔۔۔

اس کی رنگت اڑ گئی تھی۔۔۔وہ سانس نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر ردا آپ۔۔۔آپ جلدی سے آجائیں۔۔۔"

اس کی کانپتی ہوئی بھیگتی آواز ردا پریشان ہوئی تھی۔۔۔رودابہ کے ہاتھ بہت بری طرح سے کانپ رہے تھے۔۔۔وہ اس کی نبض نہیں محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔اسے یہی لگا تھا کہ اس کی نبض بھی نہیں چل رہی۔۔

"زرہام۔۔۔۔"

رودابہ نے اپنے ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں سے اس کا گال تھپتھپاتے

پکارا تھا۔۔۔

"جلدی بتائیں میں کیا کروں۔۔۔"

روادبہ نے روتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی یہ کیسا

احساس تھا۔۔۔

مگر وہ اس شخص کو ایسے مرنے نہیں دے سکتی تھی۔۔۔وہ ایسے

نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

ابھی تو بہت سارے حساب باقی تھے۔۔۔روادبہ کے دل میں بہت

زور کا درد اٹھا تھا۔۔۔۔

اس نے ردا کے کہنے پر اسے سی پی آر دینے کی کوشش کی تھی۔۔۔

اس کے سینے پر دباؤ ڈالنے کے بعد وہ اس کے ہونٹوں پر جھک گئی تھی۔۔۔وہ اس وقت سب کچھ فراموش کر گئی تھی۔۔۔

اسے یاد تھا تو بس یہ کہ اس شخص کو کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔وہ نہیں مر سکتا تھا۔۔۔

رودابہ نے اس کے اندر اپنی سانسیں اتار دی تھیں۔۔۔جب اسی لمحے اس کو اپنے بالوں پر سرسراہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

دوسرا ہاتھ اس کو اپنی کمر کے خم پر سرکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔وہ پہلے سے اس کے اوپر تقریباً جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچتا وہ اسے اپنے اوپر گرا چکا

تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں پکڑا موبائل جس پر ڈاکٹر ردا اسے پکار رہی

تھی۔۔۔

وہ ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر اپنی گرفت مضبوط کرتا وہ اب اس کی سانسیں

اپنی مرضی سے سلب کر رہا تھا۔۔۔

کال پر ڈاکٹر ردا اسے پریشانی کے عالم میں پکار رہی تھی۔۔۔ مگر اس

کے تو ہوش ہی اڑ چکے تھے۔۔۔۔

وہ اس کو سانس لینے کا موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔اس کے انداز میں غصہ اور غضبناکی تھی۔۔۔وہ شاید اس کے الفاظ کا بدلہ اپنے طریقے سے لے رہا تھا۔۔۔۔

"اتنی جلدی تمہاری جان نہیں چھوٹ سکتی۔۔۔"

اس کی انگلیوں کا گستاخانہ لمس اب رودابہ کی گردن سے اس کے بالوں کو سمیٹ رہا تھا۔۔۔رودابہ کی سانسیں اس قدر پھولی ہوئی تھیں کہ وہ کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔

"جب اتنی نفرت کرتی ہو۔۔۔۔تو پھر یہ اتنی فکر کس لیے۔۔۔۔"

اس کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھتا وہ اس کی ملائمت کو محسوس کرتا مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اس کی بھاری گھمبیر آواز میں کی جانے والی سرگوشیاں رودابہ کی دھڑکنوں کو بحال کر گئی تھیں۔۔۔ وہ جتنا اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ وہ اتنا سے اپنے سے قریب تر کر لیتا تھا۔۔۔

"آپ نے پھر سے مجھے دھوکا دیا ہے۔۔۔"

اس کے لبوں سے بمشکل نکلا تھا۔۔ جبکہ کی آواز میں غصہ محسوس کرتے زرہام کے ہونٹ اس کی شہہ رگ پر ان ٹھہرے تھے۔۔۔

"میں نے نہیں کہا تھا میری فکر کرو میرے لیے آنسو بہاؤ۔۔۔"

اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ وہ اس کو اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

رودابہ کا دوپٹہ وہیں اس کے سینے پر گرا ہوا تھا۔۔۔اس کے بال پوری طرح سے بکھر گئے تھے۔۔۔

وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔

وہ ایسے ہی کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔جو اس وقت اس بری طرح سے کانپ رہی تھی کہ شدید غصے کے باوجود وہ اس سے لڑ بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"آئی ہیٹ یو زرہام نظامانی۔۔۔ آپ ایک انتہائی ظالم اور برے انسان ہیں۔۔۔ ائندہ اگر سچ میں بھی تکلیف میں ہوئے تو میں پاس نہیں آؤں گی۔۔۔"

وہ دروازے تک پہنچتی واپس مڑی تھی۔۔۔ وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔ اس کی رنگت انتہا سے زیادہ سرخ تھی۔۔

جیسے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو۔۔۔ وہ ابھی تک ان لمحوں کے زیر اثر تھی۔۔۔۔ اس کی حالت ابھی تک نہیں سنبھلی تھی۔۔۔ اسے غصے سے کہتے اس نے بھاری بوجھل پلکیں اٹھا کر اس شخص کو گھورا تھا۔۔۔۔

جو لبوں پر بے باکی بھری مسکراہٹ سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

رودابہ کو دوپٹہ اس کی گرفت میں تھا۔۔وہ جو یہاں انتہائی بے چینی اور بے سکونی کے عالم میں پڑا درد سے تڑپ رہا تھا۔۔اس لڑکی نے آکر اس کے درد پر جو مرہم رکھا تھا۔۔۔

صرف اس کے بیرونی زخم کو ہی نہیں اس کے دل کو بھی بہت راحت پہنچائی تھی۔۔۔

اس کی خمار آلود نگاہیں رودابہ پر ہی جمی ہوئی تھیں۔۔۔جو تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

زرہام نے اس کے دوپٹے کو اپنے منہ پر ڈالتے آنکھیں موندلی تھیں۔۔۔۔اس کی خوشبو بہت زیادہ دلفریب تھی۔۔۔۔

اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ابھی بھی اس کی بانہوں میں تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس دن کے بعد سے روداب اس سے شدید خفا تھی۔۔۔ان دونوں کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔

دن خاموشی سب گزر رہے تھے۔۔۔اب گھر والوں کا رویہ اسکے ساتھ کچھ حد تک بہت ہو گیا تھا۔۔وہ زیادہ تر اپنے کمرے میں رہنے کو ہی ترجیح دیتی تھی۔۔۔

تمنا تو اس دن کے بعد سے اس کے سامنے بہت کم ہی آتی تھی۔۔۔

ایشا کی وہ تصویریں اسے راحیل نے بھیجی تھیں۔۔۔جو بہت خفیہ طریقے سے اس کے ساتھ کام کر رہا تھا۔۔۔راحیل اپنے ہی خاندان والوں کے خلاف جا کر اس کا ساتھ کیوں دے رہا تھا۔۔

راحیل سے اس کی شمریز کے ٹائم سے واقفیت تھی۔۔۔وہ اسے بھائیوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتی تھی۔۔

راحیل کے دل و دماغ میں اس کے لیے کیا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔۔ مگر اس کے لیے راحیل کا ساتھ بہت اہم تھا۔۔۔ جو اس کے لیے معلومات اکٹھی کر رہا تھا۔۔۔

رودابہ بظاہر خاموش تھی زرہام اور باقی سب گھر والوں کے سامنے۔۔۔ مگر اس نے اپنے بھائی کے قاتل تک پہنچنے اور اسے سزا دلوانے کا عزم نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔ اس کا اس گھر میں رہنے کا مقصد ہی یہی تھا۔۔۔

رودابہ ٹیرس پر آن کھڑی ہوئی تھی جب اس کی نظر نیچے لان میں بیٹھے زرہام نظامانی اور نصیر صاحب پر پڑی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

"ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔"

راحیل نے اسے کال کی تھی۔۔۔۔ یہ بتانے کے لیے کہ اس پر اس دن جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔۔۔

وہ کروانے والا اسی خاندان کے اندر کا کوئی انسان تھا۔۔۔ کون تھا۔۔۔ اس حوالے سے ابھی خبر نہیں ہو سکی تھی۔۔۔ کیوں کہ ان بندوں کا مار دیا گیا تھا۔۔۔

"ہاں پوچھو۔۔۔"

رودابہ کی نظریں زرہام نظامانی پر تھیں۔۔۔اسے کبھی کبھی لگتا تھا کہ یہ شخص ویسا نہیں تھا۔۔۔جیسا نظر آتا تھا۔۔۔

اس کے بہت روپ تھے۔۔وہ کیا چاہتا تھا۔۔۔اس شادی کے پیچھے مقصد کیا گیا۔۔شاید اس بات کا اقرار اس نے اپنے سامنے بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

"آپ محبت کرتی ہیں زرہام بھائی سے۔۔۔۔؟؟"

راحیل کی بات پر اس کے ہاتھ میں پکڑا موبائل لرز اٹھا تھا۔۔۔

"یہ کیسا سوال ہے۔۔۔؟؟"

اسے راحیل سے اتنے پرسنل سوال کی توقع نہیں تھی۔۔

"اگر کبھی اگے چل کر آپ کو پتا چلے کہ آپ کا اصل مجرم زرہام نظامانی ہے۔۔۔تو آپ کیا کریں گی۔۔۔بس یہ جاننا تھا مجھے۔۔۔"

اس کی بات پر رودابہ کے چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

"چھوڑ دوں گی۔۔۔اور سزا دلواؤں گی۔۔۔"

اس نے پتھرائی نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔
اسی لمحے زرہام کی نگاہیں بھی اوپر اٹھی تھیں۔۔۔

اس کی گہری نگاہوں پر روادبہ پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔۔اس کی بات سنتے راحیل ہولے سے مسکرایا تھا۔۔

"اس کا مطلب محبت نہیں ہے آپ کو ان سے۔۔۔"

راحیل اسی نتیجے پر پہنچا تھا۔۔

"جس انسان کے لیے محبت ایک مذاق یا وقتی کھیل سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔اس سے بھلا کیسے محبت ہو سکتی ہے۔۔"

روادبہ کا دل ٹوٹا تھا اسی شخص کے ہاتھوں۔۔پھر بھلا کون سی محبت اور کیسی محبت۔۔۔

"آپ لگتا ہے ابھی ٹھیک سے جان نہیں پائیں بھائی کو۔۔۔اگر ان کی خواہش نہ ہوئی تو وہ آپ کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔۔۔اور مجھے ایسا کیوں لگتا ہے بھائی کو آپ سے شدید محبت ہو گئی ہے۔۔۔"

راحیل پہلی بار ایسے بات کر رہا تھا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔اس نے پوری دنیا کو بے وقوف بنا رکھا ہے۔۔۔اس انسان کو دوسروں کے سامنے سرخرو ہونے کا بہت شوق ہے۔۔۔اس کے لیے اپنے خاندان والے سب سے پہلے آتے ہیں۔۔۔"

رودابہ ماننے سے انکاری تھی۔۔۔

"آپ بھی تو اب بیوی ہیں نا ان کی۔۔۔۔ آپ بھی تو پہلے ہی آتی ہیں۔۔۔ زرہام بھائی نفرت اور محبت کو اپنی طرف بدلنے کی طاقت رکھتے ہیں۔۔ میں بس یہ چاہتا ہوں کہ زرہام بھائی کو بس کسی طرح سے یہ اندازہ ہو جائے کہ قاتل اسی خاندان سے ہے۔۔۔ وہ جو اپنے گھر کے سبھی لوگوں پر اندھا اعتماد کر رہے ہیں۔۔۔

وہ ختم ہو جائے۔۔۔۔ پھر آپ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔۔۔ سب کچھ آپ کے حق میں ہو گا۔۔۔"

راحیل کی بات پر رودابہ کے لبوں پر تلخی بھری مسکان آن ٹھہری تھی۔۔

"تمہارا بھائی اتنا معصوم ہر گز نہیں ہے۔۔۔وہ اچھے سے جانتا اور سمجھتا ہے سب۔۔۔۔وہ اپنے خاندان والوں کو خود بچا رہا ہے۔۔اور جس انسان پر مجھے شک ہے۔۔اسے تو وہ کبھی کبھ نہیں ہونے دے گا۔۔"

رودابہ کو اس شخص سے بہت سارے گلے اور شکوے تھے۔۔۔۔

"بھائی ایسے نہیں ہیں۔۔۔نجانے کیوں آپ کے معاملے میں وہ اتنی سختی برت گئے۔۔۔۔شاید پہلی بار کوئی اس طرح سے ان کے خاندان کے خلاف ٹکرایا تھا۔۔۔۔وہ برداشت نہیں کر پائے۔۔۔۔۔"

راحیل شاید اپنے بھائی کی وکالت کر رہا تھا۔۔۔ جو وہ نہیں سننا چاہتی تھی۔۔۔

اسی لیے اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تمہاری وجہ سے میرا گھر بھی برباد ہو سکتا ہے۔۔۔ تم اپنے آوارہ پن سے باز نہیں آئی نا۔۔"

تمنا ایشا پر بھڑک رہی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں ایشا ابھی بھی ڈھیٹ بنی بیٹھی تھی۔۔۔

"اس لڑکی کی اتنی ہمت کے یہ ہمیں بلیک میل کرے گی۔۔۔زرہام کی شے پر کچھ زیادہ ہی اچھل رہی ہے۔۔۔اسے اس کی اوقات نہ دکھادی تو میرا نام بھی ایشا نہیں۔۔۔"

وہ بالوں کو جھٹکتے غصے سے بولی تھی۔۔۔

"کیا کرو گی تم اب؟؟ اگر کوئی تھوڑی بہت عزت دی گئی ہے میری اس گھر میں تو وہ بھی خراب کر دو تم۔۔۔"

تمنا اس سے بہت زیادہ خفا تھی۔۔۔

"جیسے اس کے پاس میری تصویریں ہیں۔۔۔ویسی ہی کچھ اس کی بھی بنوا لیتے ہیں۔۔حساب برابر ہو جائے گا۔۔اس نے اگر میری

تصویریں باہر لانے کی کوشش کی تو میں اس کی سب کو دکھادوں گی۔۔۔اس پر تو کسی نے یقین بھی نہیں کرنا۔۔"

ایشا اپنا پلان بنا چکی تھی۔۔۔۔

"تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔وہ تمہارے جیسی لڑکی نہیں ہے۔۔۔پارٹیز اور میل فرینڈز نہیں ہیں اس کے۔۔۔"

تمنا نے اسے غصے سے گھورا تھا۔۔۔

"سب ہو جائے گا۔۔۔بس تم نے میرا ساتھ دینا ہے۔۔پھر دیکھنا تم میں اس کو زرہام کی زندگی سے کیسے نکالتی ہوں۔۔"

ایشا کے شیطانی دماغ میں اس وقت بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔ جسے دیکھتے تمنا کو اس سے ڈر ہی لگنے لگا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بھابی پلیز یہ تھوڑا سا جوس پی کر ہی میڈیسن لے لیں۔۔۔ آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔ ایسے تو آپ کی طبیعت مزید خراب ہو جائے گی۔۔۔"

شگفتہ بیگم کی طبیعت کل سے بہت خراب تھی۔۔۔ اکثر ان کا بی پی شوٹ کر جاتا تھا۔۔۔

مگر وہ میڈیسن لینے کے معاملے میں بہت بری تھیں۔۔۔ان سے میڈیسن نہیں لی جاتی تھی۔۔۔ڈاکٹر نے صبح چیک اپ کے بعد انہیں جو میڈیسن دی تھیں۔۔۔وہ انہوں نے ابھی تک نہیں لی تھیں۔۔۔

زرہام کو ان کی خراب طبیعت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔۔۔اسے پتا چلتا تو وہ بہت زیادہ پریشان ہو جاتا۔۔۔وہ اپنی ماں سے بہت زیادہ قریب تھا۔۔۔ان کی تکلیف تو وہ بالکل بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

رائنہ بھی آج گھر آئی ہوئی تھی۔۔۔اور ان کو دوا نہ لیتے دیکھ۔۔۔۔

اور نہ کبھی کھاتے دیکھ پریشان تھی۔۔۔

"مام اگر آپ نے اب کچھ نہ کھایا تو میں بھائی کو بتا دوں گی۔۔۔"

رائنہ نے انہیں دھمکی دی تھی۔۔۔جس پر انہوں نے اسے گھورا

تھا۔۔۔

"خبردار۔۔۔میرا بیٹا پہلے ہی بہت ساری الجھنوں میں گھرا ہوا

ہے۔۔۔اسے مزید پریشان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

انہوں نے اسے ڈپٹا تھا۔۔۔جبکہ ان کی رنگت زرد ہوتی جا رہی

تھی۔۔۔جو دیکھ ان سب کو تشویش ہونے لگی تھی۔۔۔۔

اسی لمحے دروازے پر ناک ہوا تھا۔۔۔ سمیعہ بیگم کی اجازت پر وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

اس کی ہاتھ میں پکڑی ٹرے میں ایک چھوٹا سا باؤل تھا۔۔۔ جس میں وہ ان کے لیے بغیر نمک کا دلیہ بنا کر لائی تھی۔۔۔ جس کو کھانے کے بعد وہ آرام سے دوا لے سکتی تھیں۔۔۔

"کیا میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔؟"

اس نے دروازے میں کھڑے ہوتے پوچھا تھا۔۔۔ ان تینوں کی نظریں اس پر جم گئی تھیں۔۔۔ سکائے بلو کلر کے لباس میں ملبوس وہ اس وقت بہت حسین اور پر کشش لگ رہی تھی۔۔۔

اس کا گلابی چہرا بنا میک اپ کے بھی چمک رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے کی معصومیت دیکھنے والوں کو اپنی جانب متوجہ کر دیتی تھی۔۔گلابی ہونٹوں کی گدازیت دور سے ہی محسوس ہوتی تھی۔۔۔

اس نے بالوں کو کیچر میں مقید کر رکھا تھا۔۔۔جن میں سے کچھ شریر زلفیں ابھی بھی اس کی دودھیا گردن کے گرد لپٹی ہوئی تھیں۔۔۔جو اس کے شوہر کی کمزوری بن چکی تھیں۔۔۔

مگر وہ یہ بات نہیں جانتی تھی کہ اس کا یہ حلیہ اس کے شوہر کو کس قدر بہکا دیتا تھا۔۔۔

اس کے پوچھنے پر رائنہ نے مسکرا کر سر ہلا دیا تھا۔۔۔ اسے اس لڑکی سے اب کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ اس نے اپنے بھائی کے انداز میں اس لڑکی کے لیے کچھ نوٹ کیا تھا۔۔۔

شگفتہ بیگم نے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ سمیعہ بیگم بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔ اس لڑکی کی وجہ سے ان کا بیٹا جیل گیا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی نجانے کیوں وہ انہیں بری نہیں لگتی تھی۔۔۔

کبھی کبھی اس لڑکی کی مظلومیت کا احساس ہوتا تھا تو ان کا دل ڈر جاتا تھا۔۔۔ عدیلہ نے بھی انہیں کہا تھا کہ ایک بار خود کو اس لڑکی کی جگہ پر رکھ کر دیکھیں اور پھر بتائیں کہ وہ غلط تھی یا ٹھیک۔۔۔

"آجاؤ بیٹا بیٹھو۔۔۔"

سمیعہ بیگم کے انداز میں خود بخود نرمی آگئی تھی۔۔۔۔

"تم کیوں آئی ہو یہاں۔۔۔؟؟ میرا بی پی مزید ہائی کروانے۔۔۔؟؟"

شگفتہ بیگم نے اسے خفگی سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔ اس لڑکی کے ساتھ انہوں نے اب تک کچھ بھی اچھا نہیں کیا تھا۔۔۔ اس سے نرمی سے بات تو کبھی کی ہی نہیں تھی۔۔۔ حقیر سمجھا تھا اسے۔۔۔

اور وہ اس وقت ان کی خدمت کے لیے خود کی وہاں آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"میں آپ کے لیے یہ دلیہ بنا کر لائی ہوں۔۔۔جب میری امی کی طبیعت خراب ہوتی ہے تو میں انہیں بھی بنا کر کھلاتی تھی۔۔۔آپ کھا کر دیکھیں بہت مزے کا ہوتا ہے۔۔۔اس کے بعد آپ میڈیسن لیجیے گا۔۔۔"

وہ ان کے قریب بیٹھتے نرمی سے بولی تھی۔۔۔شگفتہ بیگم خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھیں۔۔۔اس کے انداز میں فکر اور تشویش واضح دکھائی دی تھی انہیں۔۔۔

آپسی اختلاف ایک طرف۔۔۔ مگر اس نے زرہام نظامانی کو اپنی ماں، بھابھی اور بچوں کے ساتھ بہت شفقت اور محبت سے پیش آتے دیکھا تھا۔۔۔ وہ شخص ہمیشہ صرف اس کے لیے برا رہا تھا۔۔۔

یہی سوچ کر وہ بھی اس کے گھر والوں اور خاص کر اس کی ماں کے ساتھ تو اچھائی برت ہی سکتی تھی۔۔۔

ان میں سے تو کسی نے اس کے ساتھ برا نہیں کیا تھا۔۔۔ اس کے اس انداز اور فکر پر شگفتہ بیگم نے حیرت سے سمیعہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو انہیں دلیہ کھانے کا اشارہ کر رہی تھیں۔۔۔

اس دن گولی لگنے کے بعد زرہام نے جس طرح سے رودابہ کی سائیڈ لی تھی۔۔۔اور اب بھی جس طرح سے وہ اسے دیکھتا تھا۔۔۔سب کو یہ محسوس ہو چکا تھا کہ زرہام نظامانی دلی طور پر اس رشتے میں بندھ گیا ہے۔۔۔

وہ سب چاہ کر بھی اس لڑکی کو خود سے دور نہیں کر سکے گا۔۔۔۔

یہ بات شگفتہ بیگم بھی سمجھنے لگی تھیں۔۔۔مگر وہ ابھی دلی طور پر اسے قبول نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔جس لڑکی نے ان کے گھر کو سکون خراب کر دیا تھا۔۔۔ان کے بیٹے کو جس کی وجہ سے گولی لگی تھی۔۔

وہ بھلا اسے اپنی بہو کیسے تسلیم کر لیتیں۔۔۔

"کیا میں آپ کو کھلا سکتی ہوں۔۔۔؟؟"

اس نے ان کے پاس بیٹھتے نرمی سے پوچھا تھا۔۔۔ رائنہ خاموش نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اسے بھی اب یہ لڑکی اچھی لگنے لگی تھی۔۔۔ جو ایشا سے تو ہزار درجہ بہتر تھی۔۔۔

شگفتہ بیگم کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اُنہیں کھلانے لگی تھی۔۔۔ شگفتہ بیگم کو اس کے ہاتھ سے کھاتے دیکھ رائنہ کو اطمینان ہوا تھا۔۔۔

"اوکے مام۔۔۔اب آپ کی بہو آپ کے پاس ہے۔۔۔آپ کا خیال رکھنے لیے۔۔۔مجھے احمد کی کالز آرہی ہیں۔۔۔مجھے اب جانا ہو گا۔۔۔"

رائنہ کچھ دیر بیٹھ کر وہ منظر دیکھنے کے بعد مطمئین ہوتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"اوکے بھابھی خدا حافظ۔۔۔"

شگفتہ بیگم سے ملنے کے بعد وہ جھک کر بہت محبت سے رودابہ سے ملتی اس کے گال پر پیار کر گئی تھی۔۔۔

رودابہ اس کے والہانہ انداز پر ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔

"میرے بھیا کا بھی ایسے ہی خیال رکھیں۔۔۔اتنے بھی برے نہیں ہیں وہ۔۔۔بس تھوڑا غصے میں آ کر اوپر نیچے کر جاتے ہیں۔۔۔"

اس کے کان میں سرگوشی کرتے وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی تھوڑا غصے والی بات پر وہ دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔۔

ابھی اگر یہ غصہ کم تھا تو زیادہ کو حد کو جا سکتا تھا۔۔۔

رائنہ باہر نکلی تھی۔۔۔جب اسے کوریڈور سے گزرتے زرہام اپنے کمرے سے نکلتا دکھائی دیا تھا۔۔۔اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال تھا۔۔۔

"رودابہ کہاں ہے۔۔۔؟؟"

اس نے خفگی سے پوچھا تھا۔۔ وہ جب بھی گھر آتا تھا وہ کمرے میں ملتی تھی۔۔۔ آج اسے نہ پاکر زرہام نظامانی کا موڈ خراب ہوا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا شاید وہ اسے بتائے بغیر کہیں باہر چلی گئی ہے۔۔۔

اس کے انداز کی بے چینی رائنہ کو چونکا گئی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی وہ مسکرادی تھی۔۔۔ اس نے اپنے بھائی کو پہلے کبھی اتنا بے چین کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"مام کے کمرے میں ہیں آپ کی زوجہ محترمہ۔۔۔ اتنے پریشان مت ہوں۔۔۔ چھوڑ کر نہیں گئیں آپ کو۔۔۔"

رائنہ کے مسکرا کر چھیڑنے پر زرہام نے اسے ابرو اچکاتے گھورا

تھا۔۔۔

"ابھی اتنی نوبت نہیں آئی۔۔ کہ میں پریشان ہونے لگوں۔۔"

وہ شخص ماننے کو راضی ہی نہیں تھا کہ وہ ہارنے لگا ہے اس لڑکی کے

آگے۔۔۔

وہ تیزی سے شگفتہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ

اس کے انداز کی عجلت اور بے چینی کو دیکھ رائنہ مسکرا دی تھی۔۔۔

وہ عام لڑکی نہیں تھی۔۔۔ اس میں کچھ تو خاص تھا۔۔۔ جو آہستہ

آہستہ ان لوگوں کے دلوں میں گھر کر رہی تھی۔۔

جو اس سے نفرت کرتے تھے۔۔۔ مگر اس میں بہت بڑی وجہ اس کا زرہام نظامانی کے نام سے جڑے ہونا بھی تھی۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ جہاں سامنے ہی وہ شگفتہ بیگم کے پاس بیٹھی نظر آئی تھی۔۔ وہ بستر پر لیٹی ہوئی تھیں۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟ اور مام کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

وہ فکر مندی سے آگے بڑھا تھا۔۔۔ مگر روادبہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی اسے وہیں روک گئی تھی۔۔

"آہستہ بولیں۔۔۔ وہ دوا لے کر ابھی سوئی ہیں۔۔۔"

اس نے اسے اشارے سے چپ رہنے کو کہا تھا۔۔۔

"تم نے سلایا ہے انہیں۔۔۔؟؟ دوا دے کر۔۔۔؟؟"

زرہام نے سوالیہ نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔رودابہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اس شخص کی آنکھوں میں شک دیکھ وہ مزید کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔جو اسے گھورتا آگے بڑھا تھا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھی میڈیسن چیک کرنے لگا تھا۔۔۔وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ یہ لڑکی اس کے گھر والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کر رہی تھی۔۔۔

کیونکہ ان میں سے کسی نے اس کے ساتھ اچھا رویہ نہیں رکھا تھا۔۔۔اسی لیے وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا اس کے خلوص پر۔۔۔

نجانے کیوں مگر اس کے شک کرنے پر رودابہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"آپ اور آپ کے گھر والوں جیسا دل نہیں ہے میرا۔۔۔انسانیت بھی ہے مجھ میں اور خدا کا خوف بھی۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتے وہ سرد لہجے میں بولی تھی۔۔۔زرہام نے پلٹ کر اس کی آنکھوں میں چمکتی نمی اور چہرے کی پھیکی پڑتی رنگت دیکھی تھی۔۔۔

جو اس کی جانب شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھتے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

زرہام نے پلٹ کر شگفتہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اس کے نکلتے ہی آنکھیں کھول چکی تھیں۔۔۔وہ ابھی تک جاگ رہی تھیں۔۔۔

"مام کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔؟؟"

زرہام نے ان کے پاس بیٹھتے فکر مندی سے پوچھا تھا۔۔۔

"آپ کو اس نے کونسی میڈیسن دی ہے۔۔۔؟؟ آپ نے اس سے میڈیسن کیوں لی۔۔۔؟؟"

اس کے تشویش بھرے انداز پر وہ اسے خاموش نگاہوں سے دیکھتی رہی تھیں۔۔۔

"میں بھول کر غلط دوا کھانے لگی تھی۔۔۔ سمیعہ اور رائنہ بھی یہی پر تھیں۔۔۔ ان دونوں نے بھی دھیان نہیں دیا۔۔۔ مگر تمہاری بیوی نے دیکھ لیا۔۔۔ وہ شاید اپنی ماں کی وجہ سے ان دوائیوں سے واقف ہے۔۔

اس نے پھر مجھے صحیح والی دوا دی ہے۔۔ میری خدمت کر رہی ہے

تمہاری بیوی۔۔۔ یہ دیکھو۔۔۔ یہ بنا کر لائی میرے لیے۔۔۔ اور تم

اس پر شک کر رہے ہو۔۔۔؟؟ حیرت ہو رہی مجھے دیکھ کر۔۔۔

ہمیں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہنے دیتے اور خود اس کو تکلیف

سے دوچار کرتے ہو۔۔۔؟"

وہ اس کی جانب دیکھتے پوچھ رہی تھیں۔۔۔ اور ان کی پوری بات سنتا

وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔

وہ کچھ دیر کے لیے سچ میں پریشان ہو گیا تھا۔۔ مگر اب اسکی

آنکھوں کا اضطراب مزید بڑھنے لگا تھا۔

"ہم نے۔۔۔ اور خاص کر میں نے۔۔۔۔ بہت برا کیا ہے اس کے

ساتھ۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔ اس کو بہت تکلیف اور اذیت سے

دوچار کیا ہے۔۔ مگر اس کے باوجود وہ اتنی اچھی کیوں ہے۔۔۔ اس

رات اس نے میرا ابھی خیال رکھا۔۔۔ اور اب آپ کا۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ سب گھر والوں کے ساتھ اچھے تعلقات بنا رہی

ہے۔۔

وہ میری ہر زیادتی پر خاموش ہو جاتی ہے۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ

کسی انسان میں اتنا صبر کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ کوئی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا

ہے۔۔۔

مجھے لگا وہ اپنے بھائی کا بدلہ لینے کی خاطر شاید آپ کو۔۔۔ میرا دماغ خراب ہے۔۔۔ مجھے لگتا وہ بھی میری طرح کم ظرف ہے۔۔۔"

وہ ماں کے سامنے ہی اپنے اندر کی بات کہہ سکتا تھا۔۔۔ بات کرتے ہوئے اس کی آنکھوں کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اس کے اندر کی کیا کیفیت تھی۔۔۔ سامنے بیٹھی شگفتہ بیگم اچھے سے سمجھ چکی تھیں۔۔۔

"محبت کرنے لگے ہو اس سے۔۔۔؟؟"

اس کی اتنی تفصیلی بات کے بدلے ان کا سوال بہت مختصر تھا۔۔۔

زرہام نے خاموش نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ مسکرائی تھیں۔۔

"اچھی تو بہت ہے۔۔۔اب مجھے بھی اچھی لگنے لگی ہے۔۔۔ہمیشہ کے لیے اسے اپنی بہو رکھنا چاہتی ہوں۔۔۔"

وہ بیٹے سے فرمائش کررہی تھیں۔۔وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔

"آپ کو تو ایشا نہیں چاہیے تھی۔۔۔"

ان کے ہاتھ لبوں سے لگاتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔اب نہیں چاہیے۔۔۔وہ اچھی نہیں ہے۔۔۔"

ان تک بھی شاید اس کی کچھ باتیں پہنچ چکی تھیں۔۔۔۔

"وہ بہت نفرت کرتی ہے آپ کی بیٹے سے۔۔۔۔ کبھی بھی راضی نہیں ہو گی۔۔۔ بہت برا کیا ہے اس کے ساتھ۔۔۔ یہ جانتا ہی نہیں تھا کہ یہ دل اسی کے آگے بے بس ہو جائے گا۔۔۔ اپنے خاندان کا نام اور وقار بچانے کی خاطر۔۔۔ جو کھیل کھیلا تھا اس کے ساتھ۔۔۔ اسی کھیل میں اپنا دل ہار بیٹھا۔۔۔

محبت واقعی بہت خطرناک شے ہے۔۔۔۔ معاف نہیں کرتی۔۔۔"

اس کی بات پر شگفتہ بیگم ہولے سے مسکرائی تھیں۔۔۔

"اگر نفرت کرتی ہے تو بدلو اس کی نفرت کو محبت میں۔۔ تمہارے لیے کونسا مشکل کام ہے۔۔۔"

انہیں وہ معصوم صورت والی پیاری سی لڑکی نجانے کیوں دل کو بہت بھا گئی تھی۔۔۔ شاید انہیں بھی کہیں نہ کہیں احساس ہو رہا تھا۔۔۔ کہ ان کی طرف سے زیادتیاں تو ہوئی تھیں۔۔۔

بہت زیادہ ہوئی تھیں۔۔۔ جس کا ازالہ اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔ ان کی بات پر اس کے لبوں پر تلخی بھری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔

"وہ اپنے بھائی کا قاتل مانتی ہیں ہمیں۔۔جب تک اس کے بھائی کی قتل کے بارے میں پتا نہیں چلے گا۔۔۔وہ نہ معاف کرے گی اور نہ اب اعتبار کرے گی۔۔۔"

زرہام کا انداز کر عجیب سا تھا۔۔۔

"مگر ہمارے خاندان میں سے کسی نے اس کے بھائی کا قتل نہیں کیا۔۔۔ہماری کوئی دشمنی نہیں تھی شمریز سے۔۔۔"

شگفتہ بیگم یقین سے بولی تھیں۔۔۔مگر زرہام اس پل کچھ نہیں بول پایا تھا۔۔۔

اسے بھی اب محسوس ہونے لگا تھا کہ سب کچھ ویسا نہیں تھا جیسا دکھایا جا رہا تھا۔۔ کہیں کچھ تو گڑبڑ ہوئی تھی۔۔۔

یا پھر بہت برا ہوا تھا۔۔۔

اس نے شگفتہ بیگم کو ابھی اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔ مگر وہ خفیہ طور پر اس معاملے پر انویسٹیگیشن شروع کروا چکا تھا۔۔۔ جس کے بارے میں اس نے کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔۔

کچھ دیر شگفتہ بیگم کے پاس بیٹھنے کے بعد وہ انہیں آرام کرنے کا کہتا وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔ جہاں وہ صوفے پر بیٹھی کسی سے فون پر بات کرتے نظر آئی تھی۔۔۔

اسے آتا دیکھ رودابہ کے چہرے کے زاویے بدلے تھے۔۔ مگر وہ رخ موڑ گئی تھی۔۔۔

زرہام اس کے قریب صوفے پر جا کر بیٹھا تھا۔۔ رودابہ نے فاصلہ قائم کیا تھا۔۔

وہ اس وقت مہرون رنگ کے شیفون کے بہت ہی خوبصورت لباس میں ملبوس تھی۔۔۔

دوپٹہ کندھوں کے گرد پھیلا رکھا تھا۔۔کانوں میں اس نے چھوٹے چھوٹے ٹاپس پہن رکھے تھے۔۔۔

حسین زلفیں اس وقت کیچر میں مقید تھیں۔۔وہ رخ موڑے بیٹھی تھی۔۔۔۔

زرہام کی نظر اس کے کان کی پشت پر چمکتے تل پر پڑی تھی۔۔۔اس کی گردن آج بالوں کی قید سے آزاد تھی۔۔۔

دودھیا گردن کی پشت پر بھی ایک سیاہ پرکشش تل چمک رہا تھا۔۔۔وہ اسے تکے گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی نگاہوں کی تپش پر وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔اس نے سوچا تھا کہ وہ اس کے ہونے نہ ہونے پر کوئی ری ایکشن نہیں دے گی۔۔۔ مگر وہ اس کو ایسے فرصت سے گھور رہا تھا کہ رودابہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

"میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔"

اس شخص کے سامنے وہ راحیل سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

"کس سے بات کر رہی تھی۔۔۔؟؟"

اس کے فون بند کرنے پر اس نے سرسری سا پوچھا تھا۔۔

"جس سے بھی کروں۔۔۔ آپ کو کیوں بتاؤں۔۔۔؟؟"

اس نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ مگر زرہام نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

رودابہ نے سرد نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

"آپ ایسا کوئی حق نہیں رکھتے۔۔۔۔"

رودابہ نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ ایسا کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔

اس کی ملائم انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں پھنساتے اس نے ایک جھٹکا دیا تھا۔۔روادبہ کی انگلیاں چٹخنے کی آواز آئی تھی۔۔۔روادبہ کو درد کا احساس ہوا تھا۔۔

"میں کتنے حق رکھتا ہوں۔۔اگر ابھی گنوانے بیٹھ گیا تو تمہارے کانوں سے ہی دھویں نکلنے ہیں۔۔۔"

وہ اس کے ہاتھ کو اب بھی نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔کبھی اس کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسا کر مٹھی بند کرلیتا تھا۔۔۔

اس کی بات پر روادبہ کے چہرے کی رنگت بے تحاشا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے میرے سوال کا جواب دو۔۔۔ کس سے بات ہو رہی تھی۔۔

؟"

اس نے پھر سے پوچھا تھا۔۔ رودابہ نے خفگی سے اسے گھورا تھا۔۔۔

اور موبائل مزید مضبوطی سے اپنی گرفت میں قید کیا تھا۔۔۔

"دوست تھا میرا۔۔۔ اسی سے بات کر رہی تھی۔۔"

رودابہ نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کے ہاتھ پر ناخن مارتے خفگی

سے کہا تھا۔۔۔

اس کے اس جواب پر زرہام کہ گرفت مزید سخت ہوئی تھی۔۔۔

اس نے رودابہ کو ایک جھٹکے سے اپنے قریب کھینچا تھا۔۔۔

وہ اس کے بہت قریب صوفے پر جا گری تھی۔۔۔اس کی رنگت سرخ تھی۔۔۔اس شخص کے دیکھنے کا انداز پہلے سے مختلف تھا۔۔۔

"کونسا دوست۔۔"

اس کی کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال بنا ہوا تھا۔۔۔اسے یہ بات مذاق میں بھی پسند نہیں تھی۔۔۔

"ہے ایک۔۔۔"

رودابہ کو اس کی آنکھوں میں خفگی دیکھ سکون مل رہا تھا۔۔۔

"تم میری اجازت کے بغیر کسی سے بات نہیں کر سکتی۔۔۔"

وہ دھونس بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔روودابہ اس وقت اس کے بے پناہ قریب تھی۔۔۔اس سے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہ اس کی گردن کے گرد سے دوپٹہ نکالتے اس کے دونوں ہاتھوں کو پشت پر باندھ گیا تھا۔۔۔۔

روودابہ نے اس کی بے باک حرکت پر اسے دیکھا تھا۔وہ اس وقت بنا دوپٹے کے اس کے سامنے تھی۔۔۔اس کے نازک وجود کی رعنائیاں واضح ہو رہی تھیں۔۔۔

اس نے زرہام سے اپنا دوپٹہ لینے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر وہ اسے اپنے ہاتھ پر لپیٹ گیا تھا۔۔۔

رودابہ نے نوٹ کیا تھا کہ وہ بہت گہری بے خود نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اور وہ اس کی نگاہوں سے بری طرح پزل ہو رہی تھی۔۔۔اس شخص کو نجانے کبھی کبھی کیا ہو جاتا تھا۔۔۔

اس کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔

"آپ میری اجازت کے بغیر ڈیٹ پر جا سکتے ہیں دوسری لڑکی کے ساتھ۔۔۔میں صرف بات بھی نہیں کر سکتی۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔"

اس کے لبوں سے بے ساختہ یہ بات نکل گئی تھی۔۔ وہ کہنا نہیں چاہتی تھی۔۔

اس کی بات پر زرہام نظامانی کی آنکھوں میں ایک چمک آئی تھی۔۔

"تمہیں برا لگا۔۔۔؟؟"

اس کی مزاحمت پر زرہام نے اسے ہلکا سا جھٹکا دیا تھا۔۔ وہ اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔

"مجھے برا کیوں لگے گا۔۔ میرے نزدیک آپ کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔۔۔ اگر ابھی مجھے اپنی ماں کا خیال نہ ہوتا تو میں اس گھر میں نہ ہوتی۔۔۔ جس گھر میں میرے بھائی کا قاتل سانسیں لے رہا ہے۔۔۔"

وہ اس کی گرفت سے نکلنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔ مگر وہ اس کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔۔۔

رودابہ کے کڑوے جملوں پر وہ اسے تکے گیا تھا۔۔

"کتنی نفرت کرتی ہو مجھ سے۔۔؟"

اس نے پوچھا تھا۔۔ رودابہ کی آنکھوں کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

"برباد ہوتے دیکھنا چاہتی ہوں اس خاندان کو۔۔۔ جیسے میرا گھر برباد ہوا۔۔۔"

اس کی بات پر زرہام اسے تکے گیا تھا۔۔ اور اس کے چہرے کو اپنے قریب کر گیا تھا۔۔

اتنا کہ اس کی گرم سانسیں رودابہ کے چہرے کو جھلسانے لگی تھیں۔۔۔

"برباد تو ہو چکا ہوں میں۔۔۔ تم نظر نہیں آرہا میرا ہارا ہوا انداز۔۔۔"

اس کے ہونٹ رودابہ کے ہونٹوں سے ٹکرائے تھے۔۔۔ رودابہ کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔

اس کی سحر انگیز مہک رودابہ کے حواسوں پر چھائی ہوئی تھی۔۔۔وہ اس پل اس لمحے میں جیسے قید ہو گئی تھی۔۔

اس شخص کی آنکھوں میں آج پہلی بار اسے اذیت دکھائی دی تھی۔۔۔وہ بنا کچھ بولے اسے تکے گئی تھی۔۔

"تم سے محبت کا کھیل کھیلتے سچ میں محبت کر بیٹھا ہوں۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا اس پل رودابہ کو جیسے ہپنوٹائز کر گیا تھا۔۔۔اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

یہ شخص اس کے سامنے محبت کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔آج اس اظہار کی شدت ان بھوری آنکھوں میں واضح طور پر دکھائی دی تھی۔۔۔

وہ یقین نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ان مقناطیسی آنکھوں میں ایسی شدت اور تڑپ تھی کہ اس کا دل اس کے لاکھ انکاری ہونے کے باوجود اس شخص پر پھر سے یقین کر گیا تھا۔۔۔

"میں شدید نفرت کرتی ہوں۔۔۔ میری نفرت کبھی محبت میں نہیں بدل سکتی۔۔ اس کی شدت پر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے آغازرہام نظامانی۔۔۔ آپ اگر دوبارہ سازش کے تحت کر رہے ہیں تو پیچھے ہٹ جائیں۔۔۔

اس بار فائدہ نہیں ملے گا آپ کو۔۔۔"

اس کے سینے پر بازو رکھتے وہ اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔زرہام اس کی بات پر تلخی سے مسکرایا تھا۔۔۔

اب اس لڑکی کو اس کا ہر اقرار جھوٹا ہی لگنا تھا۔۔۔وہ چاہے جو بھی کر لیتا۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا سکون برباد کیا تھا۔۔اس کی مغروریت اور اس کا گھمنڈ اس کی تباہی کا باعث بن گئے تھے۔۔۔۔ اس لڑکی کے ساتھ جو وہ کر چکا تھا اس نے یقین نہیں کرنا تھا کبھی۔۔۔

رودابہ اٹھنے لگی تھی۔۔جب ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔

سکرین پر راحیل کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔زرہام کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔اس کے رودابہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔جو گھبراہٹ کا شکار ضرور ہوئی تھی۔۔۔مگر اس کی خاموشی پر جلدی سے موبائل اٹھاتی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔

زرہام سمجھ گیا تھا کہ وہ پہلے بھی اسی سے بات کر رہی تھی۔۔۔اس نے سر صوفے کی پشت پر ٹکا دیا تھا۔۔۔

وہ کچھ دیر ایسے ہی بیٹھا رہا تھا۔۔۔جب اس کا پاس رکھا فون بجنے لگا

تھا۔۔۔

"سر ایک بہت اہم اور بڑی خبر ہے۔۔۔"

دوسری جانب اس کا خاص آدمی تھا۔۔۔

"کیسی خبر۔۔۔؟؟"

اس نے پیشانی مسلتے پوچھا تھا۔۔۔

"کل آپ کے گھر جو گرینڈ پارٹی ہونی ہے۔۔۔اس میں بہت کچھ

غلط ہونے کا اندیشہ ہے۔۔۔آپ کے خاندان کے کسی انسان پر

حملہ ہو سکتا ہے۔۔۔اس کے علاوہ بھی سننے میں بہت کچھ آ رہا ہے۔۔۔ آپ کے پیٹھ پیچھے بہت بڑی پلاننگ ہو رہی ہے۔۔۔۔"

اسے خفیہ خبر ملی تھی۔۔۔زرہام کے چہرے کے تاثرات سرد ہوئے تھے۔۔۔

"کون کروائے گا حملہ اور کس پر۔۔۔؟؟"

اس کی آواز میں وحشت تھی اب۔۔۔۔جس خاندان کی حفاظت کرنے کی کوشش میں اس نے اپنا سکون برباد کر دیا تھا۔۔۔اسے کون نقصان پہنچانے کی غلطی کر رہا تھا۔۔۔مگر اگلے لمحے اس کی

سماعتوں میں جو نام گونجا تھا وہ کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل نہیں پایا تھا۔۔

"آپ کی مسز رودابہ اکبر۔۔۔۔وہ حملہ کروانے والی ہیں۔۔۔۔

آپ کے علاوہ آپ کے گھر کا کوئی بھی مرد اس حملے کا نشانہ بن سکتا ہے۔۔۔آپ کے حوالے سے سختی سے ہدایات دی گئی ہے کہ آپ کو زرا سی خراش بھی نہ آئے۔۔۔"

دوسری جانب سے بات مکمل کی گئی تھی اور زرہام نظامانی کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔

وہ کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا تھا۔۔۔یہ خبر اسے دوسری جانب سے جو انسان دے رہا تھا۔۔وہ کبھی شک کی بنیاد پر کوئی خبر نہیں دیتا تھا۔۔۔

اس کی خبر مکمل تصدیق کے ساتھ زرہام نظامانی تک پہنچتی تھی۔۔۔

"وہ اکیلے اتنا بڑا کام نہیں کر سکتی۔۔۔اس کے ساتھ کون ہے۔۔۔؟؟"

اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا تھا۔۔۔شاید وہ جانتا تھا کہ دوسرا نام جو لیا جائے گا۔۔۔وہ بھی اس کے دل پر بہت بھاری پڑے گا۔۔۔اور یہی ہوا تھا۔۔۔

یہ نام سنتے وہ آنکھیں میچ گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔

"راحیل نظامانی۔۔۔ آپ کے چچا ریحان نظامانی۔۔۔۔انہیں لگتا ہے کہ ان کے فادر کے قتل کے پیچھے آپ لوگوں کو ہاتھ ہے۔۔۔وہ قصوروار سمجھتے ہیں آپ لوگوں کو۔۔اسی خاطر انہوں نے یہ ساری پلاننگ کی ہے۔۔۔

اس پلاننگ میں آپ کی وائف سے زیادہ راحیل نظامانی کی شمولیت ہے۔۔۔مگر وہ ان کے ساتھ دینے کے لیے راضی ہو گئی ہیں۔۔۔

ان کا مقصد صرف آپ کو توڑنا اور درد دینا ہے۔۔۔

اس خاندان کو توڑ کر۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور زرہام نظامانی اپنی کنپٹی مسلتا خود پر قابو پا رہا تھا۔۔

اس نے بنا کچھ بولے کال کاٹ دی تھی۔۔ وہ صوفے کی پشت سے سے ٹکائے ایسے ہی بیٹھا رہا تھا۔۔ جب کچھ دیر بعد وہ اندر آئی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر سکون تھا۔۔

زرہام خاموش نگاہوں سے اسے دیکھے گیا تھا۔۔۔ اس لڑکی کو اس نے جتنی اذیت دی تھی۔۔۔ وہ اب ایک ایک کر کے لوٹا رہی تھی۔۔۔ اس کی نگاہوں کی تپش پر رودابہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کی لہو رنگ آنکھوں سے نگاہیں ملنے پر اس کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔

زرہام کچھ دیر اس کی جانب دیکھتا رہا تھا۔۔۔اس کے دلفریب نقوش کو اپنی آنکھوں میں بساتے وہ نظریں پھیر گیا تھا۔۔

رودابہ کو وہ اس پل بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔ نجانے کیوں مگر اس شخص کی فکر ہونے لگی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے ان کو۔۔۔؟؟"

وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا بالوں میں برش کر رہا تھا۔۔۔شاید کہیں جانے لگا تھا۔۔

"مجھے کیا جو بھی ہوا ہو۔۔۔؟؟میرا کوئی تعلق نہیں ہے اس شخص سے۔۔"

اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا تھا۔۔

مگر اس کی ابھری ہوئی رگیں۔۔۔۔خطرناک حد تک سرخ آنکھیں۔۔۔

روودابہ کو وہ ٹھیک نہیں لگا تھا۔۔۔وہ آفس سے تو لوٹ آیا تھا۔۔۔

پھر کہاں جا رہا تھا۔۔۔۔

روودابہ اپنی انگلیوں کو مروڑتے کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"بات سنیں۔۔۔"

اس کے جیسے ہی قدم باہر کی جانب بڑھایا۔۔۔وہ اسے پکار گئی تھی۔۔۔

زرہام نے پلٹ کر سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کہاں جارہے ہیں۔۔۔؟"

رودابہ چلتی ہوئی اس کے مقابل آئی تھی۔۔۔بالوں کو کیچر میں مقید کیے رف سے حلیے میں بھی وہ اس کے دل کو بر قرار کر گئی تھی۔۔۔

اس لڑکی نے اس کی زندگی میں شامل ہو کر اس جیسے مغرور انسان کی اکڑ توڑ کر رکھ دی تھی۔۔۔اس کا غرور اپنے پیروں تلے روند دیا تھا۔۔اگر وہ پہلے والا زرہام نظامانی ہوتا تو اس خبر کے بعد اب تک راحیل کے ساتھ ساتھ اس لڑکی کا بھی گلا دبا چکا ہوتا۔۔۔

مگر روادبہ اکبر کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ اس نے اس شخص کے ساتھ کیا کر دیا تھا۔۔

اس کے دل پر ایسی قابض ہوئی تھی کہ وہ اس کو مزید تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے بہتا آنسو زرہام نظامانی کو بے چین کر دیتا تھا۔۔۔

وہ سب جو اس کے ساتھ کیا تھا۔۔۔ وہ یاد آتے زرہام کا دماغ پھٹنے لگتا تھا۔۔۔ دل کا سکون تو باقی بچا ہی نہیں تھا۔۔۔۔ یہ تو اسی دن روٹھ گیا تھا جب وہ پہلے دن سسکتی ہوئی اس کے گھر سے نکالی گئی تھی۔۔۔

وہ رات زرہام نظامانی پر بہت بھاری تھی۔۔۔ وہ اپنی بہن کا فنکشن خراب ہونے اور لوگوں کے سامنے اتنا تماشا بننے پر غصے سے پاگل

ہو گیا تھا۔۔۔اس کے صرف اسے ڈرانے کی خاطر وہ سب کیا تھا۔۔۔

اس بات سے بے پرواہ ہو کر کہ اس بچاری نے اپنا بھائی کھویا تھا۔۔۔شدید صدمے کا شکار تھی وہ۔۔۔

اوپر سے وہ اسے مزید اذیت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

اگلے دن اس کے پوچھنے پر۔۔۔اسے گیٹ پر کھڑے دلاور خان نے اس لڑکی کی دی گئی سبھی بد دعاؤں کا بتایا تھا۔۔۔

اس بھاری رات کے بعد آگے کی زندگی تو مزید نے سکون ہو گئی تھی۔۔۔اس کے گھر والوں کا کہنا تھا کہ اس لڑکی کو ان کے دشمنوں

کی جانب سے بھیجا گیا ہے۔۔۔ اسے غائب کر دے یا ختم کر دے۔۔۔

اسی میں بھلائی تھی ان کی۔۔۔ مگر وہ ایسا کچھ نہیں کر سکا تھا۔۔۔ نہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے شمریز کے قتل کی تحقیقات کروائی تھیں نصیر صاحب کو کہہ کر۔۔۔ جب ریحان چاچو کا قتل ہوا تھا وہ تب ملک سے باہر تھا۔۔۔ کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔

اسے یہی بتایا گیا تھا کہ ان سب لوگوں کو سزا ہو چکی ہے جو ریحان صاحب کے قتل میں ملوث تھے۔۔۔ انہیں میں ہی شمریز بھی تھا۔۔۔ جس کے خلاف کچھ ثبوت نکلے تھے۔۔۔

مگر بعد میں اس کے گھر والوں کی جانب سے کیس لڑے جانے پر ان الزامات کو جھوٹا ثابت کر دیا گیا تھا۔۔۔ اور اسے اس کیس سے بری کیا گیا تھا۔۔۔

شمریز کے جیل سے نکلتے ہی اس کو قتل کر دینا۔۔۔ اور الزام ان کے خاندان پر لگا دیا جانا۔۔۔ وہ اس پر الجھا تھا۔۔۔ اس قتل کے

ملزمان دو ہی لوگ سامنے آئے تھے۔۔۔جو قتل کر کے بھاگتے ہوئے کسی حادثے کا شکار ہو گئے تھے۔۔

ان کی گاڑی وہیں جل گئی تھی۔۔۔ساری باتیں بھی ان کے ساتھ جل کر راکھ ہو گئی تھیں۔۔۔ شمریز کے کیس کا آگے کچھ نہیں ہو سکا تھا۔۔۔اس نے غصے میں کچھ غلط فیصلہ کیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کے ساتھ زیادتی کی تھی۔۔۔مگر اس نے ہر کیس کی تحقیقات بھی کروائی تھی۔۔

رودابہ پر جان لیوا حملہ کروانے والا کوئی اور نہیں عباس شیر ازی تھا۔۔جس نے ان کا ڈرائیور خرید کر ان کی گاڑی کا استعمال کیا

تھا۔۔ اور ان کی پلاننگ کے مطابق سارا الزام نظامانی خاندان پر ہی آیا تھا۔۔

اس نے اس معاملے پر کوئی تحقیق خود نہیں کروائی تھی۔۔۔ نصیر صاحب اور رحیم صاحب نے ہی سب کچھ بتایا تھا اسے۔۔ وہ اپنے خاندان کے ہر بندے پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتا تھا۔۔

بھروسہ تو وہ راحیل پر بھی بہت کرتا تھا۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ راحیل کچھ ایسا کرے گا۔۔

دل کو بہت ٹھیس پہنچی تھی یہ جان کر۔۔۔وہ چاہتا تو ابھی اور اسی وقت راحیل کا دماغ ٹھکانے لگوا دیتا۔۔۔ مگر وہ اب اس لڑکی کو اس کی جنگ لڑنے دینا چاہتا تھا۔۔۔وہ بیچ میں نہیں آنا چاہتا تھا۔۔ اپنے خاندان کو محفوظ رکھنے کے لیے وہ اب بھی کھڑا تھا۔

"ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں۔۔۔"

اس نے رودابہ کے بکھرے حلیے سے نگاہیں چراتے کہا تھا۔۔

"وہ مجھے بتانا یاد نہیں رہا۔۔۔ آج میری پھوپو کے بیٹے کی منگنی کی رسم ہے۔۔۔ تو انھوں نے ہم دونوں کو انوایٹ کیا ہے۔۔۔۔ ابھی بھابھی پوچھ رہی ہیں۔۔۔ کافی دن ہو گئے میں وہاں نہیں گئی۔

امی آپ سے ملنا بھی چاہتی ہیں۔۔۔"

رودابہ کی ٹون ایک دم سے بدلی ہوئی تھی۔۔۔۔اس لڑکی کو لگ رہا تھا کہ سامنے کھڑا شخص اس کی پلاننگ سے بے خبر ہے۔۔۔۔

"میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔آنٹی سے مل لوں گا۔۔۔مجھے نہیں لگتا میرا منگنی میں شرکت کرنا ضروری ہے۔۔۔"

وہ اس کی جانب سے رخ موڑتے بولا تھا۔۔۔سب کچھ جان کر بھی وہ اس لڑکی پر غصہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔بلکہ اس وقت دل اس کے ساتھ رہنے کا خواہاں تھا۔۔

اس کی معافی کا طلبگار تھا۔۔۔ وہ چاہتا تھا کہ رودابہ اس کے ساتھ برا

کرے۔۔ اسے تکلیف پہنچائے۔۔۔ تا کہ اس کی دی گئی تکلیف کو

کچھ حد تک ازالہ ہو سکے۔۔۔

اور وہ لڑکی کر بھی رہی تھی۔۔۔ وہ اس کے بھائی کو نقصان پہنچانے

جا رہی تھی۔۔۔ جو ان سب معاملات میں بالکل بے قصور تھا۔۔۔

ہاں مگر اس پر کیا گیا وار زرہام نظامانی کے دل پر ہونا تھا سیدھا۔۔۔

یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

"ضروری ہے۔۔۔"

روودابہ آہستگی سے بولی تھی۔۔۔اس کی نظریں بار بار زرہام کے چہرے کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔اس کی سرخ آنکھیں نجانے کیوں اسے بے چین کر رہی تھیں۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ زرہام جائے۔۔۔

اس کی بات پر زرہام نظامانی نے پلٹ کر اس لڑکی کو گھورا تھا۔۔۔

"چلو۔۔۔"

اس نے ساتھ آنے کو کہا تھا۔۔۔

"میں ایسے تو نہیں جاؤں گی۔۔۔تیار ہونا ہے مجھے۔۔۔بس دس منٹ۔۔۔"

وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔زرہام گہرا سانس بھرتا وہیں صوفے کے بیٹھ گیا تھا۔۔

کچھ دیر بعد وہ کمرے میں آئی تو زرہام کی سانس جیسے ایک لمحے کو تھم گئی تھی۔پنک کلر کا فراک اس کے وجود پر یوں سجا تھا جیسے یہ رنگ صرف اسی کے لیے بنایا گیا ہو۔۔۔

لباس کی سادگی میں ایک عجیب سی شان تھی، جو اس کی نازک سی شخصیت کو اور بھی نمایاں کر رہی تھی۔

وہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اسے بے خود سا تکے گیا تھا۔۔۔

اس کی معصوم آنکھوں میں ٹھہری حیا دل کو چھو لینے والی تھی، جیسے وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی انجان بنی بیٹھی ہو۔

ہونٹوں پر لگی ریڈ لپسٹک اس معصوم حسن کے ساتھ ایک خاموش سی قیامت تھی۔ جو اس وقت زرہام نظامانی کے دل پر ٹوٹ رہی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر نہ بناوٹ تھی نہ دکھاوا، پھر بھی اس کی مکمل تیاری میں ایسا حسن تھا جو سیدھا دل پر وار کرتا تھا۔ وہ معصوم بھی تھی اور قیامت خیز بھی۔۔۔ اور زرہام کمرے میں بیٹھا، اس حسن کے سامنے خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔

وہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی، مگر اس کی خاموشی بھی زرہام کے دل میں ہلچل مچا رہی تھی۔۔۔

کاجل لگی آنکھیں جب اٹھتیں تو ایک پل کے لیے، مگر وہ ایک پل زرہام کے لیے کافی تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ آنکھیں کچھ کہہ رہی ہوں، اور زرہام ہر لفظ سن رہا ہو۔۔۔۔ بغیر آواز کے۔۔۔

یہ معنی خیز خاموشی کمرے کی فضا کو مزید بوجھل کر گئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں سجا ہلکا سا کاجل، جیسے ہر نظر کو قید کرنے کے لیے کافی ہو۔ وہ پلکیں جھپکاتی تو زرہام کا دل بے اختیار دھڑک اٹھتا۔

اس نے اپنے دھیان میں لاشعوری طور پر اپنے سیاہ بالوں کو گردن

پر سے سمیٹا تھا۔۔

پھر وہ سٹائل پسند نہ آنے پر اگلے لمحے انہیں کھلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

بال نرم لہروں کی طرح اس کی گردن کو چھو گئے تھے۔۔۔

زرہام نے بھاری بوجھل سانس خارج کی تھی۔۔۔۔

"لڑکی جانتی بھی ہے۔۔۔ کہ یہ سب کیا کر رہی ہے؟"

وہ دل ہی دل میں بولا تھا۔۔۔ اور سائیڈ دراز سے سیگریٹ کا باکس

نکالتا ایک سیگریٹ سلگھا گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں جل رہی تھی۔۔۔وہ اپنے اعصاب پر قابو نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس کی بیوی تھی۔۔۔وہ اس پر شرعی اور قانونی حق رکھتا تھا۔۔۔اس لڑکی کے لیے دل میں جو شدت بھری دیوانگی پیدا ہو چکی تھی۔۔

اس کا تو اب کوئی اندازہ ہی نہیں تھا۔۔۔مگر وہ اس کی مرضی کے خلاف کوئی بھی تعلق قائم کرنے اس کو مزید اذیت نہیں دینا چاہتا تھا۔۔اس لیے خود پر قابو پائے ضبط کی انتہاؤں پر تھا اس وقت۔۔۔جو اس کی آنکھوں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا۔۔۔رودابہ نے بالوں کو آزاد چھوڑ دیا تھا۔۔۔جو پھر اس کی گردن سے ٹکرائے تھے۔۔۔

اور زرہام کے دل نے جیسے ساتھ ہی ایک اور بے ترتیب دھڑکن لی

تھی۔۔۔

اس کی تپش زدہ نظروں پر روادبہ کے ہاتھ کانپ گئے تھے۔۔۔

معصومیت چہرے پر صاف جھلک رہی تھی۔

زرہام کی آواز دل میں گونجی:

"یہ معصومیت۔۔۔ کسی دن مجھے مکمل ختم کر دے گی۔"

وہ بالوں کو سیٹ کر رہی تھی۔۔

اور زرہام کا دل، نگاہیں، سوچ۔۔۔سب اس کے گردن سے ٹکرانے والے ان سیاہ بالوں کے ساتھ بے اختیار ہو چکے تھے۔

"قیامت ہو تم۔۔۔۔"

زرہام نظامانی کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

شاید اتنا آہستہ کہ صرف اس کا دل ہی سن سکا ہو۔۔۔۔وہ بالوں کو کھلا چھوڑتی دوپٹے کو کندھے پر پھیلاتی ہلکے سے میک اپ کے ساتھ بہت زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

اس کے لبوں پر سجی ریڈ لپسٹک نے اس کے ہونٹوں کی دلکشی کو مزید بڑھا دیا تھا۔۔۔۔

"چلیں۔۔۔"

وہ اٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔زرہام نظامانی اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ آدھ جلا سیگریٹ اس نے ایش ٹرے میں مسل دیا تھا۔۔۔اس کے انداز میں عجیب سی خماری تھی۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔رودابہ کو اس کی گہری دیوانگی بھری نگاہیں پزل کر گئی تھیں۔۔۔اس نے پیچھے ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔جب مقابل کو نجانے کیا ہوا تھا کہ وہ اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

رودابہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔

"ان ہونٹوں پر میرے علاؤہ کسی کی ایسی نظر نہ اٹھے۔۔۔ مجھ سے برداشت نہیں ہو گا۔۔۔"

روداب جو اس کی سرخ آنکھیں اور تیور دیکھ کر ہی گھبرا گئی تھی۔۔ اس شخص کو گستاخی کرنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔ اور شاید اس وقت روکنے کی غلطی کرنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

زرہام نظامانی اس کے لبوں پر جھکتا اُنہیں قید کر گیا تھا۔۔۔ روداب کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں۔۔

اس شخص کے انداز میں آج اتنی شدت تھی کہ وہ کانپ اٹھی تھی۔۔

اس نے زرہام کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔وہ اس کی سانسوں پر قابض اس وقت اس کی جان نکالنے کے درپے تھا۔۔ اس کی شدت بھرے انداز میں بھی ایک خیال تھا۔۔وہ اس کی گلابی پنکھڑیوں کو جنونیت بھرے انداز میں محسوس کرتا رودابہ کے نازک وجود کو اپنے سینے میں سمیٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

رودابہ کی لپسٹک تو جیسے مٹ چکی تھی۔۔۔اس شخص نے ایسا ہی چاہا تھا۔۔۔وہ ان ہونٹوں کے مصنوعی رنگ کو اپنی قربت اور مہکتے لمس کے رنگوں میں بدل چکا تھا۔۔۔

اس کی سانسوں کو آزادی بخشتے اس نے بہت نرمی سے ان کانپتے ہونٹوں کو سہلایا تھا۔۔

"میرے اس عمل پر تمہیں شاید اس وقت مجھ سے مزید نفرت محسوس ہو رہی ہو گی۔۔۔ مگر یہ دل تمہارے معاملے میں اب کچھ نہیں سنتا۔۔۔بغاوت کر چکا ہے مجھ سے۔۔۔اس لیے پلیز تھوڑی سی احتیاط برتا کرو۔۔۔

ورنہ پھر۔۔۔"

اس کی گردن سے زرہام نے ہولے سے بال سمیٹے تھے۔۔۔رودابہ نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔۔ خاموشی سے خود کو اس شخص کے سپرد کر رکھا تھا۔۔۔

وہ دونوں اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت ساری جنگیں لڑ رہے تھے۔۔۔

دونوں کے لیے اپنے اپنے خاندانوں کی سلامتی اور خوشحالی بہت اہم تھی۔۔۔شاید ان کے دل کی خوشی اور خواہش سے بھی بڑھ کر۔۔۔

روداب کو اپنی شہہ رگ پر اس کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں جھلسا دینے والی تھیں۔۔۔روداب اس کے حصار میں بری طرح سے کسمسائی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اسے اپنے حصار سے آزاد کرتا ایک نظر اس کے اپنی قربت کے رنگوں سے سجے قیامت خیز سراپے پر ڈالتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔روداب اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی کانپتے وجود اور دھڑکتے دل کے ساتھ وہی بیٹھ گئی تھی۔۔

"میرا دل کیوں دھڑک رہا ہے اس شخص کے لیے۔۔۔مجھے تو اب نفرت ہو جانی چاہیے تھی نا اس سے۔۔۔اس نے میرا دل دکھایا۔۔ میری محبت کا مذاق بنایا۔۔۔پھر کیوں نفرت نہیں ہو پا رہی۔۔۔ کیوں اس کے حوالے سے برا سوچ نہیں پا رہی۔۔۔اس نے تو اتنا برا کیا میرے تھا۔۔۔ابھی بھی شک کرتا ہے مجھ پر۔۔ یقین نہیں ہے۔۔۔پھر مجھے اس سے نفرت کیوں نہیں ہوتی۔۔ کیوں اچھے لگتے ہو زرہام نظامانی تم اب بھی۔۔۔

تم جتنے برے ہو۔۔۔دوسری جانب سے اتنے اچھے بھی ہو۔۔۔ جیسے تم میری ماں اور بھابھی کو عزت دیتے ہو۔۔حیثیت کا فرق بھلا

کر میرے گھر جاتے ہو۔۔۔میرے رشتے داروں کو اہمیت دیتے ہو۔۔میری عزت کی خاطر۔۔

تم بدل گئے ہو یا پھر سے کوئی فریب ہے زرہام نظامانی۔۔۔بہت درد دیا ہے تم نے مجھے۔۔پھر سے وہ درد نہیں جھیل سکتی میں۔۔"

وہ خود سے ہی لڑ رہی تھی۔۔۔اس کا دل اس کے اختیار سے باہر تھا۔۔

پورا راستہ اس نے کہ زرہام کی جانب دیکھا تھا۔۔نہ اس سے کوئی بات کی تھی۔۔۔۔اس نے اپنا رخ ہی موڑے رکھا تھا۔۔۔

اس کا یہ انداز دیکھ اتنے دنوں بعد زرہام نظامانی کے لبوں پر بہت ہی دلکش مسکراہٹ کھیل گئی تھی۔۔۔

پھوپو کے پہنچنے پر ہمیشہ کی طرح اس شخص کو شاندار پروٹوکول دیا گیا تھا۔۔۔وہ شخص جس کو ہمیشہ سکرین پر بڑے بڑے لوگوں کی ساتھ دیکھا تھا۔۔۔اور جو خود بھی ملک کی ایک جانی مانی شخصیت تھی۔۔

اسے یوں اپنے خاندان میں دیکھنا ان سب کے لیے ہی بہت فخر کی بات تھی۔۔۔روودابہ اکثر ان سب کی حرکتیں دیکھ کر شرمندہ بھی

ہو جاتی تھی۔۔۔وہ شخص کیا سوچتا ہو گا اس کے خاندان کے بارے

میں۔۔۔

کیسے وہ اس کی چاپلوسی کرتے تھے۔اور وہ آگے سے بس مسکرا دیتا

تھا۔۔۔وہ بہت ہی اچھے طریقے سے سب کو ہینڈل کرتا تھا۔۔۔

"روادبہ۔۔۔۔۔تم پچھلی باتوں کو بھول گئی وہ نا۔۔؟؟اگر ایسا ہو

چکا ہے تو بہت سمجھداری کا فیصلہ کیا ہے تم نے۔۔۔اور اگر نہیں کیا

تو کر دو روادبہ۔۔۔"

رخشندہ کی بات پر روادبہ نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔

اس نے رخشندہ کو سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔اس شادی کا مقصد بھی۔۔۔

"بار بار ایک ہی انسان کو معاف کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا بھابھی۔۔۔"

اس کے انداز میں اذیت واضح محسوس کی جا سکتی تھی۔۔۔رخشندہ نے پیار سے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔

"جس انسان سے آپ محبت کرتے ہو۔۔۔اس سے دوری اور ناراضگی جب آپ کے لیے تکلیف کا باعث بن جائے۔۔تو معاف کر دینا چاہیے۔۔۔"

رخشندہ نے اسے بے خود ہو کر زرہام نظامانی کو دیکھتے پایا تھا۔۔۔

زرہام کی نگاہیں بھی کئی بار اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔

"مجھے محبت نہیں ہے اب صرف نفرت ہے۔۔۔"

اس نے اپنے دل کی آواز دباتے ہوئے کہا تھا۔۔۔جب وہ اس اپنی جانب آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

سیاہ رنگ کے پینٹ شرٹ میں ملبوس وہ شخص وہاں موجود سبھی مردوں میں نمایاں لگ رہا تھا۔۔۔اس کی وجاہت سے بھرپور شخصیت اور سحر انگیزی دیکھنے والوں کی نظریں کو خود بخود اپنی طرف کھینچ لیتی تھی۔

چھ فٹ دو انچ کا قد۔۔۔چوڑے کندھے۔۔۔مضبوط کسرتی جسم جس کو دیکھ کر ان رودابہ اکبر کو تحفظ محسوس ہوتا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کو تکے گئی تھی۔۔وہ بہت زیادہ ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔۔

اس کے بال سیاہ جن پر وہ ہاتھ پھیرتا انہیں سر پر ہی سیٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ان کی چند لٹیں ماتھے پر آکر اس کی خطرناک حد تک خوبصورت شخصیت میں مزید نکھار لا رہی تھیں۔۔۔

جبڑا سخت۔۔۔تراشیدہ۔۔۔جس پر ہلکی سی داڑھی کا سایہ اس کی شخصیت کی رعب میں اضافہ کر دیتی تھی۔۔

اس کی آنکھیں گہری۔۔۔سیاہ۔۔۔ عجیب سی کشش لیے ہوئے۔۔۔

جو ایک بار دیکھنے والے کو اپنی گرفت میں لے لیتیں۔۔۔اور پھر چھوڑتیں نہیں۔۔۔

ان آنکھوں میں طاقت تھی۔۔۔ غصہ تھا۔۔۔اور اب اذیت بھی تھی اور اداسی بھی۔۔۔

مگر ساتھ ہی۔۔۔ایک ایسی گہرائی تھی جو کسی کو بھی اپنی طرف کھینچ لیتی۔۔۔

اس کی چال میں اعتماد تھا۔۔۔رعب تھا۔۔۔

رودابہ تو اسے بے خود ہو کر دیکھ ہی رہی تھی وہاں باقی بھی بے شمار نگاہیں زرغام نظامانی پر ہی تھیں۔۔۔

وہ جب بھی کسی محفل میں ہوتا تھا۔۔۔لوگ خود بخود اس کی طرف متوجہ ہو جاتے۔۔۔

اس کی موجودگی۔۔۔اس کی خاموشی۔۔۔اس کی نظر۔۔۔سب کچھ طاقت کا اظہار کرتا تھا۔۔۔

یہ وہ شخص تھا جس کے سامنے لوگ خوف سے جھک جاتے۔۔۔

جس کی ایک اشارے پر کام ہو جاتے۔۔۔جس کی خاموشی لوگوں کو ڈرا دیتی۔۔۔

اور مسکراہٹ جان لیوا تھی۔۔۔وہ ابھی تہمینہ بیگم کے پاس کھڑا ہوتا کسی بات پر مسکرایا تھا۔۔۔

رودابہ کو لگا تھا دنیا وہیں رک گئی ہو۔۔۔

"خود ہی دور سے گھور گھور کر اپنے شوہر کو نظر لگاؤ گی۔۔۔یا پاس جا کر بات کرو گی بھی۔۔۔"

رخشندہ اس کی چوری پکڑ چکی تھی۔۔۔

"میں گھور نہیں رہی تھی۔۔۔"

رودابہ خجل ہوتی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

"چلیں۔۔۔؟؟"

تہمینہ بیگم کے ساتھ چلتا ہوا وہ ان کے قریب آیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں عجیب سی سرخی تھی۔۔۔یہاں آنے سے پہلے اس شخص نے جو بے باکی دکھائی دی۔۔اس کا تصور کرتے رودابہ کے گال وہاں کھڑے کھڑے سرخ ہوئی تھے۔۔

وہ اس سے نگاہیں نہیں ملا رہی تھی۔۔۔زرہام نظامانی اس کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا۔۔۔

اس کے اعصاب میں تازگی سی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"میں آج یہیں رکوں گی۔۔۔ آپ چلے جائیں۔۔۔"

رودابہ کی جب سے شادی ہوئی تھی۔۔۔ وہ ایک بار بھی نہیں رکی تھی۔۔ اس کی بات پر زرہام کی بولنے سے پہلے ہی تہمینہ بیگم نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے رودابہ۔۔۔؟"

ان کے انداز میں سختی تھی۔۔۔ رودابہ دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔۔ اس کی ماں اپنے داماد کے حوالے سے اسے زرا سا بھی اوپر نیچے نہیں کرنے دیتی تھیں۔۔۔

"زرہام بیٹا آپ بھی آج رک جائیں۔۔۔"

ان کی بات پر رودابہ نے پہلو بدلہ تھا۔۔۔اس کی چھوٹے سے

کمرے میں بھلا یہ شخص کیسے رہ پائے گا۔۔

"آنٹی مجھے ایک ضروری کام تھا۔۔ابھی اس کے بعد وہیں جانا

ہے۔۔"

وہ معذرت کر گیا تھا۔۔۔رودابہ جانتی تھی ایسا ہی ہو گا۔۔۔

"امی ان کو ایسی جگہوں پر رہنے کی عادت نہیں ہے۔۔ان کے لیے

مشکل ہو گا۔۔۔آپ ایسے ہی فورس نہ کریں۔۔"

رودابہ اس کی جانب خفگی سے دیکھتی پھوپھو کے گھر سے نکل کر

اپنے گھر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس شخص کے کمرے میں اس کا گھر سماں سکتا تھا۔۔۔اتنا بڑا کمرہ تھا اس کا۔۔۔

ہر طرح کی آسائش سے بھرپور۔۔۔پھر وہ بھلا اتنی چھوٹی جگہ پر کیسے رہ سکتا تھا۔۔۔رودابہ اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔۔

دوپٹہ وہیں ایک جانب رکھی کرسی پر پھینکتی وہ واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔کافی دیر ہو چکی تھی۔۔۔

وہ اب بس سونا چاہتی تھی۔۔۔تاکہ دماغ کو بی تھوڑا سکون ملے۔۔۔جو اس وقت بالکل بھی سکون میں نہ تھا۔۔۔

شاور لے کر اس نے آرام دہ لباس پہنا تھا۔۔۔ سیاہ رنگ کی شارٹ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس گیلے بالوں کو ٹاول میں لپیٹتے وہ کمرے میں آئی تھی۔۔۔

کمرے میں زیر پاور کی روشنی جل رہی تھی۔۔۔ جس پر اس نے دھیان نہیں دیا تھا۔۔۔ وہ رات کے وقت اکثر کمرے میں اتنی ہی روشنی رکھتی تھی۔۔۔ اس لیے اس نے دھیان نہیں دیا تھا کہ وہ جب گئی تھی تو اس کی لائٹ آن تھی۔۔۔

بالوں سے ٹاول کی مدد سے پانی خشک کرتے۔۔۔اس نے بالوں کو سلجھایا تھا۔۔۔گیلے بالوں کی وجہ سے اس کی شرٹ اچھی خاصی بھیگ چکی تھی۔۔۔

نازک کمر سے چپکی شرٹ نے اس کے قیامت خیز سراپے کی دلکشی میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل بجنے لگا تھا۔۔ بھابھی کی کال دیکھ وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔اسی گھر میں ہوتے وہ اسے کال کیوں کر رہی تھیں۔۔۔

"زرہام کا خیال رکھنا اور دیکھنا انہیں کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔۔"

رخشندہ کی بات پر پہلے وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی پل اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔

جب نگاہیں موڑ کر بیڈ کی جانب دیکھنے پر وہ اسے اس کے بستر میں نیم دراز دکھائی دیا تھا۔۔ رودابہ کے رنگ اڑ چکے تھے۔۔۔ وہ شخص تکیوں کے سہارے نیم دراز سر کے نیچے بازو رکھے خمار آلود نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کی نظریں رودابہ کے نازک سراپے سے الجھ رہی تھیں۔۔۔ رعنائیاں بکھیر تا بھیگا بھیگا سا نرم و نازک وجود اس کی موجودگی کے خیال سے کانپنے لگا تھا۔۔

رودابہ کا دل بری طرح سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔اسے حلیے کا احساس ہوا تو وہ تیزی سے دوپٹہ اٹھاتی اپنے گرد اوڑھ گئی تھی۔۔۔

مگر اس شخص کی آنکھوں کا خمار کچھ اور ہی کہہ رہا تھا۔۔

"آپ یہاں کیوں رک گئے۔۔۔؟؟"

رودابہ اس کی نگاہوں سے بری طرح پزل ہوئی تھی۔۔۔

"کیوں میں یہاں کیوں نہیں رک سکتا۔۔۔؟؟"

وہ اب بھی ویسے ہی بیٹھا اسے گھور رہا تھا۔۔۔رودابہ کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں۔۔اس کی گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔اور عجیب سا خوف پورے رگ وجاں میں سرایت کر گیا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔۔آپ ایسی جگہ پر نہیں رہ سکتے۔۔۔ایسی جگہوں پر تو آپ کے ملازمین بھی نہیں رہتے۔۔۔"

نجانے کس احساس کے ساتھ کہتی وہ نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔۔اس نے دیکھا تھا زرہام نظامانی کے ملازمین کے کوارٹر بھی بہت شاندار تھے۔۔۔اس کی بات پر زرہام کی نگاہیں اس کے چہرے پر جم گئی تھیں۔۔۔

جس کا دوپٹہ بار بار بھیگے بالوں سے پھسل رہا تھا۔۔۔اور وہ اسے اپنے گرد سمیٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"تمہاری خاطر میں کہیں بھی رہ سکتا ہوں۔۔۔مجھے خود یقین نہیں آتا ایک لڑکی کے لیے میں اتنا کیسے بدل سکتا ہوں۔۔تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔۔۔"

وہ بچارگی سے بولا تھا۔۔۔

"میں نے کیا کیا ہے۔۔۔؟؟میں نے تو ابھی کچھ کیا ہی نہیں زرہام نظامانی۔۔ابھی تک تو جو کیا ہے آپ نے ہی کیا ہے۔۔۔"

اس الزام پر اس نے خفگی سے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔۔ مگر اس کی مخمور آنکھوں میں وہ زیادہ دیر تک دیکھ نہیں سکی تھی۔۔۔ جن میں آج عجیب سی خماری اور جنوں چھایا ہوا تھا۔۔

رودابہ کی دھڑکنیں اتھل پتھل ہوئی تھیں۔۔

اسی لمحے سائیڈ ٹیبل پر رکھا رودابہ کا موبائل بجنے لگا تھا۔۔۔ زرہام نے نگاہیں موڑ کر موبائل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ سکرین پر راحیل کا نام جگمگا رہا تھا۔۔۔

رودابہ گھبرا کر آگے بڑھی تھی۔۔۔ مگر تب تک زرہام نظامانی موبائل اٹھا چکا تھا۔۔۔

اس نے کال اٹینڈ نہیں کی تھی۔۔۔ سرخ آنکھوں سے بس سکرین کو تکے جا رہا تھا۔۔

"میرا موبائل مجھے دیں۔۔۔"

رودابہ نے موبائل لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔۔ جس دودھیا ملائم ہاتھ کو سختی سے اپنی گرفت میں لیتا وہ اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔

اس کے جھٹکے کے نتیجے میں اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتے رودابہ سیدھی اس کے سینے پر جا گری تھی۔۔۔ اس کے سر سے دوپٹہ پھسل گیا تھا۔۔۔

گیلے بال زرہام کے سینے پر بکھرے گئے تھے۔۔۔روداب کی رنگت شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر زرہام اس کی نازک بھیگی کمر میں اپنا بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب تر کھینچ گیا تھا۔۔۔

فون ابھی بھی بج رہا تھا۔۔۔زرہام نے کال پک نہیں کی تھی۔۔۔وہ بس روداب کو گھور رہا تھا۔۔۔

"یہ تمہیں فون کیوں کر رہا ہے روداب۔۔۔؟؟"

اس کی آنکھوں میں سرد مہری اور غصہ تھا۔۔۔مگر وہ پوچھ بہت آرام سے رہا تھا۔۔۔

"میں آپ کا اپنے کسی بھی عمل کی جواب دہ نہیں ہوں۔۔۔"

رودابہ نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے خفگی سے کہا تھا۔۔۔

"تم ہو جواب دہ۔۔۔ تم اپنے ہر عمل کی جواب دہ ہو رودابہ۔۔۔ جو تم کر رہی ہو۔۔۔"

وہ اس کے حسین چہرے کو گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر رودابہ نے انتہائی غصے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اپنے اعمال کا اندازہ بھی ہے آپ کو۔۔۔"

اس نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔راحیل بار بار فون کر رہا تھا۔۔۔رودابہ کو لگا تھا کہ شاید وہ کال اٹینڈ کر کے راحیل کو ڈانٹ دے۔۔۔مگر اس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔

رودابہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔جب وہ اس کی نازک کمر میں گرفت مزید مضبوط کرتا اسے اپنے قریب بیڈ پر گرتا اس کی اوپر جھک گیا تھا۔۔۔اب وہ مکمل طور پر اس کے حصار میں تھی۔۔۔

زرہام کی گرم سانسیں روادبہ کے چہرے کو چھو رہی تھیں۔۔۔۔

روادبہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کا

دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

زرہام کی گہری سحر انگیز نگاہیں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔وہ کتنی ہی

دیر اسے تکے گیا تھا۔۔۔۔

اس کا بھیگا نازک وجود اس وقت مکمل۔طور پر زرہام کے حصار میں

قید اس کے جذبات میں تغیانی برپا کر رہا تھا۔۔۔اس کے اعصاب

بھاری ہونے لگے تھے۔۔۔یہ لڑکی تو کب سے اسکے حواسوں پر

چھائی ہوئی تھی۔۔۔

زرہام نے کال اٹینڈ نہیں کی تھی۔۔ہاتھ بڑھا کر موبائل واپس ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔رودابہ نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مگر اس شخص کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ رودابہ کے پوری وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔اس کا چہرا بے انتہا سرخ ہوا تھا۔۔ دل شدت سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔زرہام کی گرم سانسیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھیں۔۔۔

"رودابہ۔۔۔"

بھاری گھمبیر خمار اور قربت سے بوجھل آواز میں اس شخص نے پکارا تھا۔۔۔اس کے انداز میں کچھ ایسا تھا کہ رودابہ کی پلکیں حیا سے جھک گئی تھیں۔۔۔۔وہ اتنی بھاری ہو رہی تھیں کہ روادبہ انہیں اٹھانے کی کوشش بھی نہیں کر پائی تھی۔۔۔اس کا دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔۔

"تمہیں میری محبت جھوٹ لگتی ہے۔۔۔مگر میں سچ میں بہت چاہنے لگا ہوں تمہیں۔۔۔میں جانتا ہوں اب ساری زندگی بھی

تمہیں اعتبار دلانے کی کوشش بھی کروں تو تم یقین نہیں کرو گی۔۔۔"

اس کی بوجھل سرگوشی روداب کو اپنے کان کی لوح پر سنائی دی تھی۔۔۔روداب کی سانسیں مزید بھاری ہوئی تھیں۔۔۔

اس شخص کے گستاخی پر آمادہ ہونٹ روداب کے کان کے لوح کو چھوتے آہستگی سے نیچے کو سرک گئے تھے۔۔۔اسکا بھیگا نرم و گداز وجود زرہام کے اعصاب کو مزید بہکا رہا تھا۔۔۔۔

راحیل کا فون پھر سے بجنے لگا تھا۔۔۔زرہام کی آنکھوں کی سرخی غصے کی وجہ سے بڑھنے لگی تھی۔۔۔اس نے دھیرے سے روداب کی

گردن سے بال ہٹائے تھے۔۔۔اس کے انداز میں اتنی شدت تھی

کہ اس کی انگلیوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے رودابہ کے

پورے وجود پر کپکپی طاری ہوئی تھی۔۔۔۔

زرہام نے ہاتھ کی پشت سے اس کی گردن کی ملائمت کو چھوا تھا۔۔۔

وہ شخص آج خود پر قابو نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔ضبط پانے کی کوشش

میں اس کے چہرے کی رنگت بھی سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

رودابہ کی تیز ہوتی سانسیں اسے پاگل کر رہی تھیں۔۔۔

"محبت صرف لفظوں سے نہیں کی جاتی آغا صاحب۔۔۔۔محبت

میں بہت ساری قربانیاں دی جاتی ہیں۔۔۔بہت کچھ سہنا اور بہت

کے کھونا پڑتا ہے۔۔۔جو آپ جیسے انسان کے بس کی بات نہیں

ہے۔۔۔

جسے صرف چھیننا اور دوسروں کو توڑنا آتا ہے۔۔۔"

رودابہ کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔ مگر اس نے بات مکمل کی

تھی۔۔۔وہ اس شخص کو واضح کرنا چاہتی تھی کہ وہ محبت نہیں کرتا

تھا اس سے۔۔۔یہ صرف ایک وقتی جذبہ تھا۔۔۔

مگر ابھی رودابہ کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔جب رودابہ کو

اپنی گردن پر اس کے دہکتے ہونٹ محسوس ہوئے تھے۔۔۔رودابہ

اس کی گرفت میں سلگ اٹھی تھی۔۔۔اس نے مزاحمت کرنی چاہی تھی۔۔۔

مگر زرہام اس کے دونوں ہاتھ گرفت میں لیتا تکیے سے لگا گیا تھا۔۔

رودابہ کی جان نکل گئی تھی۔۔۔کیونکہ وہ شخص گردن سے نیچے کو سرکتا شوخ گستاخی کرتا اس کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔۔

"میری محبت پر یقین کرو گی تم۔۔بہت جلد کرو گی۔۔۔اس دن پھر رونا مت۔۔۔یا پچھتانا نہیں۔۔۔اگر میں پاس نہ ہو تو۔۔۔ویسے مجھے مس تو کرو گی نا تم۔۔۔نفرت سے ہی سہی مگر سوچو گی تو سہی نا مجھے۔۔۔۔"

اس کی گردن پر اپنے ہونٹوں کے نشان ثبت کرتا وہ شخص اس کی گردن کو پوری طرح سے دہکا گیا تھا۔۔۔اس کی سانسوں کی تپش اور ہونٹوں کے شدت بھرے لمس پر رودابہ کی گردن جلنے لگی تھی۔۔

اوپر سے اس شخص کے الفاظ مزید دل دہلا دینے والے تھے۔۔۔وہ ایسا کیوں بول رہا تھا۔

رودابہ کے دل کو بے چینی ہوئی تھی۔۔۔کیا وہ کہیں جا رہا تھا۔۔۔

اس شخص کی جان لیوا قربت اس کی سانسیں منتشر کر رہی تھی۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟"

اس سے بات مکمل بھی نہیں ہو پائی تھی۔۔۔جب زرہام کے دہکتے ہونٹ اس کی ٹھوڑی پر آن ٹھہرے تھے۔۔

"تم ایسا ہی نہیں چاہتی۔۔۔؟میری بربادی۔۔۔۔مجھے ختم ہوتے دیکھنا۔۔۔؟؟"

وہ چہرا اٹھائے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔رودابہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔مگر ساتھ ہی اس نے اثبات میں سر بھی ہلا دیا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلا تھا۔۔

زرہام ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔اور جھک کر اس آنسو کو اپنے لبوں سے چن لیا تھا۔۔

روودابہ اس کے شدت بھرے بے باک انداز پر کسمسائی تھی۔۔۔

"جو تم چاہتی ہو اب وہی ہو گا۔۔۔ یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔

تمہاری ایک ایک اذیت کا ازالہ ہو گا۔۔۔ مجھ جیسا ظالم اور بے رحم

انسان اپنے انجام کو ضرور پہنچے گا۔۔۔ مگر بس اتنا کہوں گا۔۔۔"

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھنسائے اس کا چہرا اپنے قریب تر کر

گیا تھا۔۔۔

"تمہیں اذیت دینے کا باعث میں بنا ہوں۔۔۔ تو تمہاری جانب سے

بھی ہر تکلیف مجھے دی جائے۔۔۔"

وہ بات کرتے کرتے جھکا تھا اور اس کے ہونٹوں پر ہولے سے بوسہ دیتا پیچھے ہو گیا تھا۔

اس کے اس والہانہ عمل پر اس لمحے رودابہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔اس کے چہرے کی سرخیاں کئی گنا بڑھ گئی تھیں۔۔۔

یہ لڑکی اس کو اتنی عزیز ہو گئی تھی کہ دل چاہتا تھا اس کے پور پور پر اپنے نام کی مہر ثبت کر دے۔۔۔اسے اپنی شدتوں سے آگاہ کر دے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔۔۔اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔

اس کو محسوس کرنے اس کی سانسوں کو چھونے کے لیے مر رہا ہے

وہ۔۔۔جو اس نے غلط کیا اس کی بہت سخت سزا بھگت رہا ہے وہ۔۔۔

مگر وہ یہ سب بول نہیں پایا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی پر زبردستی مسلط نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔وہ اب تک جو کچھ کر چکا تھا۔۔اس کی ندامت کے لیے یہی کافی تھا۔۔۔

اس کے گال کو نرمی سے چھوتا وہ اس کے اوپر سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

روداب کے گیلے بالوں کی وجہ سے اس کی شرٹ بھی گیلی ہو چکی تھی۔۔۔وہ چلتا ہوا کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا تھا۔۔

پاکٹ سے سیگریٹ نکالتے اس نے سلگھایا تھا۔۔۔اور کھڑکی سے باہر جھانکتی تاریک رات کو گھورنے لگا تھا۔۔۔روداب کے چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ تھی۔۔۔

اسے اپنے وجود سے اس شخص کی مسحور کن مہک محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

وہ کہتی تھی محبت نہیں ہے اس کی طرف سے۔۔۔صرف نفرت ہے۔۔۔مگر اس وقت اس کے الجھے بکھرے سراپے اور چہرے پر پھیلتے رنگوں کو اگر وہ شخص دیکھ لیتا تھا اسی وقت جان جاتا کہ محبت کی شدت دوسری جانب سے کتنی تھی۔۔۔

رودابہ کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اس کی جانب سے رخ موڑتے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اس کی سانسیں ابھی تک اعتدال پر نہیں آئی تھیں۔۔

گردن ابھی بھی جل رہی تھی۔۔۔اس شخص کی مہک اپنے وجود سے اٹھتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔یہ احساس بہت انوکھا اور جان لیوا تھا۔۔۔

رودابہ نے موبائل اٹھا کر راحیل کے میسج دیکھے تھے۔۔

"بھائی کو اپنے ساتھ رکھیئے گا پلیز۔۔۔۔آج انہیں باہر مت جانے دیجیے گا۔۔۔"

راحیل کا میسیج دیکھ وہ چونکی تھی۔۔۔اس سے پہلے کبھی راحیل نے اسے اس طرح سے کالز کبھی نہیں کی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟؟سب خیریت ہے۔۔۔؟"

اس نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔بھائی کو قاتلانہ حملہ کرنے کی پلاننگ کی جارہی ہے۔۔۔اور اس کا الزام آپ پر ڈالا جائے گا۔۔۔"

راحیل کا میسیج دیکھ اس کا دل لرزا اٹھا تھا۔۔

"کون کر رہا ہے ایسا۔۔؟؟"

بمشکل کانپتی انگلیوں سے ٹائپ کیا تھا اس نے۔۔

"آپ جانتی ہیں۔۔ کون کر سکتا ہے۔۔۔ یہ حملہ بظاہر بھائی پر کیا جا رہا ہے۔۔۔ مگر اس میں اصل دشمنی آپ سے نکالی جائے گی۔۔۔ دشمن جانتا ہے کہ بھائی کے ہوتے ہوئے آپ کو نقصان پہنچانا ناممکن ہے۔۔۔ اسی خاطر اب آپ کو ان کی نظروں میں گرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔۔

راحیل کی بات پر رودابہ کا دل بے چین ہوا تھا۔۔۔ آنکھوں میں نمی بڑھنے لگی تھی۔۔۔

اور انگلیاں کانپ رہی تھیں۔۔۔

"کون کر رہا ہے یہ۔۔ مجھے نام سننا ہے راحیل۔۔"

نام جانتے ہوئے بھی وہ پھر سے سننا چاہتی تھی۔۔۔ کیونکہ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ انسان اس حد تک گر سکتا تھا۔۔

"آپ بہت اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔ آغا نصیر نظامانی کے علاوہ ایسا کون کر سکتا ہے۔۔۔ وہی ہے جو آپ کو بھائی کی زندگی سے نکالنا چاہتا ہے۔۔۔ اور بھائی کے دل میں آپ کے لیے واپس سے نفرت بھرنا چاہتا ہے۔۔۔

تاکہ آپ کو خاتمہ ہو سکے۔۔۔اور سارے راز آپ کے ساتھ ختم ہو جائیں۔۔۔"

راحیل کا میسیج پڑھتے اس نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

کیا زرہام نظامانی اپنے باپ کی اصلیت کبھی جان پائے گا۔۔۔ کبھی اس بات پر یقین کرے گا کہ اصل مجرم اس کا اپنا سگا باپ ہے۔۔۔ جو اس پر بھی حملہ کروانے سے باز نہیں آیا۔۔۔

اسی لمحے کھڑکی کے پاس کھڑے زرہام کا فون بجا تھا۔۔۔رودابہ کی جان نکل گئی تھیں۔۔۔اس نے موبائل رکھا تھا اور جلدی سے اٹھ

کھڑی ہوئی تھی۔۔۔وہ کھڑکی کی جانب رخ کیے کھڑا فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

"ہمممہ ٹھیک ہے۔۔۔میں ابھی آجاتا ہوں۔۔۔۔کل تو ٹائم نہیں ملے گا اس کا۔۔۔"

فون پر بات کرتے وہ واپس مڑا تھا۔۔۔رودابہ انگلیاں مروڑتی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔رودابہ نے اپنی آنکھوں کی نمی کو کم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

کیا تھا یہ شخص۔۔۔؟؟کیوں نہیں نفرت کر پائی تھی وہ اس سے۔۔۔اس شخص نے ایک بار اس کی محبت کا تماشا بنایا تھا۔۔اور

وہ اب ہر روز اسے ٹھکرا رہی تھی۔۔۔اس کی محبت کو نے اعتبار کر رہی تھی۔۔۔

وہ اس سے نفرت کرنا تو دور کی بات۔۔۔خود کو اس سے محبت کرنے سے بھی نہیں روک پائی تھی۔۔۔وہ ایک طرف اس کی بربادی چاہتی تھی۔۔

اور دوسری طرف اس کی زراسی تکلیف پر دل کھول اٹھتا تھا۔۔۔جو بھی تھا مگر یہ شدہ اب اس کا محافظ بن چکا تھا۔۔۔اب اسکو نقصان پہنچانے کے لیے اس کی دشمنوں کو پہلے زرہام نظامانی سے لڑنا پڑ رہا تھا۔۔۔

روداب کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھا کر اس چوڑے کسرتی وجود کے مالک وجیہہ مرد کو دیکھا تھا۔۔۔

اس نے کبھی اتنی اونچی سوچ رکھی ہی نہیں تھی کہ یہ شخص۔۔۔ آغاز رہام نظامانی اس کی زندگی میں آئے گا۔۔۔۔اسے چاہے گا۔۔۔اس کی محبت کا تمنائی ہو گا۔۔۔

"مجھے ایک ضروری کام ہے۔۔۔مجھے ابھی نکلنا ہو گا۔۔۔"

فون بند کرتا وہ بیڈ کے قریب آیا تھا۔۔۔اپنا والٹ اور گھڑی اٹھا کر پہنتے اس نے روداب کو بتایا تھا۔۔۔

اس کے انداز میں عجلت تھی۔۔۔وہ اس کی جانب دیکھنے سے گریزاں تھا۔۔۔روودابہ نے یہ بات نوٹ کی تھی۔۔۔

اس کا دل بے چین ہوا تھا۔۔

"نہیں۔۔آپ نہیں جائیں گے۔۔"

اس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔زرہام نے نگاہیں گھما کر حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیا کہا۔۔۔؟؟"

وہ والٹ پاکٹ میں رکھتا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔وہ اس وقت گھبرائی سی الجھی بکھری اس کے دل کے تار بری طرح سے چھیڑ گئی تھی۔۔۔وہ کیسے بتاتا اس لڑکی کو کے وہ اس سے زیادہ اپنے اوپر ضبط نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔

اس کی نم آلود زلفوں کو دیکھتے وہ شخص گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔وہ گیلی زلفیں بار بار اس کی گردن کو چھو جاتی تھیں۔۔۔۔ زرہام نظامانی نے آج تک کبھی خود پر کس معاملے میں اتنا صبر نہیں کیا تھا۔۔

جتنا یہ لڑکی اس سے کروا رہی تھی۔۔۔اور امید سے بات کی بھی نہیں تھی کہ اس صبر کا پھل ملے گا بھی یا نہیں۔۔۔

اس سے چھن جائے گا۔۔۔اس کی سفاکی کی سزا کے طور پر۔۔

وہ جب یہ سوچتا تھا تو اس کا دل جلنے لگتا تھا۔۔۔۔وہ اس لڑکی کے معاملے میں تب سے پوزیسو تھا۔۔۔جب وہ اس کی کچھ نہیں لگتی تھی۔۔۔اور اب تو وہ اس کے دل کی اولین چاہت بن چکی تھی۔۔۔

"مم میرا مطلب ہے کہ امی اور بھابھی کو آپ کا جانا اچھا نہیں لگے گا۔۔۔تو اس لیے آپ آج مت جائیں۔۔۔"

چہرے پر آن گری زلفوں کو کانپتی انگلیوں سے ہٹاتی وہ لڑکی اس وقت زرہام کا ایمان ڈانوا ڈول کر گئی تھی۔۔۔زرہام کی نظریں اس کی مخروطی گداز انگلیوں سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔

اس نے پیشانی مسلتے خود پر قابو پانے کی کوشش کی تھی۔۔

"میں ان سے کل فون کر کے معذرت کر لوں گا۔۔۔ڈونٹ وری بات تم پر نہیں آئے گی۔۔میں آنٹی کو سمجھا لوں گا۔۔"

اس نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔وہ جانے لگا تھا جب رودابہ نے پھر سے اسے پکارا تھا۔۔۔

"زرہام۔۔۔۔۔"

اس کی پکار زرہام کے قدموں کو جکڑ گئی تھی۔۔۔دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔اس نے پہلی بار اسے ایسے پکارا تھا۔۔۔

زرہام نے پلٹ کر سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔

"آپ کا کہنا ہے کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔مگر یہ کیسی محبت ہے کہ آپ جیسا رئیس زادہ میرے اس چھوٹے سے گھر میں نہیں رہ سکتا ایک رات کے لیے۔۔۔آپ کی محبت اب بھی پہلے کی طرح ایک فریب ہے۔۔۔

پھر سے اپنے کسی مقصد کے حصول کی خاطر۔۔۔"

رودابہ نے جان بوجھ کر یہ بول کر اسے اکسانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی محبت پر کیا جانے والا وار مقابل کے دل پر کیسی کاری ضرب لگائے گا۔۔۔

اس کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ اس کی جانب مڑتا اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب کھینچتا۔۔۔ دوسرا ہاتھ اس کی گردن حمائل کرتا اس کے لبوں پر جھکتا اس کے باقی کے الفاظ اپنے اندر اتار گیا تھا۔۔

رودابہ اس سے پہلے کہ کچھ سمجھ پاتی وہ اس کی سانسیں اپنی سانسوں میں جذب کر گیا تھا۔۔۔

اس بات اس شخص کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ وہ لرزنے لگی تھی۔۔

اس شخص کا ہاتھ اسے اپنی کمر پر سرایت کرتا محسوس ہوا تھا۔۔اس کی شرٹ ابھی بھی پوری طرح سے خشک نہیں ہوئی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ کی حدت اور گستاخ لمس پر وہ شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس کے وجود کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا اس پل رودابہ پر پوری طرح سے حاوی ہو چکا

تھا۔۔۔اس شخص کے انداز کی دیوانگی رودابہ کی جان نکال رہی تھی۔۔

وہ کانپنے لگی تھی۔۔۔اس کی رکتی سانسوں پر رحم کھاتا وہ اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھا گیا تھا۔۔۔اس کے گردن پر ابھی بھی بال چپکے ہوئے تھے۔۔۔یہ منظر زرہام نظامانی کو مزید مدہوش کر گیا تھا۔۔

"جو بھی کہنا ہے مجھے کہو۔۔۔میری محبت کو کچھ مت کہنا۔۔۔یہ سچی اور پر خلوص ہے۔۔۔۔میں برا ہوں۔۔۔مجھے جتنا برا بھلا کہنا ہے

کہہ لو۔۔۔ مگر میری محبت بہت خاص ہے میرے لیے۔۔۔ اس پر بات نہیں سن سکتا ہوں۔۔۔"

اس کی بوجھل آواز رودابہ کی سانسوں کی رفتار مزید بڑھا گئی تھی۔۔۔ اس کے بالوں میں چہرا چھپائے وہ اس کی گردن کے ہر حصے کو چھوتا اس پر اپنی محبت کی مہر ثبت کر رہا تھا۔۔۔

روادبہ بری طرح سے لرز رہی تھی اس کے حصار میں۔۔۔ زرہام نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا تھا۔۔۔

رودابہ کی سانسیں اٹکنے لگی تھیں۔۔۔۔اس کے پورے وجود میں سرد لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔وہ اس کو اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھاتے بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

رودابہ کی دھڑکنوں کی رفتار مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

زرہام نے اسے بیڈ پر لیٹایا تھا۔۔۔رودابہ کو لگا تھا کہ شخص آج نہیں رکے گا۔۔۔۔وہ اسے نہیں روک پائے گی۔۔۔اس کی سانسیں خوفزدہ تھیں۔۔۔۔

اس نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔۔زرہام نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس لڑکی کی غیر ہوتی حالت دیکھ وہ مسکرایا تھا۔۔۔

"زرہام نظامانی بدل چکا ہے جانم۔۔۔۔مان لو اس بات کو۔۔۔۔اب زبردستی دھونس جما کر کچھ حاصل نہیں کروں گا۔۔۔اب صلح صفائی کے ساتھ خوشگوار انداز میں بات کرنے اور معاملات کو آگے لے جانے پر یقین رکھتا ہوں۔۔۔۔"

اس کے اوپر جھکتا وہ اس کی گردن سے چپکا دوپٹہ نکال گیا تھا۔۔۔

اس کی گردن سے اس شخص کو الگ ہی دیوانگی تھی۔۔۔ جس سے

بالوں کا چھونا بھی پسند نہیں تھا اسے۔۔۔

روداب کے چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔

اس نے آنکھیں میچ رکھی تھیں۔۔۔ اس شخص سے سامنا کرنے کا

حوصلہ نہیں تھا اس میں۔۔۔ اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک

رہا تھا۔۔۔ جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔

"بہت ظلم کیا ہے نا تم پر۔۔۔ تمہارا وہ ایک ایک آنسو، اذیت اور

تکلیف مجھے تڑپاتی ہے روداب۔۔۔۔ میرا سکون روٹھ گیا ہے مجھ

سے۔۔۔ تم بھائی کو کھونے کے صدمے سے نڈھال تھی۔۔۔

تمہارے پیر لہولہان تھے۔۔۔

اور میں نے کیا کیا تمہارے ساتھ۔۔۔ تمہیں زنجیروں میں باندھ

دیا۔۔۔ وہ تکلیف دی جو اس حالت میں مضبوط اعصاب کا مالک

انسان بھی برداشت نہ کر پاتا۔۔۔ کوئی انسان اتنا برا اور سفاک

کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ جتنا میں تھا۔۔۔"

وہ اس کے چہرے پر جھکا اس کے ایک ایک نقش کو لبوں سے چھو رہا

تھا۔۔۔

اس شخص کے انداز میں بے پناہ بے تابی اور دیوانگی تھی۔۔۔وہ اس کے ایک ایک نقش کو ایسے محسوس کر رہا تھا جیسے دوبارہ نہیں دیکھ پائے گا۔۔۔

رودابہ نے آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔۔۔نہ وہ کھولنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اس شخص کا یہ روپ نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔

ورنہ وہ اپنا مقصد بھول جاتی۔۔۔۔اس شخص کے آگے جھک جاتی۔۔۔نرم پڑ جاتی۔۔۔۔وہ ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ کبھی بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

"تم نے ٹھیک کیا تھا مجھے وہ بد دعا دے کر۔۔۔میں اسی قابل تھا۔۔۔مجھے برباد ہونا چاہیے۔۔۔مُجھے بھی ہر اس اذیت سے گزرنا چاہیے جو میں نے تمہیں دی۔۔۔"

اس کے آنسوؤں کو زرہام نے ہونٹوں سے چن لیا تھا۔۔۔رودابہ کے چہرا اس کے لمس سے سلگ رہا تھا۔۔۔وہ اس کی ٹھوڑی تک آتے اس کے چہرے کو پوری طرح سے گلنار کر گیا تھا۔۔

"مجھے معاف مت کرنا۔۔۔میں اس قابل نہیں ہوں۔۔۔"

وہ اس کی گردن پر آخری مہر ثبت کرتا وہ اس کے دلنشین سراپے پر گہری نگاہ ڈالتا اپنے دل کی دہائیوں کو نظر انداز کرتا دل پر پتھر

رکھتا اس کے پاس سے اٹھا تھا اور تیز قدموں سے وہاں سے نکل گیا

تھا۔۔۔

رودابہ کا دل لرز گیا تھا۔۔۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ ایک

جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت زرد

تھی۔۔۔

"روادبہ یہ کیا کر رہی ہو۔۔کیوں اتنی ظالم بن رہی ہو۔۔۔اگر

غلطی سے بھی اس شخص کو کچھ ہو گیا تو کیا جی پاؤ گی تم۔۔۔"

روادبہ کے اندر سے سسکتی ہوئی آواز آئی تھی۔۔۔وہ تیزی سے بیڈ

سے اٹھی تھی۔۔۔اپنا دوپٹہ اٹھاتے باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

مگر تب تک اس کی سماعتوں سے گاڑی کے سٹارٹ کر کے نکلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

رودابہ دروازہ کھول کر باہر نکلی تھی۔۔۔ مگر تب تک اس کی گاڑی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

وہ جتنا دور جا رہی تھی۔۔۔ رودابہ کو اتنی ہی اپنی زندگی ہاتھوں سے پھسلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔

"راحیل۔۔۔۔ راحیل وہ زرہام۔۔۔ زرہام کو نہیں روک سکی میں۔۔۔ وہ وہ چلے گئے ہیں۔۔۔"

رودابہ نے واپس روم میں آتے بری طرح سے روتے ہوئے راحیل

کو کال ملائی تھی۔۔۔

جو اس کی یہ تڑپ اور محبت دیکھ کچھ لمحوں کے لیے کچھ نہیں بول پایا

تھا۔۔

"اتنی محبت کرتی ہیں۔۔۔ پھر یہ جنگ روک کیوں نہیں دیتیں۔۔۔

"

اس کا انداز بہت عجیب سا تھا۔۔۔

"میں نے کبھی زرہام کو نقصان پہنچانے کی بات نہیں کی۔۔۔"

رودابہ نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔

"آپ بھول کیوں جاتی ہیں کہ وہ آغا زرہام نظامانی ہے۔۔۔۔ اس خاندان پر جو بھی وار کیا جائے گا اسے سب سے پہلے وہ انسان اپنے اوپر لے گا۔۔"

راحیل کے انداز میں اس انسان کے لیے محبت تھی۔۔ اگر زرہام نظامانی نہ ہوتا تو آج وہ بھی اس مقام پر نہ ہوتا۔۔ اسے اور اس کی ماں بہنوں کو سنبھالنے والا وہی تھا۔۔

"اس کا اپنا باپ اس پر حملہ کروا رہا ہے۔۔۔"

رودابہ کے آنسو نہیں رک رہے تھے۔۔

"صرف آپ کو پھنسانے کی خاطر۔۔۔"

راحیل نے اپنی بات دوہرائی تھی۔۔

"زرہام کو اس حملے میں نقصان پہنچ سکتا ہے۔۔۔"

وہ بے چین اور بے قرار تھی۔۔۔زرہام نظامانی کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ لڑکی اس سے کتنی محبت کرتی تھی۔۔

وہ اس کے برے رویوں کے باوجود اس سے نفرت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔ آغا نصیر نظامانی کو جھٹکا بھی تبھی لگے گا۔۔۔"

راحیل نے کال کاٹ دی تھی۔ رودابہ کا سر گھوم گیا تھا۔۔۔

دل کا سکون چھن گیا تھا۔۔۔ اس نے کئی بات زرہام کو کال کی تھی۔۔ مگر اس کا فون بند جا رہا تھا۔۔۔ رودابہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

اس نے دلاور خان کو کال کی تھی۔۔۔

"نہیں بی جی۔۔۔ صاحب ابھی گھر پر نہیں آئے۔۔۔"

اس کے پوچھنے پر دلاور خان نے بتایا تھا۔۔۔رودابہ نے اسے آنے پر اطلاع کرنے کا کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

پوری رات اس نے تڑپتے بے چینی میں گزاری تھی۔۔۔زرہام کا فون بند تھا۔۔۔وہ گھر بھی نہیں گیا تھا۔۔۔اور ابھی تک اس کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی تھی۔۔

صبح ہو چکی تھی۔۔۔فجر کی نماز ادا کرتے اس کے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے اور چہرا آنسوؤں سے بھر گیا تھا۔۔۔۔

آج کا دن گزری رات سے بھی زیادہ مشکل ہونے والا تھا۔۔۔۔

"آپ تیار ہیں نا۔۔۔ آج کا دن بہت اہم ہے۔۔۔ کسی بھی طرح کی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔"

راحیل کا میسج دیکھ اس کے دل کی عجیب سی کیفیت ہونے لگی تھی۔۔۔

وہ کافی دیر ایسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔ ساکت نگاہوں سے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے رخشندہ اندر آئی تھی۔۔۔ گھبرائی اور پریشان سی۔۔۔

"روداب یہ کیا خبر چل رہی ہے۔۔۔"

رخشندہ نے موبائل اس کے سامنے کیا تھا۔۔۔ جس پر کو دکھایا جارہا تھا۔۔۔ وہ دیکھ کر رودابہ کی جان نکل گئی تھی۔۔۔۔

زرہام نظامانی کی گاڑی رات بہت بڑے حادثے کا شکار ہوئی تھی۔۔ گاڑی کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔ جس میں موجود انسان کے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی۔۔۔

زرہام نظامانی کے بارے میں ابھی کچھ نہیں بتایا جارہا تھا۔۔۔

یہ وہی گاڑی تھی جس میں اس نے زرہام کو جاتے دیکھا تھا۔۔۔ اس کی حالت اس وقت ایسی تھی جیسے اس کے جسم سے روح کھینچ لی گئی ہو۔۔۔ وہ اسے روک سکتی تھی مگر روک نہیں پائی تھی۔۔۔

"کیا پتا کہ جھوٹی خبر ہو۔۔۔؟؟ تم زرہام کو کال کرو۔۔"

رخشندہ نے اس کا کندھا تھپتھپاتے تشویش زدہ لہجے میں کہا تھا۔۔
مگر رودابہ کو ان کی بات تو جیسے سنائی ہی نہیں دے رہی تھی۔۔

وہ تیزی سے باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔اس کا چہرا پوری طرح سے
آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

اس کی دھڑکنیں رک گئی تھیں۔۔۔دل اذیت میں ڈوبا ہوا
تھا۔۔۔وہ ٹیکسی میں بیٹھتی آغا مینشن کی جانب نکل گئی تھی۔۔۔

یہ راستہ اس کے کیسے کٹا تھا یہ وہی جانتی تھی۔۔۔ ٹیکسی رکتے ہی وہ
بھاگ کر باہر نکلی تھی۔۔

اسے دیکھ کر گارڈ نے جلدی سے دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔وہ تیز قدموں سے اندر کی جانب بھاگ رہی تھی۔۔۔

جب اس کی نظر سامنے کے منظر پر پڑی تھی۔۔اس کے قدم وہیں تھم گئے تھے۔۔۔۔اس نے اپنی آنکھوں کو سامنے نظر آتے منظر پر یقین دلانے کی کوشش کی تھی۔

وہ وہی کھڑا تھا۔۔۔گرے کلر کے پینٹ شرٹ میں ملبوس۔۔۔ ہمیشہ کی طرح نک سک سے تیار اپنے ڈیشنگ سٹائل میں ایک ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے۔۔۔دوسرے ہاتھ سے فون کان سے لگائے وہ بات کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

اس کو دیکھ رودابہ کی سانسوں کو جیسے قرار آیا تھا۔۔اس کے ساتھ وہاں نصیر صاحب اور رحیم صاحب بھی کھڑے تھے۔۔۔مگر اس کسی کی پرواہ نہیں تھی اس وقت۔۔۔اس کا دل اس وقت بہت بری طرح سے لرز رہا تھا۔۔

جسے یقین دلانے کی خاطر وہ تیز قدموں سے اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

زرہام کی نظر بھی اس پر پڑ چکی تھی۔۔۔اس کی حالت دیکھ وہ بھی تشویش کا شکار ہوا تھا۔۔۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتا رودابہ بھاگتی ہوئی اس کے قریب گئی تھی اور بنا وہاں موجود باقی لوگوں کی پرواہ کیے اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

زرہام بے یقین سا کھڑا رہ گیا تھا۔۔۔ سامنے کھڑے نصیر صاحب کی آنکھوں میں یہ منظر دیکھ کر ناگواری ان ٹھہری تھی۔۔۔ انہوں نے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

"رودابہ کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟"

زرہام نے اس کے گرد اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار قائم کرتے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

اس کے انداز کی فکر اور محبت دیکھ نصیر صاحب نے جتاتی نگاہوں سے رحیم صاحب کو دیکھا تھا۔۔۔

جیسے کہہ رہے ہوں کہ مجھے اسے بات کا ڈر تھا۔۔۔ اور یہ ہو چکا ہے۔۔۔ ان کا بیٹا اس لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو چکا ہے۔۔۔

زرہام کی گاڑی کی بریک فیل کر دی گئی تھیں۔۔۔۔

وہ رات جس گاڑی پر آیا تھا یہ وہی گاڑی تھی۔۔۔ مگر آگے جا کر اس کی یہ گاڑی اچانک سے خود ہی رک بھی تھی۔۔۔ انجن میں کوئی مسئلہ آگیا تھا۔۔ اسے ڈرائیور کو بلا کر گاڑی تبدیل کرنی پڑی تھی آدھے راستے میں۔۔۔

اس کی گاڑی ڈرائیور لے کر وہاں سے گیا تھا۔۔اور وہ گاڑی تھوڑا آگے جا کر حادثے کا شکار ہو چکی تھی۔۔۔اس میں بیٹھا ڈرائیور ایمرجنسی میں تھا۔۔۔

اس کے حصے کی مصیبت اس ڈرائیور کے سر آگئی تھی۔۔۔زرہام نظامانی کی گاڑی کی بریکس فیل ہونا چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔وہ اس وقت گارڈز کے بغیر تھا۔۔۔یہ سیدھی سیدھی اس کی موت کی پلاننگ تھی۔۔۔

نصیر صاحب کا کہنا تھا کہ یہ سب اس کی بیوی نے کیا تھا۔۔۔وہ جان بوجھ کر اسے وہاں لے کر گئی تھی۔۔۔۔اس کا پلان زرہام کو مارنے کا ہے۔۔۔یہ بات سن کر زرہام کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

گھر کے سبھی افراد یہ بات سن کر غم وغصّے کا شکار تھے۔۔۔رودابہ بھلا ایسا کیسے کر سکتی تھی۔۔۔۔زرہام کو مارنے کی کوشش۔۔۔

"اب یہ کیسا ناٹک ہے۔۔۔۔؟؟جب تم اپنے بھائی کا بدلہ لینے کی خاطر میرے بیٹے کی جان لینا چاہتی ہو۔۔۔تمہاری نفرت اور خاموش دشمنی سے واقف ہیں۔۔۔تم کس کس کے ساتھ مل کر کیا پلاننگ کرتی پھر رہی ہو۔۔۔"

نصیر صاحب یہ منظر دیکھ برداشت نہیں کر پائے تھے۔۔ ان کی بات پر رودابہ نے جھٹکے سے پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔ اس کی آنکھوں میں اتنے آنسو تھے کہ سامنے کا منظر ہی دھندلا گیا تھا۔۔

زرہام نے خاموش نگاہوں سے باپ کی جانب دیکھا تھا۔۔ شگفتہ بیگم کی نظریں رودابہ پر تھیں۔۔ وہ کانپ رہی تھی بری طرح سے۔۔۔

"آپ جھوٹ مت بولیں۔۔۔ آپ کی پلاننگ تھی یہ ساری۔۔۔

آپ نے کیا ہے یہ سب۔۔۔۔ میرے بھائی کا قتل بھی اور اب اپنے

بیٹے کی جان کا رسک لینے والے بھی آپ ہیں۔۔۔"

رودابہ نے انگلی اٹھاتے ان کی اصلیت واضح کرتے سب گھر والوں

کے سامنے بے نقاب کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

"یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو تم مجھ سے۔۔۔۔؟؟ زرہام اس

لڑکی کا میں صرف تمہاری وجہ سے لحاظ کر رہا ہوں۔۔۔"

نصیر صاحب نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے زرہام۔۔۔؟؟ تم خاموش کیوں ہو۔۔۔؟؟"

شگفتہ بیگم نے شاکی نگاہوں سے بیٹے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو سرخ آنکھوں کے ساتھ خاموش کھڑا تھا۔۔۔

جس خاندان کو اس نے سمیٹ کر رکھا تھا۔۔۔وہ بربادی کے دہانے پر تھا۔۔۔

"کیوں کہ آپ کے شوہر نے۔۔۔"

رودابہ اس وقت اپنے ہوش میں نہیں تھی۔۔۔اس رات جیسی حالت تھی اس وقت اس کی۔۔۔

"رودابہ بس۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ رودابہ کی بات مکمل ہوتی زرہام کی دھاڑ پر اس کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی سہم گئے تھے۔۔اس کی آنکھوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ ابھی لہو ٹپک پڑے گا۔۔

رودابہ نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔۔وہ پہلے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس شخص کی آنکھوں میں کچھ عجیب سا تھا۔۔۔کچھ ٹوٹا ہوا۔۔۔

رودابہ وہیں ساکت ہوئی تھی۔۔۔تو یہ شخص اس پر شک کر رہا تھا۔۔۔وہ بھلا اپنے باپ کے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتا تھا۔۔۔

رودابہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"کمرے میں جاؤ۔۔"

اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔ نصیر صاحب کے تنے نقوش ڈھیلے پڑے تھے۔۔۔

تمنا اپنی جگہ حیران کھڑی تھی۔۔۔ یہ معصوم صورت لڑکی اس حد تک جا سکتی تھی۔۔۔

"یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔ میں نے ایسا نہیں کیا۔۔۔"

روادبہ نہیں جانتی تھی کہ کیوں مگر وہ اس شخص کی بدگمانی نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

"روادبہ۔۔میں نے کہا تم اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔"

زرہام کے لہجے میں اب پہلے سے بھی زیادہ سختی تھی۔۔روادبہ نے بہتی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"اس لڑکی پر یقین نہ کر کے تم نے اچھا کیا ہے۔۔۔یہ اسی قابل ہے۔۔۔بلکہ تمہیں اسے طلاق دے کر فارغ کر دینا چاہیے اب۔۔غلطی ہو گئی بہت بڑی جو تمہیں مجبور کیا اس سے شادی کرنے پر۔۔

راحیل کے ساتھ تعلقات ہیں اس کے۔۔۔"

نصیر صاحب اس سے آگے بھی بولنا چاہتے تھے مگر زرہام کی زخمی نگاہوں پر وہ خاموش ہو گئے تھے۔۔۔

زرہام چلتا ہوا ان کے سامنے آیا تھا۔۔۔اس کے انداز میں عجیب سی لڑکھڑاہٹ تھی۔۔۔جیسے وہ تھک گیا ہو اب اس سب سے۔۔۔

نصیر صاحب ساکت نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

باقی سب بھی خاموش کھڑے اس کا یہ انداز دیکھ رہے تھے۔۔۔

"آپ کو اندازہ ہے میری اذیت کا ڈیڈ۔۔۔؟؟"

اس کی آواز میں درد واضح تھا۔۔ نصیر صاحب کچھ نہیں بول پائے تھے۔۔۔ ان کے بیٹے کی آنکھوں میں اس وقت کچھ ایسا تھا کہ وہ کچھ نہیں بول پائے تھے۔۔۔

وہ ساکت نگاہوں سے اسے تکے گئے تھے۔۔۔

"آپ کا بیٹا اس وقت اس مقام پر آن کھڑا ہوا ہے کہ کبھی کبھی سوچتا ہوں اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ختم کر دوں۔۔۔ کیونکہ اب جو آگے ہونے والا ہے وہ میں برداشت نہیں کر پاؤں گا۔۔

کسی قیمت پر برداشت نہیں کر پاؤں گا۔۔۔ مگر میری ایک بات سن لیں ڈیڈ آپ۔۔۔ میرے جیتے جی آپ اسے کچھ نہیں کہہ سکتے۔۔۔ اگر میرے مرنے کے بعد بھی اسے زرا سی خراش آئی تو۔۔۔"

اس کے الفاظ پر وہاں کھڑا ہر شخص دہل گیا تھا۔۔۔

"زرہام۔۔۔"

شگفتہ بیگم کی آواز چیخ سے کم نہیں تھی۔۔ سمیعہ بیگم نے بھی دہل کر سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"مام مجھ جیسے سفاک لوگوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔۔ اور جن کے باپ ایسے ہوں۔۔ ان کا انجام تو بننا ہی یہی چاہیئے۔۔۔"

زرہام کی بات پر نصیر صاحب اپنی جگہ سے لڑکھڑا گئے تھے۔۔۔ان کے بیٹے کے انداز میں ان کے لیے نفرت تھی۔۔۔

یہ بات ان کے دل کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔

"تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔"

نصیر صاحب نے وضاحت دینے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"رات کو جو کچھ ہوا کیا وہ سب آپ نے نہیں کروایا۔۔۔اس لڑکی پر الزام ڈالنے کے لیے آپ اپنے ہی بیٹے کی جان کے دشمن بن گئے ڈیڈ۔۔۔"

زرہام کے لہجے میں اذیت تھی۔۔۔ نصیر صاحب نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔ یہ سب راحیل کر رہا ہے۔۔"

نصیر صاحب اس کو یقین دلانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

رودابہ دروازے کے باہر کھڑی یہ سب سن رہی تھی۔۔

زرہام کی تکلیف اس کو بھی تکلیف سے دوچار کر رہی تھی۔۔راحیل کی کال آنے پر وہ تیزی سے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

راحیل کے پوچھنے پر اس نے سب کچھ راحیل کو بتا دیا تھا۔۔جو سن کر راحیل کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

جو روودابہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

"زرہام بھائی نصیر نظامانی پر شک کریں گے یہ دنیا کے ناممکنات میں سے تھا۔۔۔ مگر ہر فرعون ایک دن اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔۔۔ یہ بھی پہنچے گا۔۔۔ اور اس فرعون کو انجام تک صرف زرہام نظامانی ہی پہنچا سکتا ہے۔۔۔"

ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا۔۔۔ جب زرہام نے روودابہ سے موبائل لیتے ہوئے سپیکر آن کر دیا تھا۔۔

"اور تم۔۔۔ تمہارا انجام کیا ہونا چاہیے راحیل۔۔۔؟؟"

زرہام کو دیکھ رودابہ بھی گھبرا گئی تھی۔۔ جبکہ اس کی آواز سنتے راحیل کے بھی پسینے چھوٹ گئے تھے۔۔

"بھائی۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"

راحیل نے خود کو سنبھالتے کہا تھا۔۔۔

"تم ہی تھے ناوہ۔۔۔ جس نے اس دن رودابہ کو اغوا کروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ اور مجھ پر گولی چلائی تھی۔۔۔۔"

زرہام کی بات پر رودابہ نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نن نہیں بھائی۔۔یہ سب کچھ تایا جان نے کروایا ہے۔۔وہی ہیں جنہوں نے میرے بابا کا قتل کروایا۔۔۔جب شمریز کو اس بارے میں خبر ہوئی تو انہوں نے اسے بھی قتل کروادیا۔۔شمریز کے کمرے سے رودابہ کو تایا جان کے خلاف ثبوت ملے ہیں۔۔۔"

راحیل کی آواز سے اس کی گھبراہٹ واضح ہو رہی تھی۔۔

"کونسے ثبوت۔۔۔جو تم نے وہاں رکھوائے تھے۔۔۔۔؟؟جب تک شمریز قید رہا۔۔ان دو سالوں میں اس کے کمرے سے کسی کو یہ ثبوت کیوں نہ ملے۔۔اور نہ اس نے بتانے کی کوشش کی۔۔

اس کے مرنے کے بعد ثبوت مل گئے۔۔۔راحیل تم سب کو کیا لگتا ہے۔۔

میں بے وقوف ہوں۔۔۔میرے پیٹھ پیچھے تم لوگ کوئی بھی چکر چلاؤ گے اور مجھے خبر نہیں ہو گی۔۔۔میری خاموشی کو تم سب میری لاعلمی سمجھتے رہے۔۔"

وہ بہت زیادہ غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔

اس نے رودابہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور اسے لے کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔رودابہ نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کی

گرفت نرم تھی۔۔۔ مگر اس کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی تھی۔۔۔

رودابہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے لگی تھی۔۔۔

نیچے ہال میں اس وقت سب لوگ موجود تھے۔۔۔ نصیر صاحب صوفے پر سر جھکائے بیٹھے تھے۔۔۔

"یہ سامنے تمہارا مجرم ہے۔۔۔ تمہارے بھائی کے مجرم۔۔۔۔"

اس نے رودابہ کو نصیر صاحب کے سامنے لا کھڑا کیا تھا۔۔۔

رودابہ نے بے یقینی سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہاں کھڑے سبھی لوگوں کے چہروں پر اس وقت پریشانی سے لبریز تھے۔۔۔ نصیر صاحب نے اپنا جرم قبول کر لیا تھا۔۔۔

انہوں نے شمریز کا قتل نہیں کیا تھا۔۔۔ مگر اس کے قاتلوں کو مروانے والے وہی تھے۔۔۔

ریحان نظامانی کچھ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث تھے۔۔ وہ باغات سے جانے والے پھلوں کے ٹرکوں میں منشیات بھر کر اسے ملک میں امپورٹ کر رہے تھے۔۔۔ وہ ساری تجارت نظامانی خاندان کے نام سے ہو رہی تھی۔۔

مگر اس کا اصل مجرم ریحان نظامانی تھا۔۔۔ نصیر صاحب اور رحیم صاحب کو جب تک اس بارے میں خبر ہوئی تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔ ریحان صاحب کو انہیں لوگوں نے مروا دیا تھا جو اس کام میں ان کے ساتھ ملوث تھے۔۔

وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کا نام آئے۔۔۔ اپنے خاندان کو بدنامی سے بچانے کی خاطر نصیر صاحب نے اس بات کو دبا دیا تھا۔۔۔ اور کسی خاندانی دشمنی کا نام دیتے الزام شمریز اور باقی لوگوں پر ڈلوا دیا تھا۔۔۔

یہی قصور تھا ان کا۔۔۔انہوں نے بے قصور لوگوں کو اس میں سزا

دلوادی تھی۔۔۔مگر جب دو سال بعد زرہام کو اس معاملے کی خبر

ہوئی تو اس نے شمریز کو نکلوانے کا حکم دیا تھا۔۔۔

اس بات سے بے خبر کے شمریز کا باہر نکلنا ان سب کے لیے بہت برا

ثابت ہو گا۔۔۔

راحیل جو اپنے باپ کی اصلیت سے آگاہ نہیں تھا۔اسے یہی لگا تھا

کہ اس کے باپ کے قتل کے پیچھے اس کے تایا اور چچا کا ہاتھ

ہے۔۔۔کیونکہ ریحان صاحب کے مرنے سے پہلے ان کی اپنے

بھائیوں کے ساتھ بہت کشیدگی چل رہی تھی۔۔۔

راحیل نے اپنے باپ کو بہت پریشان اور بھائیوں سے لڑتے دیکھا تھا۔۔۔اس کے بابا کے سارے بینک اکاؤنٹ جو حکومت کی طرف سے سمگلنگ کے پیسے کی وجہ سے بلاک کیے گئے تھے۔۔۔

اس کی وجہ بھی وہ اپنے خاندان والوں کو سمجھا تھا۔۔۔اسی دن اس نے خود عزم کیا تھا کہ وہ ان کو نہیں چھوڑے گا۔۔۔زرہام کے علاوہ باقی سب کو اس نے اپنا دشمن مان لیا تھا۔۔۔۔

شمریز کو قتل کروانے والا وہی تھا۔۔۔اور شمریز کے کمرے تک نصیر صاحب کے خلاف ثبوت پہنچانے والا بھی وہی تھا۔۔

نصیر صاحب کو اسی دن یہ بات پتا چل گئی تھی کہ یہ حرکت راحیل نے کروائی ہے۔۔ مگر وہ اپنے بھتیجے کو پھنسنے نہیں دینا چاہتے تھے۔۔۔ اسے بچانے کی خاطر انہوں نے ان لوگوں کو مروا دیا تھا جنہوں نے شمریز کا قتل کیا تھا۔۔۔

انہوں نے بہت بار راحیل سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر وہ ان کی بات سنتا ہی نہیں تھا۔۔ رودابہ کو وہ پہلے سے جانتا تھا شمریز کی وجہ سے۔۔ رودابہ کے دماغ میں اس شک کے بیج کو بڑھانے والا اور اس کی اس معاملے میں حوصلہ افزائی کرنے والا بھی وہی تھا۔۔

اس رات جب اس نے رودابہ کو آغا مینشن سے نکلتے دیکھا تھا تو اس پر حملہ کرواکر شک نظامانی خاندان پر دلوانے والا عباس نہیں راحیل تھا۔۔۔

جس میں بہت حد تک نصیر صاحب بھی ملوث تھے۔۔۔وہ بھی تب یہی چاہتے تھے کہ اس لڑکی کو مار کر اس کی آواز وہیں دبا دی جائے۔۔۔

اس نے اپنی سکیچ بک میں ان سب لوگوں کے سکیچ بنا رکھے تھے جو اس کے باپ کے قتل کا بدلہ لینے میں استعمال ہونے اور مرنے والے تھے۔۔۔

جن میں رودابہ بھی تھی۔۔۔جو بات اس دن راحیل کی سکیچ بک پر اس کا سکیچ دیکھ زرہام ٹھٹھک گیا تھا۔۔۔

اور پھر بعد میں آہستہ آہستہ اسے ساری باتیں سمجھ آنے لگی تھیں۔۔۔ مگر وہ خاموش رہا تھا۔۔

اسے یہ بات سن کر بہت دکھ پہنچا تھا کہ اس کے ڈیڈ جن سے وہ بہت محبت کرتا تھا۔ وہ اس سب میں ملوث تھے اور انہوں نے اس سے اتنا سب کچھ چھپایا تھا۔۔ اور راحیل جسے وہ اپنے چھوٹے بھائی افعان سے بڑھ کر مانتا تھا۔۔

وہ انتقام میں کس حد تک پہنچ گیا تھا۔۔۔زرہام نظامانی کا غرور اس

کے اپنوں نے بہت بری طرح سے توڑا تھا۔۔۔

اس لڑکی کے آنسوؤں میں ڈوبی بد دعائیں اس شخص کو بہت بری

طرح سے لگی تھیں۔۔۔اور اب اس کا دل زخمی تھا۔۔۔کیونکہ اب

اس کے خاندان کو بدنامی سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔۔۔

راحیل کو بھی وہاں لایا گیا تھا۔۔۔آغا خاندان کے ہر فرد کی آنکھوں

میں نمی تھی۔۔۔۔یہ بات ان کا دل بند کر رہی تھی کہ نصیر نظامانی

جنہوں نے ساری عمر عزت کمائی تھی۔۔۔وہ اب اس مقام پر پہنچ

کر دنیا کے سامنے رسوا ہونے والے تھے۔۔۔

شگفتہ بیگم منہ پر ہاتھ رکھتے وہیں بیٹھتی چلی گئی تھیں۔۔۔ان کا گھر بہت بری طرح سے ٹوٹنے والا تھا۔۔۔رودابہ نے تہمینہ بیگم اور رخشندہ کو بھی وہاں بلوالیا تھا۔۔۔

نصیر صاحب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔رودابہ کے سامنے کھڑے ہوتے انہوں نے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔

"شمریز میرے لیے بیٹوں جیسا تھا۔۔۔وہ کہتا تھا اس کا باپ نہیں ہے۔۔اس لیے اس کے لیے میں باپ جیسا ہوں۔۔اور اس باپ نے کیا کیا۔۔۔اس بے گناہ کو سزا دلوائی۔۔۔اور پھر اس کے قاتل کو بھی بچالیا۔۔

اس کے قتل کے سارے ثبوت مٹا کر۔۔۔ تم پر ہماری طرف سے بہت ظلم ہوا ہے بیٹی۔۔۔ بہت سفاکیت دکھائی ہے۔۔۔"

انہوں نے رودابہ کے سامنے ہاتھ جوڑے ہوئے تھے۔۔۔ زرہام نے یہ منظر دیکھتے کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔ رودابہ نے نظر اٹھا کر اس کی یہ تکلیف دیکھی تھی۔۔

اس شخص کا درد نہیں دیکھا گیا تھا اس سے۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

اپنے باپ کی حقیقت جان کر راحیل اس وقت گہرے صدمے کا شکار تھا۔۔۔ اس کے دونوں ہاتھوں پر ہتھکڑیاں لگی ہوئی

تھیں۔۔۔جو دیکھ اس کی ماں اور بہنوں کی سسکیاں پورے ہال میں گونج رہی تھیں۔۔۔

تہمینہ بیگم اور رخشندہ کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔۔۔ان کے بیٹے کی زندگی کتنی سستی مانی گئی تھی یہاں۔۔۔

مگر تہمینہ بیگم کو شمریز کی طرح بیٹا بن کر جس نے سنبھالا تھا۔۔۔ اسے اس وقت تکلیف میں دیکھ ان کے دل میں بھی درد اٹھنے لگا تھا۔۔۔رودابہ نے نگاہیں اٹھا کر ماں کو دیکھا تھا۔۔۔جو بھتی آنکھوں سے اسے زرہام کی جانب دیکھتے اشارہ کر گئی تھیں۔۔

رودابہ پہلے سے جانتی تھی کہ اس کی ماں بہت بڑے ظرف کی مالک تھیں۔۔

"میں نے آپ کو معاف کیا۔۔۔میں نے اپنے ساتھ ہوئے ہر ظلم اور اپنے بھائی کے ساتھ ہوئی ہر زیادتی کے لیے معاف کیا سر۔۔۔ آپ کے بیٹے کی خاطر ہم نے آپ کو معاف کیا۔۔۔ آپ اپنے بیٹے کے لیے بہت اہم ہیں۔۔۔اگر آپ اس عمر میں جیل گئے تو آپ کے بیٹے کا غرور ٹوٹ جائے گا۔۔

آپ نے مجھ پر جو قاتلانہ حملہ کروایا میں نے اس کے لیے بھی معاف کیا آپ کو۔۔۔میری زندگی اتنی اہم نہیں تھی۔۔ہاں

میرے بھائی کو انصاف ضرور ملنا چاہیے۔۔۔اس انسان کو سزا ملنی چاہیے۔۔۔"

وہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔۔۔جو دیکھ زرہام کو اتنی تکلیف ہوئی تھی کہ جیسے کسی نے اس کے دل کو مٹھی میں مسل دیا ہو۔۔

رودابہ کا اشارہ راحیل کی جانب تھا۔۔۔جس کا سر پوری طرح سے جھکا ہوا تھا۔۔۔زوبیہ بیگم روتے ہوئے صوفے پر ڈھے گئی تھیں۔۔

وہاں کھڑے سبھی لوگ اس لڑکی کی اعلیٰ ظرفی کے آگے خود کو بہت چھوٹا محسوس کر رہے تھے۔۔۔

انہیں وہ رات یاد آئی تھی۔۔۔ کیسا سلوک کیا گیا تھا۔۔۔ ہر بار بے عزت کیا گیا تھا۔۔۔ شگفتہ بیگم نے اذیت سے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔ اس لڑکی نے ان کی شوہر کو معاف کر دیا تھا اور بہت بڑی رسوائی سے بچالیا تھا انہیں۔۔۔

انہیں اس سے کی گئی اپنی ہر زیادتی یاد آئی تھی۔۔۔ اور ان کا دل پشیمانی میں گھر گیا تھا۔۔۔

راحیل کو پولیس وہاں سے لے گئی تھی۔۔۔

رودابہ نے زرہام کی جانب دیکھا تھا۔۔۔یہ شخص چاہتا تو بہت آسانی سے یہ ساری بات دبا دیتا اور اپنے خاندان والوں کو پھر سے سرخرو کر دیتا۔۔۔اس کی آواز دبا کر۔۔۔

اس کے لیے مشکل نہیں تھا۔۔مگر اس نے واضح کر دیا تھا کہ وہ اس بار واقعی سچی محبت کرتا تھا۔۔۔

لیکن رودابہ کے نزدیک اس شخص کو اتنی جلدی اتنی آسانی سے معافی نہیں ملنی چاہیے تھی۔۔۔۔

نصیر صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔رودابہ نے آنسوؤں کے بیچ اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اب زرہام کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"ہماری شادی جس بنیاد پر ہوئی تھی۔۔۔اس کا تو اب وجود ختم ہو چکا ہے۔۔تو یہ تعلق رکھنا اب بے معنی ہے۔۔۔میں نہیں رہنا چاہتی آپ کے ساتھ۔۔۔آپ جتنی جلدی ہو سکے مجھے طلاق کے پیپرز بجھوا دیں۔۔

تاکہ ہم دونوں اپنے طریقے سے اپنی نئی زندگی شروع کر سکیں۔۔۔آپ کو ویسی لڑکی ملے جس کی حیثیت اور معیار آپ سے میل کھاتا ہو اور آپ اسے دنیا کے سامنے فخر سے متعارف کروا سکیں۔۔۔"

وہ اپنے آنسو صاف کرتے اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔اس کی بات سن کر وہاں موجود سبھی افراد کے چہروں کی رنگت بدل گئی تھی۔۔۔وہ سب رودابہ کو زرہام کی بیوی کے طور پر قبول کر چکے تھے۔۔

جتنی پیاری وہ اس کے ساتھ لگتی تھی۔۔۔اور کوئی نہیں لگ سکتی تھی۔۔۔۔

نہ اتنی محبت کرنا کسی کے بس کی بات تھی۔۔۔جتنی وہ کرتی تھی۔۔۔

زرہام خاموش نظروں سے اسے دیکھتا رہا تھا۔

"امید ہے اب آپ زبردستی اپنی مرضی مسلط نہیں کریں گے۔۔۔

میرے فیصلے کی رسیپیکٹ کریں گے۔۔۔"

رودابہ کی بات سن کر تہمینہ بیگم اور رخشندہ سمیت باقی سب نے

بھی اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔وہ شخص

خاموش رہا تھا۔۔۔مگر سب کی نظریں اس کی بھینچی مٹھیوں پر

تھیں۔۔

جو رودابہ نے بھی دیکھی تھیں۔۔۔

"زرہام اسے روکیں۔۔۔وہ جا رہی ہے۔۔۔"

شگفتہ بیگم نے زرہام کا بازو ہلایا تھا۔۔۔ جس پر اس نے پلٹ کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ سب لوگ پریشان نہ ہوں۔۔۔ یہ ہم دونوں ہسبنڈ وائف کا معاملہ ہے۔۔ ہم اسے خود ہی حل کریں گے۔۔۔ اپنے طریقے سے۔۔۔"

وہ جب بولا تو اس کی آواز بھاری تھی۔۔۔ مگر آنکھوں میں ایک بہت ہی خوبصورت چمک آن ٹھہری تھی۔۔۔ جسے دیکھ سب کی حوصلہ افزائی ہوئی تھی۔۔

ماحول کا بوجھل پن کافی حد تک بہتر ہوا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی بیڈ کراؤن سے سر ٹکائے ہوئے تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر سکون تھا۔۔۔وہ اپنے بھائی کو انصاف دلانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔اس کی آواز اتنی اونچی اور مضبوط تھی کہ بہت کوشش کے بعد بھی اسے دبایا نہیں جا سکا تھا۔۔

اور پھر اس ایک انسان کے ساتھ نے بہت کچھ بہت زیادہ آسان کر دیا تھا۔۔۔

اس کے خیال سے رودابہ کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ایک ہفتہ گزر چکا تھا اس واقع کو۔۔۔وہ روز گھر آتا تھا۔۔دن میں کئی بار فون کرتا تھا۔۔

مگر رودابہ نہ اس کے سامنے جاتی تھی۔۔۔نہ اس کی کال اٹینڈ کرتی تھی۔۔۔

اس سے جتنا ہو سکتا تھا وہ اس شخص کو تڑپا رہی تھی۔۔۔

شگفتہ بیگم اور نصیر صاحب بھی کئی بار اس سے ملنے آ چکے تھے۔۔

باقی سب سے بھی اس کے بہت خوشگوار تعلقات بن چکے تھے۔۔۔

تمنا نے بھی اپنی حرکتوں اور باتوں کی معافی مانگی تھی اس سے۔۔۔

رودابہ نے سب کو فراخدلی سے معاف کر دیا تھا۔۔۔ کیونکہ اس کی ماں نے اسے یہی سکھایا تھا۔۔۔

مگر اس ایک شخص کو تڑپانے میں اسے بہت مزا آرہا تھا۔۔۔ جو کچھ زیادہ ہی شرافت کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔۔ اسے زبردستی کرنے اور دھونس جمانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ اسی خاطر وہ صبر سے کام لے رہا تھا۔۔۔

مگر روز اس کی جانب سے ایک میسج آتا تھا۔۔۔ جس میں لکھا شعر رودابہ کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھا دیتا تھا۔۔۔ اس شخص کی تڑپ بتا

رہی تھی کہ جب وہ اس کی دسترس میں جائے گی تو اس شخص کی دیوانگی سہنا اس کی جان کے لیے مشکل ہو جانا تھا۔

وہ روز آتا تھا۔۔۔

مگر آج اتنا ٹائم گزر گیا تھا وہ نہیں آیا تھا۔۔۔ رودابہ ایک گھنٹہ مزید انتظار کرنے کے بعد باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

جہاں تہمینہ بیگم بھی بہت خوبصورت لباس پہنے بیٹھی تھیں۔۔۔ رخشندہ نور کو تیار کر رہی تھی۔۔۔ اور خود بھی کسی فنکشن میں جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔۔

"آپ لوگ کہیں جا رہے ہیں۔۔۔؟؟؟"

روادبہ نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔اسے نہیں بتایا گیا تھا؟؟

"ہاں۔۔۔"

رخشندہ نے مختصر جواب دیا تھا۔۔

"میرے بیٹے کی منگنی ہے آج۔۔۔۔وہیں جارہے ہیں۔۔۔"

تہمینہ بیگم کی بات پر اس نے حیرانی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کونسے بیٹے کی۔۔۔؟؟"

اس کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

"میرا ایک ہی بیٹا ہے۔۔۔زرہام۔۔۔"

تہمینہ بیگم کے جواب پر وہ چکرا گئی تھی۔۔۔ مگر بولی کچھ نہیں تھی۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔

"کس سے ہو رہی ہے منگنی۔۔۔؟؟"

اس نے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے پوچھا تھا۔۔۔ جبکہ دل کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔۔۔ کیا یہی تھی اس شخص کی محبت۔۔۔

"ایشا سے۔۔۔"

رخشندہ نے لاپروائی بھرے انداز میں بتایا تھا۔۔۔وہ دونوں ایسے بی ہیو کر رہی تھیں جیسے یہ بہت نارمل بات ہو۔۔۔

رودابہ نے تہمینہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اسے سرے سے ہی اگنور کر رہی تھیں۔۔۔

رودابہ نے پلکیں جھپکتے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر آنسو رکے نہیں رہے تھے۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔اسکے دل و دماغ سے سکون رخصت ہو گیا تھا۔۔۔وہ بھلا کیسے اسکے ساتھ ایسا کر سکتا تھا۔۔۔اسے بہت زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔۔

آنکھوں سے آنسو نہیں رک رہے تھے۔۔۔جب اسی لمحے اس کا فون بجا تھا۔۔۔زرہام کا نمبر دیکھ اس نے فوراً کال پک کی تھی۔۔۔

اس کے یوں فوراً کال پک کرنے پر زرہام نظامانی کے لبوں پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"میں نے اپنی زندگی کو دوبارہ سے نئے انداز میں شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔جو دعاؤں اور خوشیوں کے ساتھ شروع ہو۔۔۔"

وہ بہت ہی زیادہ سنجیدگی سے بول رہا تھا۔۔۔رودابہ نے اپنے چہرے سے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔۔۔

"نئی شروعات مبارک ہو۔۔۔"

اس کے لبوں سے بمشکل نکلا تھا۔۔۔اس کی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش محسوس کرتے دوسری جانب سے وہ مضطرب ہوا تھا۔۔۔

"میں لینے آرہا ہوں تمہیں۔۔۔۔"

اس کی بات پر رودابہ کو غصہ آنے لگا تھا۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میرا جب آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے اب۔۔تو میں کیوں شرکت کروں اس میں۔۔"

وہ غصے سے کہتی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔جب اسی لمحے دروازے پر بیل بجی تھی۔۔

رودابہ کو لگا تھا کہ شاید رخشندہ لوگ کوئی شے بھول گئی ہوں۔۔۔ اسی لیے واپس آئی ہوں۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر جیسے ہی گیٹ کھولا۔۔۔زرہام نظامانی کو سامنے کھڑے پایا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔"

ابھی تو اس سے فون پر بات کی تھی۔۔

"ہاں میں۔۔۔۔"

اس کو بازو سے تھام کر سائیڈ پر کرتا وہ اندر آگیا تھا۔۔۔ اور دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا۔۔

نظریں اس کے بھیگے چہرے پر تھیں۔۔۔ دل چاہا تھا ابھی جھک کر ان آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چن لے۔۔۔۔ سادہ سے حلیے میں بھی وہ اسے بہکا گئی تھی۔۔۔ ایک ہفتہ یہ لڑکی اسے دور رکھے ہوئے تھے۔۔

اب بھی اس کے کوئی ارادے نہیں تھے ماننے کے۔۔۔۔ وہ اس کی جانب بڑھ رہا تھا اور رودابہ الٹے قدموں پیچھے جا رہی تھی۔۔۔

"کیوں آئے ہیں آپ یہاں۔۔۔گھر پر کوئی نہیں ہے۔۔۔"

روادبہ کے گھبرا کر لاونج کے دروازے پر رکتے اسے وہیں ٹھہرنے کو کہا تھا۔۔

"اسی لیے تو آیا ہوں۔۔۔اب گھر والوں کے سامنے تو زور زبردستی نہیں کی جاسکتی نا۔۔۔"

وہ اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔اور اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اوپر اٹھا گیا تھا۔۔

رودابہ اس کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔اسے ہوش تب آیا جب وہ

اسے لاؤنج کی اندر لے جاتا دروازہ بند کرتے اسے دروازے کے

ساتھ لگا گیا تھا۔۔

"آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟ ہمارے بیچ اب کوئی تعلق نہیں

ہے۔"

رودابہ اس سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتے خفگی سے بولی

تھی۔۔۔وہ اس سے پہلے سے بھی زیادہ ناراض ہو چکی تھی۔۔

"اچھا ایسا کس نے کہا۔۔۔؟"

اس کی رونق کلائیاں دروازے کے ساتھ لگاتے اس نے رودابہ کے چہرے پر جھکتے پوچھا تھا۔۔۔اس شخص کے انداز میں عجیب سی شدت تھی۔۔۔آنکھوں کی خماری آج پہلے سے بھی کہیں زیادہ بڑھی ہوئی تھی۔۔۔

رودابہ کا دل دھڑک اٹھا تھا۔۔۔چہرا ابھی لال اناڑی ہوا تھا۔۔۔

"آپ منگنی کر رہے ہیں ایشا سے۔۔۔؟"

رودابہ نے اسے یاد دہانی کروائی تھی۔۔۔

"کس نے کہا۔۔۔؟؟"

وہ اس کی جانب دیکھتے اچنبھے سے بولا تھا۔۔۔ نگاہیں اس نازک گردن سے الجھنے لگی تھیں۔۔۔

رودابہ کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔۔یہ شخص اس کے لیے اب کتنا اہم ہو چکا تھا اس بات کا اندازہ بہت اچھے سے ہو چکا تھا اسے۔۔۔۔ اس گزرے ایک ہفتے میں اس نے اس شخص کو بہت مس کیا تھا۔۔۔

اس کی گہری پر تپش نگاہیں۔۔۔اس کی معنی خیز باتیں۔۔۔اس کی دیوانگی بھرا انداز۔۔۔۔

وہ اس شخص سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔۔۔اس کے دل نے ہر پل

اسے یہ بات واضح کی تھی۔۔۔۔

"امی اور بھابی نے۔۔۔"

رودابہ اس کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے کانپ

رہی تھی۔۔۔اس نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر

اس شخص کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔

"مذاق کیا ہو گا انھوں نے۔۔۔"

وہ مسکرا کر بولا تھا۔۔۔رودابہ نے گھنیری پلکیں اٹھاتے اور گھورا

تھا۔۔۔

"آپ نے بھی فون پر کہا کہ نئ زندگی کی شروعات۔۔۔"

رودابہ نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ جھک کر اس کے گال پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔ رودابہ کا دل بہت زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

"میری زندگی کے ہر پہلو کی شروعات اب صرف تم سے ہو گی۔۔۔"

اس کی سانسوں کو محسوس کرتا وہ شخص بہکنے لگا تھا۔۔۔ رودابہ کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

اس نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ وہ جھکا تھا اور اس کے آدھ کھلے لبوں کو نرمی سے چھو گیا تھا۔۔۔ رودابہ لڑکھڑائی تھی۔

اس کی شدت بھرا انداز اس سے برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔

زرہام نظامانی کی بے باکی بھری نگاہیں اس کے سراپے پر اٹھی تھیں۔۔۔

"ابھی سے گھبرا گئی۔۔۔؟؟"

اس کی ٹھوڑی کو تھام کر چہرا اوپر اٹھاتے اس شخص نے پوچھا تھا۔۔۔

رودابہ کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

"معافی مل سکتی ہے۔۔۔؟"

اس کی آنکھوں میں جھانکتے وہ بچارگی سے بولا تھا۔۔یہ شخص اتنا معصوم نہیں تھا جتنا بن رہا تھا۔۔۔اس کے انداز پر رودابہ کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں مل سکتی۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔"

اس کے مغرور نقوش سے سجے وجیہہ چہرے کو گھورتے اس نے کہا تھا۔۔۔وہ اندازہ نہیں لگا سکتی تھی کہ اس شخص سے کتنی محبت تھی اس کو۔۔۔

"ساری زندگی ایسے ہی خود سے دور رکھو گی۔۔۔"

اس کی گردن سے بالوں کو ہٹاتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

رودابہ نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔ انداز میں چاہے جانے کا غرور تھا۔۔۔

زرہام نظامانی اس انداز پر جی جان سے قربان ہوا تھا۔۔۔

"میں مر جاؤں گا۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی پر لب رکھتے اس نے بوجھل لہجے میں کہا تھا۔۔۔اس کی بات پر رودابہ نے گھبرا کر اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا دیا تھا۔۔۔۔

رودابہ نے گھبرا کر اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔

"ایسا مت کہیں۔۔۔"

اس کی آواز میں خوف کی جھلک تھی۔۔۔زرہام نظامانی کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ کھیل گئی تھی۔۔۔اس نے اس کی انگلیوں کو اپنے لبوں سے لگاتے نرمی سے چوما تھا۔۔۔

رودابہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ سانس لینا بھی دشوار ہو رہا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی یہ شرماہٹ گھبراہٹ اسے مزید بہکا رہی تھی۔۔۔

"تو پھر سزا ختم کرو۔۔۔"

اس کی کلائیوں کو چھوڑتا وہ اس کی کمر میں بازو حمائل کر گیا تھا۔۔۔

اس کی انگلیاں رودابہ کے وجود کی نرماہٹوں میں الجھنے لگی تھیں۔۔۔

رودابہ اسکے بےباک انداز پر کانپ رہی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔یہ۔۔۔"

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔

زرہام کی نگاہیں اس کے چہرے کے ہر گوشے کو پڑھ رہی تھیں۔۔۔

جیسے کوئی عاشق اپنی محبوبہ کو برسوں بعد دیکھ رہا ہو۔۔۔

"ایک ہفتہ۔۔۔ سات دن۔۔۔ ایک سو اڑسٹھ گھنٹے۔۔۔"

وہ اس کی پیشانی سے ہونٹ لگاتے بوجھل آواز میں بول رہا تھا۔۔

"اتنی طویل سزا کافی نہیں تھی۔۔۔؟"

اس کی آنکھوں میں جھانکتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔ رودابہ کے دل میں ٹیس اٹھی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں تڑپ صاف نظر آرہی تھی۔۔۔

"آپ نے۔۔۔آپ نے میرا اعتماد توڑا تھا۔۔۔آپ نے کہا تھا آپ

مجھ سے محبت نہیں کرتے۔۔۔یہ شادی صرف ایک سودا

ہے۔۔۔۔"

رودابہ نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔اس کی آواز میں شکایت تھی۔۔۔

زرہام کے چہرے پر ملال کی لکیر ابھری تھی۔۔۔

"الفاظ غلط تھے۔۔۔مگر نیت نہیں۔۔۔میں قسم کھا کر کہتا ہوں اس

شادی کا مقصد تمہیں استعمال کرنا نہیں تم پر ہمیشہ کے لیے اپنا

استحقاق قائم کرنا تھا۔۔۔

تمہیں اپنا بنانا تھا۔۔۔ مگر جانتی ہوں اس وقت کیسا گھمنڈ اور اکڑ تھی۔۔

اپنے لبوں سے اپنی ہار تسلیم کرنا بہت مشکل لگتی تھی۔۔۔ مگر اس محبت نے ایسا حال کیا ہے کہ اب تو ساری اکڑ ختم ہو چکی ہے۔۔۔

تمہارے ہونے سے اس دل کا سکون ہے اور میری زندگی میں روشنی ہے۔۔"

اس نے اس کے گال پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ اس کی گدازیت کو اپنے پوروں میں جذب کیا تھا۔۔۔

"محبت تو بہت پہلے ہو چکی تھی۔۔۔بس اس حوالے سے عقل تب آئی جب دل کا چین و قرار روٹھ گیا۔۔۔تمہاری آنکھوں میں آنسو دیکھ دل تڑپ جاتا تھا۔۔۔

اپنے گھر والوں کی خاطر لڑتے اپنے دل کی بربادی اپنے ہاتھوں لکھ گیا تھا۔۔۔

اور وہی گھر والے مجھ سے جھوٹ اور فریب کا کھیل رہے تھے۔۔"

اس کی آواز میں درد کی جھلک تھی۔۔۔رودابہ کی پلکوں سے ایک قطرہ ٹپک گیا تھا۔۔۔

"مگر اب نہیں۔۔۔اب میں تمہیں کسی بھی صورت اپنے سے دور نہیں ہونے دوں گا۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی کو تھام کر چہرا اوپر اٹھاتے اس نے کہا تھا۔۔۔اس کی نگاہوں میں عزم کی جھلک تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔"

روداب نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنا چاہا تھا۔۔۔زرہام مسکرایا تھا۔۔۔

"تو کب۔۔۔؟"

اس کی شرارت بھری آواز پر رودابہ کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا تھا۔۔۔وہ نظریں نیچی کیے خاموش کھڑی تھی۔۔۔

دل کی دھڑکنیں بے حال ہو چکی تھیں۔۔۔

"زبردستی اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔میں ایسا کر سکتا ہوں۔۔۔ابھی اتنا بھی شریف نہیں ہوا۔۔۔؟"

اس نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔رودابہ کا دل تھم سا گیا تھا۔۔۔

رودابہ نے خوف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"اب کیا ارادہ ہے تمہارا۔۔۔ اور کتنے دن تڑپاؤ گی۔۔۔؟"

اس کے بالوں سے کھیلتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔ رودابہ نے ہمت کر کے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔

"وہ سب کچھ جو آپ نے میرے ساتھ کیا۔۔۔ بھول جاؤں۔۔۔؟"

اس کی آواز میں مصنوعی خفگی تھی۔۔ معاف تو وہ اسی وقت کر گئی تھی۔۔۔ جب اس شخص نے اسکے بھائی کے قاتل کو پکڑ کر اس کے سامنے لا کھڑا کیا تھا۔۔

اسے راحیل کے کھیلوں میں الجھنے سے محفوظ رکھا تھا۔۔۔ صحیح معنوں میں اسکا محافظ بن کر دیکھایا تھا۔۔۔

زرہام نے اس کی کمر میں بازو کس لیے تھے۔۔۔رودابہ نے شرم سے دوہرے ہوتے سے دیکھا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔ کبھی مت بھولنا۔۔۔ تاکہ ساری زندگی مجھے سزا دیتی رہو۔۔۔اور میں ساری زندگی تمہیں منانے کی کوشش کرتا رہوں۔۔۔"

اس کی پیشانی اس کی پیشانی سے لگاتے وہ سرگوشی میں بولا تھا۔۔۔

"ہماری محبت کی کہانی یوں ہی دلچسپ رہے گی۔۔۔"

اس کی مسکراہٹ پر رودابہ کے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

اس کے لبوں پر بھی شکوہ بھری مسکراہٹ کھیل گئی تھی۔۔۔

"آپ بہت برے ہیں۔۔۔"

اس نے اس کے سینے پر ہلکی سی مٹھی ماری تھی۔۔۔زرہام ہنس پڑا

تھا۔۔۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔اور تم بہت اچھی ہو۔۔۔اسی لیے تو تم نے مجھ

جیسے مغرور انسان کی عقل ٹھکانے لگائی ہے۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی کو تھام کر وہ پھر سے اس کے چہرے کے قریب آیا

تھا۔۔۔

"اب چلیں۔۔۔بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔"

اسے اچانک وقت کا احساس ہوا تھا۔۔۔

"کہاں۔۔۔؟"

روداب نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔اس کی ناک کو اپنی ناک سے چھیڑتے وہ مسکرایا تھا۔۔۔

"میری اصل منگنی پر۔۔۔میری اصل منگیتر کے ساتھ۔۔۔"

زرہام نے اس کی کلائیاں چھوڑتے کہا تھا۔۔۔مگر اس کی نگاہیں اب بھی اس کے چہرے پر ٹھہری ہوئی تھیں۔۔۔

اس سے پہلے کہ روادبہ کچھ بولتی وہ اسے بانہوں میں اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

زرہام روادبہ کو لے کر آغا مینشن پہنچا تھا۔۔۔ جہاں بہت بڑے پیمانے پر ریسپشن کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔ دور دور تک گاڑیاں کھڑی تھیں۔۔۔ لگتا تھا پورے شہر کو مدعو کیا گیا ہے۔۔۔

روادبہ حیرت بھری نگاہوں سے آغا مینشن کی چمکتی ہوئی بلڈنگ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"یہ سب۔۔۔۔۔؟؟"

اس نے سوالیہ نگاہوں سے زرہام کی جانب دیکھا تھا۔۔

"آغا زرہام نظامانی کی چہیتی بیوی کا استقبال شاندار طریقے سے ہی ہونا چاہیے نا۔۔"

زرہام کی بات پر رودابہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔اس ایک شخص کے ساتھ نے اسے بہت ساری مصیبتوں سے بچا کر فرش سے عرش پر بیٹھا دیا تھا۔۔

اگر وہ اسکے ساتھ نہ ہوتا تو اب تک اس کا نام و نشان بھی مٹ چکا ہوتا۔۔۔جس طرح لوگوں نے اسے نوچنے کھسوٹنے کی کوشش

کی تھی۔۔۔اس دن عباس کے گھر کی باہر میڈیا بلانے والا بھی

راحیل ہی تھا۔۔۔

مقصد انہیں بدنام کرنا تھا۔۔۔مگر زرہام نظامانی نے بہت ہی محتاط

انداز میں اسے وہاں سے نکال لیا تھا۔۔۔

روداب کو اندازہ نہیں ہوا تھا وہ کتنی ہی دیر اسے ایسے ہی تکے گئی

تھی۔۔۔

جب اچانک زرہام اس کی جانب جھکا تھا اور اس کی آنکھوں پر اپنے

ہونٹ رکھ گیا تھا۔۔۔روداب نے گھبرا کر اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

"میں ایسے۔۔۔۔اس حلیے میں۔۔۔؟؟؟"

رودابہ نے اسے گھبرا کر دیکھا تھا۔۔۔اندر جو محفل سجی تھی اس کی شان و شوکت کا اندازہ باہر سے ہو رہا تھا۔۔۔

"تمہاری ساری چیزیں اوپر کمرے میں پہنچادی گئی ہیں۔۔۔میرے لیے سجو گی نا۔۔۔؟؟"

اس کے چہرے سے بال ہٹاتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔اس کی مقناطیسی نگاہوں کی زیر اثر رودابہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

زرہام نظامانی دل و جان سے قربان ہوا تھا اس معصومیت بھری دلکشی پر۔۔۔

اسی لمحے کسی نے رودابہ کی سائیڈ کا دروازہ ناک کیا تھا۔۔۔رودابہ نے گھبرا کر دیکھا تھا۔۔۔جب سامنے کھڑی عدیلہ اور رائنہ کو دیکھ اس کے لبوں پر شرمگیں مسکان بکھری تھی۔۔۔

"میری بیگم کو جلدی سے تیار کر کے نیچے لاؤ۔۔۔"

زرہام نے گاڑی سے ملتے ان دونوں کو حکم دیا تھا۔۔۔رودابہ اس شخص کی شوخی پر سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"آپ اپنی بیگم کو چھوڑیں گے تو ہم تیار کریں گے نا۔۔۔"

رائنہ نے اتنے عرصے بعد بھائی کے چہرے پر چھائی زندگی سے

بھرپور پر سکون مسکراہٹ دیکھ کر دل ہی دل میں نظر اتاری تھی

اور روداب کا ہاتھ پکڑے تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔

روداب کو دور تک اس شخص کی نگاہوں کی تپش خود پر محسوس ہوئی

تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کی روشنی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

محفل کی رونق عروج پر تھی۔۔ ہر چہرا مسکرا رہا تھا۔۔ بہت عرصے

بعد آغا مینشن میں بہار اتری تھی۔۔

سب بہت خوش تھے۔۔۔ شگفتہ بیگم اور نصیر صاحب تو اپنے بیٹے کو دیکھ اس کی مسکراہٹ پر دل و جان سے نثار ہو رہے تھے۔۔ اس کی آنکھوں کی رونق اور چہرے کی مسکراہٹ دیکھنے لائق تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

ارباز تمنا کے پاس آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ جو گم صُم سی ایک جانب کھڑی تھی۔۔۔ ایشا کی وہ تصویریں م لیک کر دی گئی تھیں۔۔ اسی انسان کی طرف سے جو اس کے ساتھ تھا۔۔۔ وہ جورودابہ کے خلاف پلان بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

خودکسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں بچی تھی۔۔۔اسے اس کے فادر نے گھر سے نکال دیا تھا۔۔وہ کسی کا سامنا کرنے کے قابل نہیں تھی۔۔اسی خاطر ملک ہی چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔

جب کسی مظلوم پر بے وجہ تہمت لگا کر اسے رسوا کیا جائے تو اس مظلوم کی آہ ایسے ہی مکافات عمل کا شکار کر دیتی تھی۔۔۔اس کے ساتھ بھی کچھ یہی ہوا تھا۔۔اس نے ایک آخری بار رودابہ سے مل کر معافی مانگنے کی کوشش کرنی چاہی تھی۔۔۔مگر زرہام نے اس بات کی اجازت نہیں دی تھی۔۔

وہ اپنی بیوی کو اب دوبارہ کسی فضول سی تکلیف کا شکار نہیں کرنے

دینا چاہتا تھا۔۔ اس لڑکی نے جو سہا تھا وہی بہت تھا۔ وہ اب مزید

اسے کسی ایسی بات کے قریب بھی نہیں جانے دے سکتا تھا۔۔

عباس کی بہت مشکل سے ضمانت ہوئی تھی۔۔۔ وہ اور اس کی بہن

ثمر شیر ازی دو ہفتے پہلے ناجائز طریقے سے ملک سے فرار ہو گئے

تھے۔۔۔ وہ سب کچھ یہی چھوڑ گئے تھے۔۔۔ اب اگر دوبارہ

یہاں قدم بھی رکھا تو انہیں گرفتار کر لیا جانا تھا۔۔

زرہام نظامانی نے اس کے خلاف بہت سارے کیس بنوا دیئے

تھے۔۔۔

وہ اب بھول کر بھی یہاں آنے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔

زرہام رحیم صاحب کے ساتھ کھڑا تھا جب اس کی نظر سیڑھیوں کی جانب اٹھتی واپس پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔ رودابہ پر نظر پڑتے وہاں ہر آنکھ میں ستائش آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ اس وقت بلیک کلر کی بہت ہی خوبصورت ساڑھی میں ملبوس، بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے، ہلکے سے میک اپ اور ڈائمنڈ کا جیولری سیٹ پہنے وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔۔

سیاہ رنگ کی ساڑھی میں سے کا نازک سراپا مزید دلنشین لگ رہا تھا۔۔۔ زرہام نظامانی تو جیسے اس قیامت خیزی کے آگے اپنا دل

ایک بار پھر ہار بیٹھا تھا۔۔۔رائنہ کے اشارے پر شگفتہ بیگم اور تہمینہ بیگم آگے بڑھی تھیں۔۔۔

باری باری اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔دونوں ماؤں کے درمیان چلتی وہ اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔کیمروں کی روشنیاں یکدم چمکنے لگی تھیں۔۔۔وہاں کھڑے سبھی لوگ دم سادھے یہ دلفریب منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔سب کی توجہ کا مرکز وہ دونوں تھے۔۔۔

زرہام نظامانی بھی چند قدم آگے بڑھا تھا اور رودابہ کے آگے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلا دی تھی۔۔

روداب نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ مسکراتا ہوا وہ اور زیادہ وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔ بلیک کلر کے تھری پیس میں وہ اپنی سحر انگیزی اور وجاہت کے باعث پوری محفل پر حاوی ہو رہا تھا۔۔

وہ کی شخصیت سے تو پہلے دن سے ہر کوئی متاثر تھا۔۔ مگر اس وقت اس کے سامنے جو دوشیزہ کھڑی تھی۔۔۔ اور اس شخص کی آنکھوں میں اس لڑکی کے لیے جو دیوانگی تھی وہ وہاں کھڑے ہر شخص کو دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

رودابہ نے اس کے ہاتھ پر اپنی کانپتی ہتھیلی رکھ دی تھی۔۔۔جیسے اس نے محبت سے اپنی گرفت میں لیا تھا اور سب کے سامنے اس کی پشت پر اپنے لب رکھ دیئے تھے۔۔

اس کا یہ عمل سب کے سامنے اس لڑکی کی اس کی زندگی میں اہمیت کو واضح کر گیا تھا۔۔۔

رودابہ کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔وہ اس کے پہلو میں آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔پوری محفل میں زرہام کی نظریں ایک لمحے کے لیے بھی رودابہ سے نہیں ہٹی تھیں۔۔

شگفتہ بیگم محبت اور چاہت کے ساتھ اسے سب لوگوں سے ملوا رہی تھیں۔۔سب کو ہی وہ بہت پسند آئی تھی۔۔

جبکہ رودابہ اس شخص کی گہری بے باک نگاہوں سے بری طرح پزل ہوتی رہی تھی۔۔۔

تہمینہ بیگم اور رخشندہ اس کو دیکھ بہت زیادہ خوش تھیں۔۔۔اس نے جتنی تکلیف سہی تھی۔۔۔اب آگے کی زندگی اتنی ہی خوبصورت تھی۔۔۔۔

محفل پر شاندار رہی تھی۔۔۔۔سب کچھ خوشگوار اور خوبصورت تھا۔۔۔

رودابہ کو رائنہ کمرے میں چھوڑ آئی تھی۔۔۔کمرے میں آنے کے بعد اس کا دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔کہ چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

اس شخص کو جتنا تڑپایا تھا۔۔۔اب حساب دینے کا وقت آن پہنچا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا تھا اور بھاری قدموں کی چاپ قریب آتی سنائی دی تھی۔۔۔رودابہ رخ موڑے کمرے کے وسط میں کھڑی تھی۔۔۔

روادبہ کی دھڑکنوں کا شور مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔اپنی پشت پر اس کی موجودگی کے احساس سے روادبہ کے پورے وجود پر کپکپی طاری ہوئی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے اسے اپنی گردن پر اس کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔وہ کسمسائی تھی۔۔۔

وہ اس کے بال ہٹا دیا تھا۔۔۔اور پھر اس کی گردن میں بہت خوبصورت سا نیکلس پہنا دیا تھا۔۔۔

روادابہ نے سانس روک کر اپنی گردن میں ٹھہرے نیکلس کو ہاتھ سے چھوا تھا۔۔۔دل کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔

"کیا مجھے اجازت ہے۔۔"

اس کی گردن سے قریب ہوتے زرہام نے آہستہ سے پوچھا تھا۔۔۔ اس کی گرم سانسیں روادابہ کی گردن کو چھو رہی تھیں۔۔۔اس کی بوجھل سرگوشی روادابہ کی دھڑکنوں کو اتھل پتھل کر گئی تھی۔۔۔

اس کے بلاؤز کا پچھلا گلا بہت گہرا تھا۔۔۔بال ہٹنے کی وجہ سے وہ دودھیا کمر زرہام کی نگاہوں کے سامنے تھی اور اس کے اعصاب کو مزید بوجھل کر گئی تھی۔۔

وہ کانپ رہی تھی مگر اس نے کچھ کہا نہیں تھا۔۔۔زرہام نے دھیرے سے اس کے بالوں کو واپس کمر پر گرا دیا تھا۔۔۔

اس کا بازو پکڑ کر اس نے رودابہ کا رخ اپنی جانب موڑا تھا۔۔۔جس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ وہ تشویش کا شکار ہوا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟؟تم رو کیوں رہی ہو؟؟کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔؟؟"

اس کے چہرے کی رنگت ایک دم بدلی تھی۔۔۔وہ غصے کا شکار ہوا تھا۔۔۔

اس کے پوچھنے پر وہ اسے کچھ نہیں بتا رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتا رودابہ نے اس کا بازو پکڑا تھا۔۔۔زرہام نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔وہ آگے بڑھی تھی اور کچھ بھی بولے بغیر اس کے سینے میں سما گئی تھی۔۔۔

"میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔کوشش کے باوجود آپ سے کبھی نفرت نہیں کر سکی۔۔۔اور۔۔۔اور میں نے کبھی آپ کو

خود سے دور نہیں رکھا۔۔۔نہ آپ کو مجھ سے اجازت لینے کی

ضرورت ہے۔۔

آپ میرے وجود پر مجھ سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اسے کہہ رہی تھی۔۔اور زرہام ساری بات سمجھتا

اور اس دلفریب اقرار پر دل وجان سے مسکرا دیا تھا۔۔

اسے یہ شخص اجازت طلب کرتا نہیں۔۔۔اپنا حق جماتا اچھا لگتا

تھا۔۔۔

اس نے رودابہ کے گرد مضبوطی سے اپنا حصار قائم کیا تھا اور اسے

اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

"یار تم اتنی اچھی کیوں ہو۔۔۔ مجھ جیسا انسان تمہارے جیسی پیاری

لڑکی کیسے ڈیزرو کر سکتا ہے۔۔ ہر بار پہلے سے بھی زیادہ شدت کے

ساتھ محبت ہونے لگتی ہے تم سے۔۔"

زرہام کے انداز میں شدت تھی۔۔

روادبہ اس وقت اس کی بانہوں میں مقید آنکھوں کو آسودگی سے

موندے ہوئے تھی۔۔

"تھینکس۔۔۔۔"

زرہام کی بات پر روادبہ نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔

"میری خاطر بابا کو معاف کرنے کے لیے۔۔۔میں دنیا کو خوش قسمت ترین انسان ہوں۔۔۔ کہ تم مجھے ملی۔۔"

زرہام کی بات پر رودابہ کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔اس شخص کی خاطر وہ اتنا تو کر سکتی تھی۔۔۔

"میں ماضی کو بھول کر ایک نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

رودابہ نے اس کے سینے پر اپنی گداز ہتھیلیاں جماتے کہا تھا۔۔۔

"میں بھی تیار ہوں اس حسین شروعات کے لیے۔۔"

زرہام نے جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔رودابہ کے لبوں پر زندگی سے بھرپور مسکان بکھری تھیں۔۔۔

"بہت حسین ہو تم۔۔۔"

زرہام کی نظریں اس کے سراپے سے الجھ رہی تھیں۔۔رودابہ کی دھڑکنیں سینے میں الجھنے لگی تھیں۔۔۔

"میں اتنی بھی خاص نہیں ہوں۔۔جتنا آپ نے مجھے بنادیا ہے۔۔۔"

رودابہ نے لرزتی گھنیری پلکوں کو جھکاتے کانپتی آواز میں کہا تھا اور اس کی گرفت سے نکلتے دور جانے لگی تھی۔۔۔جب زرہام نے اس کی نازک کمر میں اپنا بازو حمائل کیا تھا۔۔

اور ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب تر کھینچ لیا تھا۔۔

"میری نظروں سے دیکھو تو اندازہ ہو تم کتنی خاص ہو۔۔۔"

انگلی کی پوروں سے اس نے رودابہ کی گردن پر چپکے بالوں کو ہٹایا تھا۔۔اس کی نظریں اس حسین اور دلنشیں نازک گردن سے الجھتی مزید بوجھل ہو رہی تھیں۔۔

"مم میں چینج کر لوں۔۔"

رودابہ نے دھڑکتے دل اور سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ کہتے اس کی گرفت سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔جب زرہام نے اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے اس کا چہرا اوپر کرتے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

"جانم اب ظلم کر رہی ہو تم۔۔۔"

زرہام کی گرم سانسیں اس کی سانسوں میں الجھنے لگی تھیں۔۔۔

رودابہ کی پلکیں حیا کے بوجھ سے جھک گئی تھیں۔۔۔اس شخص کی جان لیوا قربت اس کے اوسان خطا کر دیتی تھی۔۔۔۔

"مم مجھے کچھ پوچھنا تھا۔۔۔؟؟"

رودابہ اس کی آنکھوں کی طلب کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتے کانپتی آواز میں بولی تھی۔۔۔

جب اسے اس شخص کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہوئی تھیں۔۔۔اس کے بالوں کو ہٹاتا وہ اس کی دودھیا گردن پر اپنے لبوں کی مہر ثبت کرتا رودابہ کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔

"میں سن رہا ہوں۔۔۔"

اس کی شہہ رگ پر لب رکھتے وہ خمار آلود لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اس کا ہاتھ رودابہ کی کمر پر سرکتا اس کے بلاؤز کے گلے پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔رودابہ کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔

"بولو۔۔۔"

اس کی گھمبیر آواز روواہ کی دھڑکنیں مزید تیز کر گئی تھیں۔۔۔

اس شخص کی گستاخیاں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔اس شخص کی تڑپ اور دیوانگی کا اندازہ تھا اسے۔۔اسی خاطر وہ کانپ رہی تھی۔۔۔اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

اس کی انگلیوں کے لمس پر وہ کسمسائی تھی۔۔۔جب اگلے ہی لمحے اس کو زرہام کی انگلیاں اپنی ڈوریوں پر محسوس ہوئی تھیں۔۔۔وہ شخص شوخ سی جسارت کرتا اس کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔

رودابہ نے گھبرا کر پیچھے ہونا چاہا تھا۔۔ مگر زرہام نے اس کی کمر میں ہاتھ الجھاتے ہلکے سے جھٹکے سے اسے اپنے قریب تر کھینچ لیا تھا۔۔

"کیا پوچھنا تھا۔۔۔؟؟"

اس کی گرم سانسیں رودابہ کو اپنی گردن سے کندھے کی جانب سرکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔

اس کے ہونٹوں کا لمس شدت بھرا تھا۔۔۔ رودابہ لرز رہی تھی۔۔۔ اس کی دھڑکنیں بڑھتی جا رہی تھیں۔۔۔

"ثمر شیرازی نے آپ کی خاطر خودکشی کی تھی کیا۔۔؟؟"

رودابہ کے لبوں سے بمشکل نکل پایا تھا۔۔۔ جبکہ زرہام نے سرخ آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

"ایشا آپ کے پیچھے پاگل تھی۔۔۔ وہ دونوں حسین بھی تھیں اور خوبصورت بھی۔۔۔ انہیں ٹھکرانے کی وجہ۔۔۔"

رودابہ اس کی بہکتی نگاہوں سے گھبراتے جلدی جلدی بول گئی تھی۔۔۔

جو اسے خفگی سے گھورتا آخر میں مسکرایا تھا۔۔۔

"اچھا طریقہ ہے بچنے کا۔۔۔"

اس کے گال کو تھپتھپاتا وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔

"مم میں نے صرف سوال پوچھا ہے۔۔۔"

روداب اس کے دور ہونے پر اسے وضاحت دے گئی تھی۔۔۔

"کوئی لڑکی آپ کی خاطر اپنی جان قربان کر دے اور آپ اسے پھر بھی۔۔"

اس بات نے ہمیشہ اسے حیران کیا تھا۔۔۔

"ان کا کہنا تھا کہ انہیں مجھ سے محبت ہے۔۔ ان کے علاوہ بھی بہت ساری لڑکیاں مجھے یہ سب بول چکی ہیں۔۔ اب میں ان سب سے

شادی تو نہیں کر سکتا تھا نا۔۔۔ اسی لیے انکار کرتا گیا۔۔۔ کیونکہ میرے قسمت میں یہ حور پری لکھی تھی۔۔۔

جو مجھے دل و جان سے زیادہ عزیز ہو گئی۔۔۔ اب اگر اس حور پری کا شوہر اتنا ہینڈسم ہے کہ لڑکیاں اس کے لیے خودکشی تک کر گئی ہیں۔۔

تو میرا کیا قصور ہے۔۔۔ تمہارے علاوہ آج تک کبھی کسی سے فلرٹ تک نہیں کیا۔۔۔ جو بھی ہے تمہارے ساتھ ہے۔۔۔"

زرہام نے اس کی پیشانی پر لب رکھتے اس کی ساری کنفیوژن دور کر دی تھی۔۔

رودابہ نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔یہ شخص اتنی وجاہت تو رکھتا تھا کہ اس پر دل ہارا جائے۔۔۔ مگر اب وہ شاید اسے بہت تڑپا چکی تھی۔۔۔۔

وہ کوٹ اتارتا صوفے پر ڈال گیا تھا۔۔۔رودابہ نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اور آہستگی سے اس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"یہ اتار دیں پلیز۔۔۔"

اس نے اپنی کلائی میں پہنے بریسلٹ کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔

زرہام نے ہاتھ بڑھا کر اس کا لاک کھول دیا تھا۔۔۔وہ سیاہ رنگ کی ساڑھی میں بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔

اس کے نازک سراپے کی رعنائیاں واضح ہو رہی تھیں۔۔۔اور اس وقت وہ اس قیامت خیز سراپے کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی اس کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔۔۔

"یہ بھی۔۔۔"

زرہام نے بریسلٹ اتار کر اس کے ہاتھ پر رکھا تھا۔جب رودابہ نے اپنی گداز پنڈلیوں سے ساڑھی اٹھاتے اس میں پہنچ پائل اس

کے سامنے کی تھی۔۔۔زرہام کے حواسوں پر خماری چھانے لگی تھی۔۔۔

یہ لڑکی اسے تڑپا رہی تھی۔۔۔اور وہ تڑپ رہا تھا۔۔

زرہام جھکا تھا اور اس کا ملائم مومی پیر اپنے گھٹنے پر رکھتے اس کو پائل سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔اور پھر اچانک سے کچھ یاد آنے پر اس کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔

یہ وہی پیر تھا۔۔۔جس کو اس نے زنجیر سے قید کیا تھا۔۔۔اس کے دل میں درد سا اٹھا تھا۔۔۔۔

اسے اچانک نجانے کیا ہوا تھا کہ وہ جھکا تھا اور اسکے پیر پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔رودابہ جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔

اس کا چہرا حیا سے تپنے لگا تھا۔۔۔وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

رودابہ نے اس کی سرخ آنکھوں کو تکا تھا۔۔۔اور آگے بڑھ کر اس کی گردن میں اپنی نازک بانہیں ڈالتے وہ اپنے آپ کو خود سپردگی کے عالم میں اس شخص کے حوالے کر گئی تھی۔۔۔زرہام نظامانی اس خود سپردگی پر دل و جان سے نثار ہوتا اسے اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔

رودابہ کا پلو اس کے کندھے سے پھسل گیا تھا۔۔۔

"میری تڑپ کا اندازہ نہیں ہے نا تمہیں روداب زرہام نظامانی۔۔۔۔۔مجھے تڑپانے کا ایک لمحہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔۔۔اب میں بھی ایک لمحہ ضائع نہیں ہونے دوں گا اپنا حساب پورا کرنے میں۔۔۔"

اس کے نازک وجود کو بیڈ پر لیٹا تا وہ اس پر پوری طرح سے حاوی ہوا تھا۔۔۔روداب نے اپنا پلو ٹھیک کرنا چاہا تھا۔۔۔مگر اسے اس کی مہلت بھی نہیں دی گئی تھی۔۔۔

وہ شخص اس کو پوری طرح سے خود میں سمیٹے اپنی محبت کا والہانہ اظہار کرتا اس پل اپنے الفاظ پر عمل کرتا اسے اس کا ہوش بھی بھلا گیا تھا۔۔۔

اس کی بڑھتی شدتوں اور بے تابیوں پر وہ حیا سے اسی کی پناہوں میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

زرہام نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔ محبت کی انتہا میں۔۔۔

دونوں کی سانسیں ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو گئی تھیں۔۔۔

وہ پل۔۔۔ وہ لمحات۔۔۔ محبت کی معراج تھے۔۔۔ جہاں دو روحیں ایک ہو گئی تھیں۔۔۔

کمرے میں سناٹا تھا۔۔۔ صرف دونوں کی دھڑکنوں کا شور تھا۔۔۔

جو ایک دوسرے کے نام کی مالا جپ رہی تھیں۔۔۔

باہر چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔۔۔ ستارے مسکرا

رہے تھے۔۔۔

کیونکہ آج محبت نے جیت لی تھی۔۔۔ دو دلوں کو ملا دیا تھا۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔